دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے
عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ
الفتنۃ الکبریٰ
المعروف
شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت
قادیانیت
نیچریت
نجدیت
وہابیت
دیوبندیت
مودودیت
مولف
فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی
تقدیم لاجواب
علمبردار مسلک اعلحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی
زیرنگرانی
ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794
2435088

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے
عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ
الفتنۃ الکبریٰ
المعروف
شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت
قادیانیت
نیچریت
نجدیت
وہابیت
دیوبندیت
مودودیت
مولف
فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی
علمبردار مسلک اعلحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی
زیر نگرانی
ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794
2435088

سلسلہ اشاعت :	چوراسی (84)
کتاب کا نام :	الفتنۃ الکبریٰ المعروف "شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت"
مؤلف :	حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی
نظر ثانی :	حضرت مولانا مفتی عبداللطیف قادری رضوی
تقدیم :	ضیغم اہلسنت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی
باہتمام	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
صفحات :	240
ہدیہ :	70 روپے
ناشر :	انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) جمشید روڈ کراچی

خوشخبری

125 روپے سالانہ فیس جمع کرا کر ہر ماہ ایک نیا خوبصورت رسالہ گھر بیٹھے حاصل کریں۔ انجمن انوار القادریہ کی اس اشاعتی سرگرمی میں حصہ لے کر دینی معلومات میں اضافہ کیجئے۔ فیس منی آرڈر کے ذریعے بھی جمع کرائی جاسکتی ہے۔

نوٹ : بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبرگیری کیلئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں و لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب "الفتنۃ الکبریٰ المعروف شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت" انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی چوراسی (84) کڑی ہے۔

ملنے کے پتے

- ☆ مکتبہ اہلسنت برائٹ کارنر دوکان نمبر 9 سبزی منڈی کراچی۔
- ☆ انجمن انوار القادریہ حیدر آباد کالونی جمشید روڈ کراچی نمبر ۵ پاکستان۔
- ☆ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ۔
- ☆ سنی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی نزد والا روڈ بالمقابل بڑا قبرستان فیصل آباد۔
- ☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور۔
- ☆ مکتبہ انوار رضا مقام رضا مدینہ ٹاؤن میلسی ۶۱۲۰۰۔
- ☆ مولانا محمد نصیر احمد اویسی گلی نمبر ۴ حمید پورہ کھیالی گوجرانوالہ

فہرست

ناشر
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ
نمبر ۳ کراچی

شکریہ نامہ

از محمد جنید قادری رضوی

ہم حضرت علامہ مولانا مجاہدِ مسلکِ رضا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی کے صدہا مشکور و ممنون ہیں کہ آپ نے ہم پر شفقت فرماتے ہوئے انجمن انوار القادریہ کو ایک علمی سرمایہ "الفتنۃ الکبریٰ" المعروف شیطان کا سینگ "تبلیغی جماعت" کی اشاعت کا اہم اور ضروری کام انجمن انوار القادریہ کے سپرد فرمایا۔

قارئین! اس اہم کتاب "الفتنۃ الکبریٰ" کو فاضل نوجوان پیکر مسلکِ اعلٰحضرت "حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ابو الاویس محمد نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی نے بڑی محنت، لگن، کوشش، کاوش، جدوجہد سے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بخوبی "تبلیغی جماعت" کی سیاہ کاریوں سے واقف ہو جائیں گے اور تبلیغی جماعت کے درپردہ جو عزائم ہیں ان سے آگاہ ہو جائیں گے۔ تبلیغی جماعت دراصل وہابیت کے پرچار کیلئے وجود میں آئی ہے۔ اور وہابیت نام ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کا۔

جی ہاں! یہ وہابیت سرکار ﷺ کی محبت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کیلئے وجود میں آئی ہے۔ ان وہابیوں سے تبلیغی جماعت کے تعلق کو اس کتاب میں مرکزی کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو کہ بالکل واضح ہے اور ان تبلیغی جماعت کے امیروں کے تعلقات کو وہابی پیشواؤں سے حوالہ کتب ثابت کیا گیا ہے جو کہ ناقابل تردید ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے اس کتاب کو مکمل اوّل تا آخر پڑھ لیا تو ضرور تبلیغی جماعت سے نفرت اور اس کے اغراض و مقاصد کھل کر آپ کے سامنے آجائیں گے۔

الحمدللہ انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) اس کتاب (الفتنۃ الکبریٰ) کو آپ کے ہاتھوں میں پہنچا کر بے حد مسرور اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی کی خدمت سراپا عظمت میں ہدیہ کرتی ہے۔

فقط والسلام

محمد جنید قادری رضوی

جوائنٹ سیکریٹری انجمن انوار القادریہ

تقریظ

استاذ العلماء شیخ الفقہ حضرت علامہ الحاج مفتی ابو سعید محمد عبداللطیف صاحب مدظلہ العالی قادری مہتمم جامعہ عطاء المصطفیٰ گوجرانوالہ

فقیر سراپا تقصیر غفرلہ القدیر نے فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ محمد نصیراحمد اویسی سلمہ الکریم کی تصنیف "الفتنہ الکبریٰ" کا مطالعہ کیا .بفضلہ تعالیٰ حقائق کی روشنی میں دشمنان دین کی خوب خوب سرکوبی کی ہے اور تبلیغی جماعت کے نظریات عقائد کا خوب محاسبہ اور تجزیہ کیا ہے اس کتاب کا مطالعہ ذی عقل و شعور انسانوں کو بدمذہبوں کی بدمذہبیت سے بچنے میں ممدومعاون ثابت ہو گا دعا ہے کہ مولیٰ کریم فاضل مصنف کی اس کاوش و کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور زیادہ خدمت دین سرانجام دینے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ و آلہ و اصحابہ الصلوۃ والتسلیم

الفقیر ابو سعید محمد عبداللطیف غفرلہ

اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلما　　　　　نحن عباد محمد صلی اللہ علیہ وسلما

تقدیم

مناظر اسلام شیر اہلسنّت کاشف اسرار نجدیت و دیوبندیت
حضرت علامہ محمد حسن علی صاحب قادری رضوی بریلوی (میلسی)

فاضل محتشم عزیز گرامی مولانا صاجزادہ محمد نصیر احمد صاحب اویسی اطال اللہ عمرہ' وزید علمہ وفضلہ اہلسنّت کے ایک جوان علم وجوان عزم فاضل واہل قلم ہیں مذاہب باطلہ کے استیصال وردو ابطال میں ان کا فکری ذوق اور قلبی لگاؤ فقیر راقم الحروف کے لئے روحانی شادمانیوں کا باعث ہوا ان کو ردار تداو کا جذبہ صادقہ اور لافانی ولولہ حضرت فیضدرجت شیخ طریقت پاسبان مسلک رضا ناصر قوم مجاہد ملت مولانا الحاج علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ کے فیض وصحبت سے نصیب ہوا انہوں نے درس نظامی کی تکمیل اور ملکہ ردار تداد کی تحصیل جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں فرمائی اور سند فراغت یادگار رضا پاکستان کے مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام یادگار سیدی وسندی امام اہلسنّت حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی۔ ایک قلمی تحریری ذوق اور پھر ردار تداد وابطال باطل کا جذبہ بالخصوص اس گئے گزرے دور میں بہت غنیمت ہے اس لئے فاضل گرامی مولانا صاجزادہ صاحب اویسی سلمہ نے جب اپنی کتاب الفتنتہ الکبریٰ پر تقدیم کے لئے حکم فرمایا تو اپنی شبانہ روز کی تمامتر مصروفیات کے باوجود اس پر بطور تقدیم کچھ لکھنا ضروری سمجھا الفتنتہ الکبریٰ کا مسودہ جب نظر نواز ہوا اور چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا تو روحانی مسرت ہوئی واقعی

یہ عظیم کتاب اپنے موضوع پر ایک جامع ومدلل کتاب ہے جو اپنے موضوع پر دوسری کتابوں سے بے نیاز کردے گی فقیر راقم الحروف اس موضوع پر خود ایک کتاب لکھ رہا تھا جس کے چند صفحات لکھے بھی جا چکے تھے لیکن جب زیر مطالعہ کتاب کو دیکھا تو پھر محسوس کیا کہ اب اس موضوع پر علیحدہ کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں فقیر کی امید سے بہت زیادہ مفید و جامع اور ضروری مواد اس کتاب میں آگیا ہے جو حقیقت پسند متلاشیانِ حق و انصاف کے لیے بہت کافی ہے فقیر یہ واضح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہابیت کو اپنی ابتداء افرینش سے ہی عالم اسلام کی نفرتوں حقارتوں کا سامنا ہے اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت واقعی ہے کہ وہابیت نے دنیائے اسلام میں بہت ذلتیں اٹھائیں اور ٹھوکریں کھائی ہیں۔ وہابیت عدم فروغ و مقبولیت کے باعث کبھی نجدیت کی صورت میں ظاہر ہوئی کبھی دیوبندیت کی صورت میں سامنے آئی کبھی مودودیت و غیر مقلدیت کا روپ دھارا کبھی سنیت و حنفیت، چشتیت اور صابریت کا چولا پہن کر مغالطوں کا باعث بننے کی سعی کی اور اب پیہم ہزیمتوں کے بعد بستر بروار تبلیغی جماعت کے نام سے فروغ وہابیت و نجدیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔ سیدنا امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ الولی نے کیا خوب فرمایا تھا۔

سنی، حنفی اور چشتی — بن بن کے بہکاتے یہ ہیں۔

ہمارے مذکورہ بالا دعاوی پر بکثرت شواہد و حوالہ جات نقد موجود ہیں نجدیت وہابیت کا بانی ابن عبدالوہاب نجدی تھا وہابیت و نجدیت کو زنگ آلود ہونے کے بعد اوور حال کرنے کے فرائض اسماعیل قتیل مصنف "تقوتیہ الایمان و صراط مستقیم" و سید احمد ساکن رائے بریلی نے انجام دیئے جبکہ وہابیت کی جدید شکل و صورت کے بانی۔ بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ اور مولوی رشید احمد

گنگوہی ہیں عقل و شعور کی دنیا میں بقائی ہوش و حواس ہر سنجیدہ و متین شخص جس کو دین و مذہب سے تھوڑا بہت بھی لگاؤ ہے یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ کلمہ و نماز کی تصحیح اور تبلیغ و تربیت کا جو فریضہ آج تبلیغی جماعت سرانجام دینے اٹھی ہے وہ فریضہ بانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی نے ۱۷۹۲ء میں اور بانی دیوبندیت وہابیت مولوی قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ نے مدرسہ دیوبند کے ۱۸۶۶ء میں قیام سے اپنے اپنے انتقال کرنے تک کیوں انجام نہ دیا۔؟ یہ ایک چبھتا ہوا سوال ہے اور جواب اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ جب مسلمانان عالم نے نجدیت و وہابیت کے بعد دیوبندیت و وہابیت کو بھی قبول نہ کیا اور بڑی حد تک مسترد کردیا تو پھر وہابیت و نجدیت اور دیوبندیت نے بالآخر تبلیغی جماعت کی شکل و صورت اختیار کی اور بظاہر تبلیغی جماعت کے شعبدہ باز امیر و غریب سادہ لوح عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا سنی و وہابی بریلوی و دیوبندی اختلافات سے کچھ تعلق نہیں ہے ہم تو سبھی سیدھے سادے مسلمان ہیں اور کلمہ و نماز کی تبلیغ و تصحیح کے لئے یہ تبلیغی مارچ کر رہے ہیں۔

تبلیغی جماعت کا دیوبندی وہابی اکابر سے گہرا تعلق و ربط

یہ حقیقت مجال انکار نہیں کہ تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین وہابیت و دیوبندیت کا فروغ و اشاعت ہے۔ تبلیغی جماعت درحقیقت دبے پاؤں سنیت کو مٹانا اور وہابیت دیوبندیت کو فروغ دینا چاہتی ہے تبلیغی جماعت کی مستند و معتبر تصانیف برملا اس حقیقت کا انکشاف کر رہی اور منہ بولتا ثبوت سامنے لا رہی ہیں کہ انتساب تلمذ و بیعت کے اعتبار سے تبلیغی جماعت اور اس کے بانی و مرکزی عہدہ دار اکابر دیوبند بندھن میں بندھے ہوئے ہیں مرید بھی اکابر دیوبند کے ہیں تو شاگرد بھی

اکابر دیوبند کے ہیں اکابر دیوبند کی مصنوعی بزرگی اور تقدس کے ڈنکے تبلیغی جماعت کی کتب میں بج رہے ہیں حد یہ کہ اکابرین تبلیغی جماعت کے نکاح بھی اکابر دیوبند نے پڑھائے حج بھی ان کے ساتھ کیئے الغرض ذہنی' فکری' اعتقادی اور مسلکی ربط و ضبط و مکمل ہم آہنگی موجود ہے اور ثبوت یہ ہے۔

بیعت بانی تبلیغی جماعت

جناب مولوی محمد الیاس صاحب دیوبندیت کے بانی ثانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرید تھے لکھا ہے "مولانا (رشید احمد) گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے فراغت اور تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بناء پر ان کی خواہش و درخواست پر بیعت کرلیا" (دینی دعوت ص ۴۶ از مولوی سید ابوالحسن علی ندوی دیوبندی مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات بستی نظام الدین نئ دہلی ۱۳ ناز آفسٹ ورکس دہلی)

تلمذ بانی تبلیغی جماعت

مولوی الیاس صاحب کاندھلوی کی بیعت کے بعد ان کو تلمذ و شاگردی بھی دیوبندی وہابی اکابر کی حاصل رہی لکھا ہے "۱۳۲۶ھ میں آپ شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب (دیوبندی) رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں شرکت کے لئے دیوبند تشریف لے گئے اور ترمذی اور بخاری شریف کی سماعت کی .... دیوبند کی شرکت درس کے کئی سال بعد چار مہینے میں آپ نے اپنے بھائی مولانا محمد یحیٰ صاحب (دیوبندی) سے پھر حدیث کا دورہ کیا" (دینی دعوت ص ۴۹)

بانی تبلیغی جماعت رجوع اور تکمیل سلوک

حضرت مولانا رشید احمد صاحب (گنگوہی) کی وفات کے بعد آپ (مولوی الیاس صاحب) نے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب سے درخواست کی آپ نے (مصنف براہین قاطعہ) مولانا خلیل احمد صاحب (انبہٹھوی سے رجوع کا مشورہ دیا چنانچہ آپ نے مولانا (خلیل احمد) سہارنپوری انبہٹھوی سے اپنا تعلق قائم کرلیا اور ان کی نگرانی اور رہنمائی میں منازل سلوک طے کیے" (دینی دعوت ص ۵۰۔ ۴۹)

اکابر دیوبند میرے جسم و جان
بانی تبلیغی کا واضح و غیر مبہم اعلان

اس عرصہ میں دوسرے مشائخ (دیوبند) اور مولانا (رشید احمد) گنگوہی کے دوسرے خلفاء سے عقیدت مندی اور صحبت و استفادہ کا تعلق برابر قائم رہا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری' مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی سے ایسا تعلق تھا کہ فرماتے تھے یہ حضرات (اکابر دیوبند) میرے جسم و جان میں بسے ہوئے تھے" (دینی دعوت ص ۵۱)

بانی تبلیغی جماعت کے نکاح میں اکابر دیوبند

لکھا ہے نکاح ۶ ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو جمعہ کے دن بعد نماز عصر آپ کے حقیقی ماموں روف الحسن صاحب (کہیں یہ نام روف الرحیم کی جگہ روف الحسن شرک اکبر تو نہیں؟۔ قادری رضوی) کی صاحبزادی سے ہوا مولانا محمد صاحب (دیوبندی) نے نکاح پڑھایا مجلس عقد میں مولانا خلیل احمد صاحب (انبہٹھوی)

سہارنپوری' شاہ عبدالرحیم رائے پوری اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی تینوں حضرات موجود تھے" (دینی دعوت ص ۵۲)

صحبت گنگوہی

مولانا محمد الیاس صاحب (بانی تبلیغی جماعت) کا وہ زمانہ جو گنگوہ میں گزرا جب گنگوہ آئے تو دس گیارہ سال کے بچے تھے جب (۱۳۲۳ھ) میں مولانا (رشید احمد) گنگوہی نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے گویا دس برس کا عرصہ مولانا (رشید احمد) گنگوہی (دیوبندی) کی صحبت میں گزرا" (دینی دعوت ص ۴۵)

حج اکابر دیوبند کی رفاقت میں

۱۳۳۳ھ میں مولانا خلیل احمد صاحب (انبیٹھوی) اور مولانا محمود الحسن صاحب (دیوبندی) نے حج کا قصد فرمایا۔ مولانا (الیاس) کو جب علم ہوا تو حج کے لئے بہت بے قرار ہوئے فرماتے تھے مجھے ان حضرات (اکابر دیوبند مولوی خلیل احمد انبیٹھوی' مولوی محمود الحسن دیوبندی) کے بعد ہندوستان تاریک ہوتا نظر آتا ہے .... خلاف امید مولانا محمود الحسن صاحب کی ہمرکابی ہو گئی مولانا خلیل احمد صاحب پہلے جہاز سے تشریف لے جا چکے تھے" (دینی دعوت ص ۵۵) "شوال ۱۳۴۴ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری (مصنف براہین قاطعہ و مصنف المہند) کے ہمراہ دوسرا حج کیا" (مولانا محمد الیاس دعوت کے میدان میں صفحہ ۸۔۹ مطبوعہ مکتبہ دینیات رائے ونڈ)

گنگوہی قطب

مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت اکابر دیوبند کی اندھی عقیدت میں

زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے رقمطراز ہیں اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں "میں بچپن ہی سے (دیوبندی) بزرگوں سے سن رہا ہوں کہ اس زمانے کے دو قطب تھے پچھم میں حضرت گنگوہی اور پورب میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب"۔ (مولانا محمد الیاس دعوت کے میدان میں ص ۵۶)

اکابر دیوبند

دیوبندی مولویوں مفتی کفایت اللہ دہلوی اور قاری طیب صاحب مہتم مدرسہ دیوبند کو اپنے اکابر میں تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مکرم محترم جناب مولانا ابوالحسن علی صاحب دام مجدکم........

حیدر آباد سندھ میں ایک بڑا جلسہ ہونے والا ہے اس میں اکابر مثلاً مفتی کفایت اللہ دہلوی اور مولانا طیب وغیرہما اکابر علماء امت شرکت فرما رہے ہیں"

(مولانا محمد الیاس دعوت کے میدان میں ص ۸۶)

تھانوی کی محبت اور تھانوی کی کتابوں سے منتفع

حضرت (اشرف علی) تھانوی سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان (تھانوی صاحب) کی محبت ہو اور ان کے آدمیوں سے ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جائے" (مکاتیب مولانا شاہ محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت ص ۱۳۶)

گنگوہی قطب الارشاد اور مجدد

حضرت گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے"

(ملفوظات مولانا محمد الیاس ص ۱۲۳)

دین کی نعمت گنگوہی کے گھرانے سے ملی
میں گنگوہی کے گھرانے کا غلام ہوں

"حضرت گنگوہی (نور اللہ مرقدہ) کے نواسے حضرت حافظ محمد یعقوب صاحب گنگوہی زیارت و عیادت کے لئے تشریف لائے ان کے ساتھ ان ہی کے گھرانے کی کوئی خاتون بھی تھیں (غالباً" صاجزادی ہی تھیں) ان سے فرمایا مجھے دین کی نعمت آپ کے گھرانے سے ملی ہے میں آپ کے گھر کا غلام ہوں" (ملفوظات مولانا محمد الیاس ص ۱۲۴ مرتبہ مولوی منظور سنبھلی)

نماز جنازہ کی امامت

بانی تبلیغی جماعت کی نماز جنازہ کی امامت بھی مشہور دیوبندی شیخ الحدیث مولوی محمد زکریا صاحب نے کرائی (دینی دعوت ص ۱۸۶)۔

دیوبندی وہابی امیر المومنین

رسوائے زمانہ گستاخانہ کتاب تقویتہ الایمان کے دریدہ دہن و گستاخ مصنف مولوی اسماعیل قتیل بالا کوٹی کے پیر سید احمد ساکن رائے بریلی کے متعلق حسن عقیدت و محبت کی ایک دلکش جھلک ملاحظہ ہو "امیر المومنین حضرت سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ" (دینی دعوت ص ۲۸)

مولوی اسماعیل اور سید احمد کی قصیدہ خوانی

مصنف تقویتہ الایمان مولوی اسماعیل قتیل بالا کوٹی اور اس کے پیرو مرشد سید احمد ساکن رائے بریلی کے متعلق ایک منظوم قصیدہ یا مرثیہ کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

صدق میں ثانی ہشتین کے مانند قوی

جد اور جہد میں اسلام کے ثانی عمر

شرم میں حضرت عثمان ساچوں بحر حیا

اور صف جنگ میں ہم طرز علی صفدر

سید احمد و عالی حسب و فخر زماں

رہبر راہ شریعت و خلف پیمبر

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۵۰)

حالانکہ بے چارے بر ٹشی کٹھ پتلی خود ساختہ امیر المومنین اور اسماعیل قتیل کو کسی طرح بھی ثانی ہشتین حضرت سیدنا صدیق اکبر عشق اطہر رضی اللہ عنہ کے مانند قوی اور طاقتور اور سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جدو جہد میں ثانی و برابر نہیں کہا جا سکتا اور کون سیدنا عثمان غنی ذوالنورین سا بحر حیا ہو سکتا ہے۔ اور صف جنگ میں شیر خدا فاتح خیبر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ہم طرز صفدر کون ہو سکتا ہے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

مولوی زکریا سہارنپوری

امیر تبلیغی جماعت

بھی جدی پشتی طور پر دیوبندی وہابی تھے مولوی محمد یحییٰ تلمیذ و خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی کے فرزند تھے ان کے دو نام محمد موسیٰ۔ محمد زکریا رکھے گئے تھے (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۴۷) براہین قاطعہ جیسی بدتر گستاخانہ کتاب کے مصنف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری دیوبندی سے شوال

۱۳۳۳ھ میں بیعت ہو کر مرید ہوئے (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۸۲)

۱۲۔۱۳ سال کی عمر تک گنگوہ قیام رہا مولوی محمد الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت سے اردو کے دینی رسائل اور بہشتی زیور مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی سبقاً پڑھیں (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۷۶)

مولوی زکریا سہارنپوری کے والد اور مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی کے خاص شاگرد اور مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت کے بڑے بھائی مولوی محمد یحییٰ کی ذی قعدہ ۱۳۳۴ھ میں وفات ہوئی تو صدمہ کی شدت اور محبت کے جذبہ سے اس لائق فرزند (مولوی زکریا جن کو یہ حضرات شیخ الحدیث کہتے ہیں) کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ بس دوبارہ بخاری' ترمذی پڑھنے کی ضرورت نہیں لیکن مولوی محمد خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے واپسی پر حکم فرمایا کہ ترمذی و بخاری دوبارہ پڑھنی ہے شیخ (یعنی مولوی زکریا صاحب) فرماتے تھے کہ طبیعت بالکل نہیں چاہتی تھی بالآخر مجبوراً خلاف طبع مولوی انبیٹھوی دیوبندی مصنف براہین قاطعہ و مصنف المہند سے کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ (مخلصا") گویا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے شاگرد بھی تھے اور مرید بھی۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۸۳)

سہارنپور کے مشہور دیوبندی وہابی مدرسہ مظاہر العلوم میں ۱۵ روپے ماہوار مدرس رہے۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۸۵)

مولوی زکریا صاحب کی والدہ صاحبہ کا ۲۷ رمضان ۱۳۴۰ھ کو انتقال ہوا نماز جنازہ مشہور دیوبندی مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے پڑھائی۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۹۰)

مولوی محمد یوسف کاندھلوی

ابن مولوی محمد الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت بھی تبلیغی جماعت کے ایک

سابق امیر رہے ہیں یہ امیر صاحب بھی اپنے اباؤ اجداد کی طرح پکے دیوبندی وہابی تھے۔ صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی کے بڑے بھائی مولوی سید احمد فیض آبادی نے مدرسہ علوم شرعیہ سے مولوی یوسف کو پڑھے اور تعلیم حاصل کیے بغیر حفظ قرآن کی ایک اعزازی سند بھیجی تھی (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۵۹) مولوی محمد یوسف صاحب بھی مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کی صحبت و تربیت میں پروان چڑھے حدیہ کہ مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے ایک بار مولوی محمد یوسف کے اصرار پر انہیں اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر کھلائی (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۵۹) .

مولوی محمد یوسف صاحب کی تمام تعلیم دیوبندی وہابی مولویوں سے ہوئی اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں دورہ حدیث پڑھا

مولوی الیاس صاحب کی جانشینی اور مولوی محمد یوسف کی بطور جانشین تقرری کے مسئلہ پر میٹنگ میں اکابر دیوبند مولوی عبدالقادر صاحب رائے پوری، مولوی محمد زکریا سہارنپوری، مولوی ظفر احمد عثمانی، مولوی فخر الدین مجاز مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اور مشہور دیوبندی وہابی مناظر منظور صاحب سنبھلی موجود تھے (سوانح مولوی محمد یوسف ص ۱۸۹)۔

مولوی محمد یوسف صاحب کا نکاح مشہور عنید اہلسنّت شہاب ثاقب جیسی عظیم جھوٹی کتاب کے مصنف مدرسہ دیوبند کے سابق صدر و شیخ الحدیث مولوی حسین احمد صاحب ٹانڈوی نے پڑھایا لکھا ہے اس نکاح میں دار العلوم دیوبند و مظاہر العلوم سہارنپور نیز دیگر مقامات کے (دیوبندی وہابی) علماء و مشائخ شریک ہوئے (سوانح مولانا محمد یوسف ۱۷۶)

دیوبند کی حاضری

جیسے سنی بریلوی مسلمان کہتے ہیں مدینہ شریف یا مکہ معظمہ کی حاضری‘ بغداد شریف اور اجمیر شریف کی حاضری اسی طرح مولوی محمد یوسف صاحب کی سوانح عمری میں ایک عنوان ہے دیوبند کی حاضری۔ لکھا ہے ”مولانا محمد یوسف صاحب کو اپنے مشائخ یا مشائخ سے تعلق رکھنے والے (وہابی) بزرگوں سے گہرا تعلق تھا خصوصاً (سیدنا امام اہلسنّت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے غالی دشمن) حضرت مولانا حسین احمد صاحب (ٹانڈوی مصنف شہاب ثاقب) سے خاص الخاص تعلق رکھتے تھے ان (حسین احمد ٹانڈوی) کی خدمت میں حاضری اپنے لئے باعث برکت اور کام کے لئے مفید تر سمجھتے تھے“ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۳۹)

مولوی محمد یوسف صاحب سابق امیر تبلیغی جماعت کی لاہور میں نماز جنازہ مولوی انعام الحسن دیوبندی نے پڑھائی جبکہ بستی نظام الدین دہلی میں نماز جنازہ مولوی زکریا صاحب سہارنپوری نے دوبارہ پڑھائی۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۶۳۷ و ص ۶۳۹)

مولوی محمد یوسف صاحب کے انتقال کے بعد ان کی جگہ مولوی انعام الحسن صاحب بطور نئے امیر کا تقرر عمل میں آیا تو اس کا اعلان امارت مولوی فخر الحسن صاحب استاذ مدرسہ دیوبند نے مجمع میں کیا (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۶۴۲)

ماحصل کلام

یہ ہے کہ مذکورہ بالا نا قابل تردید حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ تبلیغی جماعت کے بانی و امراء حضرات کا تعلق سنی بریلوی علماء مشائخ سے نہیں بلکہ دیو بندی وہابی مولویوں سے ہے مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت‘ مولوی محمد

زکریا صاحب امیر تبلیغی جماعت' مولوی محمد یوسف صاحب امیر تبلیغی جماعت۔ ان سب کا روحانی و جسمانی تعلق صرف اور صرف دیوبندی وہابی علماء سے ہے رشتہ داریاں اور شرف بیعت و تلمذ بھی اکابر دیوبند سے ہے ولادت سے وفات تک ہر گام اور ہر مقام پر بانیان تبلیغی جماعت کی جبیں عقیدت دیوبندی وہابی مولویوں کے سامنے جھکی ہوئی ہے ان کی اپنی مستند تصانیف کی روشنی میں کسی ایک جگہ بھی ایک لمحہ کے لئے بھی بانیان تبلیغی جماعت کا تعلق بریلی و بغداد اور اجمیر شریف سے نہیں رہا ہے۔

جب مذکورہ بالا واضح حقائق اور روشن شواہد سے یہ ثابت ہو گیا اور امرا بانیان تبلیغی جماعت کا ہر قسم کا تعلق دیوبندی وہابی علماء سے ہے تو ہم کیونکر مان لیں کہ تبلیغی جماعت فرقہ واریت سے پاک یا مذہبی مسلکی فرقوں میں غیر جانبدار ہے یا یہ جماعت' اہل سنت و جماعت کی خیر خواہ ہے یا مسلکی مباحثوں سے لاتعلق ہے۔ ہم نے جن مسلمہ اکابر دیوبند سے تبلیغی جماعت کا ہمہ جہت بندھن ثابت کیا ہے ان میں وہ اکابر دیوبند بھی شامل ہیں جو اہل سنت و جماعت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں دیکھو فتاویٰ رشیدیہ از مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب و امداد الفتاویٰ و بہشتی زیور از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی' تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی اور مذکورہ بالا اکابر دیوبند میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے بزعم خود سیدنا امام اہلسنت مجدد دین و ملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف جلیل حسام الحرمین کا نام نہاد رد بھی لکھا ہے اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی حسین احمد صدر دیوبند نے علی الترتیب "المہند" اور "الشہاب الثاقب" میں معاذ اللہ دجال و کذاب و خائین لکھ کر اپنا نامہ اعمال

سیاہ سے سیاہ تر کیا ہے ان زندہ شواہد کی روشنی میں ہم کیسے مان لیں کہ تبلیغی جماعت فرقہ واریت سے لاتعلق ہے اور اہلسنت سے ان کو کچھ مخاصمت نہیں۔ تبلیغی جماعت کے مسلمہ اکابرین میں سے منظور سنبھلی اور مرتضٰی دربھنگی کے رسائل اہل علم سے اخفاء نہیں ہیں۔

سنی وہابی کی راہیں جدا ہیں

تبلیغی جماعت کی کتب سے منہ بولتا ثبوت

اس تبلیغی جماعت کی بعض اہم و مستند کتب "دینی دعوت' سوانح مولانا محمد یوسف' ملفوظات مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت' مکاتیب مولانا شاہ محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت' تبلیغی نصاب' مولانا محمد الیاس دعوت کے میدان مین وغیرہ" ہمارے سامنے ہیں۔ تبلیغی جماعت کی مذکورہ بالا معتبر ترین کتابوں میں کہیں سہوا" بھی مسلمہ متفقہ بزرگان دین ائمہ و اولیاء کاملین مثلاً حضور سیدنا غوث اعظم قطب عالم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ' سلطان الہند خواجہ خواجگان سیدنا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری' سیدنا داتا گنج بخش حضور علی ہجویری قدس سرہ' سیدنا غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی' خواجہ قطب الدین بختار کاکی' بابا فرید الدین مسعود گنج شکر' محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء' مخدوم صابر کلیری' خواجہ قطب جمال الدین ہانسوی' امام ربانی مجدد الف ثانی' مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدست اسرار ہم کی طرف اپنی نسبت و نیازمندی اور محبت و عقیدت شعاری ظاہر نہیں کی گئی حقیقی اولیاء اللہ محبوبان خدا کا ان کی کتابوں میں ذکر ہی نہیں۔ کہیں سید احمد ساکن رائے بریلی امیرالمومنین' کہیں رشید احمد گنگوہی مجدد قطب وقت' کہیں مولوی خلیل انبیٹھوی کے بغیر

ہندوستان میں اندھیرا' کہیں تھانوی کی محبت و عقیدت اور فیض صحبت کے ترانے' کہیں اکابر دیوبند میرے جسم و جان کے نغمے اور کہیں اکابرین وہابیہ کے مصنوعی تقدس کے ڈھنڈورے ہیں۔ حوالہ جات بحوالہ کتب اوپر گزر چکے ہیں۔ سنی بریلوی مسلمانوں اور تبلیغی جماعت میں یہ واضح فرق احقاق حق اور ابطال باطل کی روشن دلیل ہے کہ اہلسنّت کے وہ مسلمہ بزرگان دین اولیاء کاملین محبوبان خدا ہیں جنکو روئے زمین کے اہل ایمان اولیاء اللہ منبع فیوض و برکات مانتے ہیں اور تبلیغی جماعت جن عناصر کی طرف ممنون و منتسب ہے وہ ایسے خود ساختہ زمانہ سازولی ہیں جنکی ساری زندگیاں حقیقی اولیاء اللہ کی دشمنی و عناد میں بسر ہوئیں۔ بھلا ہم اہلسنّت کے حقیقی اولیاء اللہ کے مقابلہ میں تبلیغی الیاسی وہابیوں کے خود ساختہ اولیاء کی حقیقت وقعت اور حیثیت ہی کیا ہے ان لوگوں نے حقیقی اولیاء اللہ سے متنفر کرنے کے لئے فرضی و مصنوعی اولیاء و ائمہ گھڑ لئے ہیں۔

اس دعویٰ پر نقد دلیل

یہ بھی ہے کہ مسلمانان اہلسنّت و جماعت احناف سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو رفیع الشان فقیہ و محدث اور بے مثال عالم مانتے ہیں اور فقہ کے کسی امام کو ان پر برتر و بالا نہیں جانتے ہیں لیکن دیوبندیوں' وہابیوں' تبلیغیوں اور الیاسیوں کا یہ ایمان و عقیدہ ہے لکھتے ہیں۔

دیوبندی امام اعظم

"میں نے شام سے لے کر ہند تک اس (مولوی انور کاشمیری کی) شان کا کوئی محدث اور عالم نہیں پایا اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (یعنی مولوی انور کاشمیری) امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اپنے دعویٰ میں کاذب نہ ہوں گا"

(خدام الدین لاہور ۸۔ دسمبر ۱۹۶۴ء)

دیوبندی غوث اعظم

دیوبندی تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب کے پیرو مرشد مولوی رشید احمد صاحب کے متعلق ان کا ایمان و عقیدہ ہے تذکرۃ الرشید میں یوں لکھا ہے۔ "قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم .... شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی" (تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۲) حالانکہ عصر حاضر کے علماء مشائخ اہلسنّت ہی نہیں بلکہ اکابر و اعاظم اولیاء کاملین نے سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الاعظم قطب العالم مانا اور تسلیم کیا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد رضی اللہ عنہ کو دنیا بھر کے اولیاء اللہ محی الدین کہتے ہیں اور "محی الدین" سرکار بغداد قدس سرہ کا مشہور و معروف لقب بھی ہے مگر بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے ممدوح دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن کی نرالی ترنگ ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد گنگوہی کو سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد کے مقابلہ میں جدید محی الدین بلکہ محی الدین اکبر یعنی بڑے محی الدین قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

محی الدین اکبر جاتے ہیں دار فنا سے بس
اٹھے اف دیر ویراں سے محی الدین گیلانی

نہ صرف محی الدین بلکہ محی الدین اکبر بلکہ اس سے بڑھ کر عین محی الدین گیلانی بنا دیا۔ چاہیے یہ کہ اب اپنے خود ساختہ غوث اعظم گیلانی غوث اعظم گنگوہی اور خانہ ساز محی الدین اکبر کی گیارہویں بھی شروع کر دیں مقصد ان لوگوں کا یہ ہے کہ مسلمانان عالم اصلی حقیقی مسلمہ اولیاء اللہ کو بھی بھول جائیں اور ان کی جگہ

ان خود ساختہ غوث الاعظم اور قطب العالموں اور محی الدینوں کو دیسی گھی کا نعم البدل ڈالڈا کے طور پر تسلیم کر لیں۔ گنگوہی کو غوث الاعظم (بہت بڑا فریاد رس) ماننے اور لکھنے سے پہلے یہ بھی نہ سوچا کہ دیوبندی وہابی اصول اور تقویۃ الایمانی بلکہ فتاویٰ رشیدیہ کے ضابطے کا خود خون کر رہے ہیں) بات یہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے مخدوم مولوی محمود الحسن شیخ الہند دیوبند آگے سابقہ سے بڑھ کر دعویٰ کرتے اور نئی سے نئی ڈگریاں دیتے ہوئے لکھتے ہیں اور بے چارے گنگوہی کو کیا سے کیا بناتے ہیں۔

رقاب اولیاء کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
وہ شہباز طریقت تھے محی الدین گیلانی
(مرثیہ گنگوہی ص ۸)

گویا کہ اولیاء اللہ کی گردنیں سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ انگریز سرکار کے فرمانبردار و جانثار جعلی محی الدین گنگوہی کے آگے خم ہوئی تھیں۔ ایسی ہوائیوں کا مقصد اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ حقیقی اولیاء اللہ کی جگہ اپنے مصنوعی بزرگوں کے مصنوعی تقدس کا ڈھنڈورہ پیٹ کر عوام کو مغالطہ دیا جائے کاش یہ لوگ مولوی رشید احمد کا نام شیخ عبدالقادر رکھ لیتے تاکہ مغالطہ دینے میں مزید آسانی ہو جاتی۔

دیوبندی علی ہجویری

یعنی داتا گنج بخش لاہوری۔ حضرت سیدنا گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا اقدس سرہ کے مقابلہ میں دیوبندی کانگرسی مولوی احمد علی لاہوری کو لا کھڑا کیا لکھتے ہیں۔
ایک مجذوب نے کچھ محویت و جذب کے عالم میں چند باتیں فرمائیں.......... کہنے

لگے لوگوں تمہارا یہ خیال ہے کہ لاہور میں صرف ایک علی ہجویری علیہ الرحمتہ ہیں آؤ اگر زندہ علی ہجویری دیکھنا ہو تو شیرانوالہ دروازہ میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب کو دیکھ لو" (خدام الدین ۲۰ اپریل ۶۴ء) پہلے تو خود مولوی احمد علی صاحب لاہوری نے یہ چال چلی کہ سیدنا علی ہجویری کا مزار قلعہ لاہور پر واقعہ ہے اور میں انگلی لگا کر بتا سکتا ہوں کہ حضرت کا سر کہاں ہے اور پاؤں کہاں ہیں جب یہ حربہ ناکام ہو گیا تو پھر یہ جال پھینکا کہ کسی مجذوب کے سر تھوپ کر داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ مردہ علی ہجویری قرار دے کر خود زندہ علی ہجویری بن گئے۔ مقصد حقیقی اولیاء اللہ کی بجائے عوام کو اپنے خود ساختہ اولیاء کا معتقد بنانا ہے تبلیغی جماعت کے اکابرین کی کتب میں اس قسم کے بیسیوں حوالہ جات مل سکتے ہیں جن میں حقیقی اولیاء اللہ کی بجائے اپنے خود ساختہ ولیوں کی طرف رغبت دلائی گئی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بحوالہ کتب تبلیغی جماعت ثابت کیا ہے کہ الیاسیوں تبلیغیوں نے حقیقی اولیاء اللہ کی بجائے اپنے اکابرین دیوبند و نجد کو پیش کیا ہے اور ان کی پبلسٹی کی مذموم سعی کی ہے۔

کیا تبلیغی جماعت فرقہ واریت کی بات نہیں کرتی

اجی تبلیغی جماعت مذہبی و مسلکی اختلافی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتی تبلیغی جماعت کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس قسم کے مغالطے بھی دیئے جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اگر تبلیغی جماعت کھلم کھلا مسلکی اختلافی مسائل پر بحث و مباحثہ اور چیلنج و مناظرے شروع کر دے تو ہمیں یہ زیر نظر کتاب اور زیر نظر مضمون و مقالہ لکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے عوام خود ہی سمجھ جائیں کہ تبلیغی جماعت دیوبندیت و وہابیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے سرگرم عمل ہے اس لئے

مصلحتاً" تبلیغی جماعت نے یہ حکمت عملی وضع کی ہے کہ سنیوں بریلویوں کو وہابیت و دیوبندیت کے دام میں پھنسانے کے لئے فرقہ وارانہ مباحثوں' مناظروں سے اجتناب کیا جائے مذہبی اختلافی مسائل عام لوگوں میں بیان نہ کئے جائیں یہ پالیسی مشہور دیوبندی تبلیغی سرگرم مرکزی عہدہ دار دیوبندی سلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی کی اہلسنت سے بار بار مناظروں میں شکست و ریخت کے بعد وضع کی گئی ایک جگہ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب خود لکھتے اور اقرار کرتے ہیں۔ تبلیغی کارکنوں کو ہدایات دیتے ہوئے ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں "تجربہ ہے مناظروں کے نتائج ہمیشہ برے رہے ہیں" (مکاتیب شاہ محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت ص ۱۱۱)

اس لئے تبلیغی کارکن مسلکی اختلافی مسائل اور فرقہ وارانہ باتیں نہیں کرتے اس کے نتائج برے ہوتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کی وہابیت و دیوبندیت کا پول کھل جاتا ہے اصلی چہرہ بے نقاب ہو جاتا ہے یہ تو فرقہ وارانہ اختلافی مسائل پر بحث و مباحثہ کی اجتناب کی بات ہے بلکہ تبلیغی جماعت کے بانی پیرو مرشد مولوی رشید احمد صاحب کی حکمت عملی اور ہدایات تو یہ ہیں "احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے" (یعنی حق کو زندہ کرنے کے لئے جھوٹ بول سکتے ہیں) عین ممکن ہے کہ تبلیغی الیاسی وہابی اپنے جد طریقت کی اس ہدایت و حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے جھوٹ سے بھی نہ دریغ کرتے ہوں جس کا واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ ابھی کچھ عرصہ قبل ایک تبلیغی جتھہ ایک سنی مسجد میں آیا اور کہا ہم بھی وہی کچھ ہیں جو آپ ہیں یعنی ہم بھی سنی بریلوی ہیں وغیرہ وغیرہ یعنی گنگوہی صاحب والا فارمولا ہے کہ احیاء حق کے لئے کذب درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵۸) اور اسی فارمولے پر مدت مدید مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت کے ممدوح عظیم مولوی اشرف

علی تھانوی صاحب عمل کرتے ہوئے کانپور میں میلاد و قیام کرتے رہے (تذکرہ الرشید) آج بھی اگر مسلکی اختلافی بحث و مباحثہ کے باب میں اگر الیاسی تبلیغی گونگا بنتا ہے اور کچھ نہیں کہتا ہے تو اس کی یہ حکمت عملی پر فریب پالیسی ہے۔ اور مشاہدہ ہے کہ تبلیغی پارٹی کے دستے بسا اوقات سنی بریلوی مساجد میں اپنا رنگ جمانے کے لئے صلوۃ و سلام اور "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھنے میں بھی شریک ہو جاتے ہیں ایک تبلیغی پارٹی فقیر کی مسجد میں آئی مجھ سے ان کے امیر نے کہا میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے گاؤں دیال گڑھ کا ہوں فقیر نے کہا "ابو جہل بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے شہر مکہ مکرمہ کا تھا تم اس کو کیوں نہیں مانتے"۔ مایوس ہو کر چپ ہو گئے۔ سب جانتے ہیں بسا اوقات شکاری بٹیر کی بولی بولتا ہے کبوتر دکھا کر دوسرا کبوتر پکڑا جاتا ہے۔ سنی بریلوی مسلمان تبلیغیوں سے دریافت کریں کہ "بانی تبلیغی جماعت نے اپنے پیرو مرشد اور اپنے قطب و مجدد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا نصب العین اور دستور العمل کیوں ترک کر دیا؟ گنگوہی صاحب نے تو فتاویٰ رشیدیہ میں جی بھر کر اہلسنت کے عقائد و معمولات اور امور خیر پر کفر و شرک اور بدعت کے بے دریغ فتاوے لگائے ہیں کھلم کھلا وہابیت و اسماعیلیت کے گیت گائے ہیں اہلسنت کے عقائد و معمولات پر بھرپور حملے کئے ہیں تم ان کے مسلکی موقف و طرز عمل سے کیوں روگردانی کر رہے ہو؟ یا تو یہ کہو کہ فتاویٰ رشیدیہ میں اہلسنت کے عقائد و معمولات پر بانی تبلیغی جماعت کے پیرو مرشد گنگوہی صاحب کے فتاویٰ سراسر غلط اور باطل ہیں یا پھر اخلاقی جرات سے کام لو اپنا اور اپنے اکابر کا دین دھرم نہ چھپاؤ۔ یہ گوریلا جنگ کیوں لڑ رہے ہو اندر سے پکے وہابی نجدی اور بظاہر یہ ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ تبلیغی جماعت کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہم مذہبی جھگڑوں سے

پاک ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانان اہلسنّت کے لئے لمحہ فکریہ

اس بات پر مسلمانان اہلسنّت اور عامتہ الناس کو بھی خصوصی غور کرنا چاہئے کہ جو جماعت اپنے ایمان و عقیدہ اور اپنے مسلمہ اکابر کے مسلک سے ہی مخلص نہ ہو اور خود کو لاتعلق و گول مول بنا کر پیش کرے وہ آپ سے کیا خاک مخلص ہو گی ظاہر و باطن میں یکسانیت و مطابقت بھی اہل ایمان و اہل اسلام کا ایک امتیازی وصف و علامت ہے تبلیغی جماعت اگر فرقہ واریت سے لاتعلق اور غیر جانبدار ہے تو وہ بہشتی زیور کے ساتھ ساتھ بہار شریعت (مصنفہ صدر الصدور صدر شریعت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی) فتاویٰ رضویہ (از مصنفہ مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا قادری قدس سرہ) کی تعلیم اپنے کارکنوں کو کیوں نہیں دیتی صرف بہشتی زیور ہی کیوں رٹایا جاتا ہے۔؟ ثابت ہوا کہ جانبداری موجود ہے ذہن میں وہابیت کے فروغ کا جو خاکہ موجود ہے عمل اس پر کرنا ہے عمارت اس پر مبنی ہے۔

عقائد اہلسنّت کے خلاف
بانی تبلیغی جماعت کا جارحانہ انداز

جس طرح سیاسی لیڈر اور ارباب اختیار نفاذ اسلام کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں کہ نظام مصطفیٰ نافذ کر کے دم لوں گا۔ (اسلامی قانون نافذ کر کے دم لوں گا ان کا دم ہی نکل جاتا ہے مگر وہ اسلامی قانون نافذ نہیں کر پاتے) یہی حال تبلیغی جماعت کا ہے جہاں کہیں مجبوری ہو الیاسی تبلیغ کا وہابی جال بچھانا ہو وہاں مغالطہ دیتے اور تقیہ سے کام لیتے ہیں کہ ہمارا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں ہمارا دائرہ تبلیغ تو صرف

اور صرف کلمہ اور نماز کی تصحیح ہے وہاں تقیہ اور مکر سے کام لیکر اپنا غیر جانبدار ہونا ظاہر کرتے ہیں اور جہاں بس چلتا ہے اور گرفت مضبوط ہوتی ہے تو پھر سمن آباد لاہور کے محمد اقبال اور اس کے دوست محمد خان کو نعرہ رسالت یا رسول اللہ اور بابا شاہ جمال زندہ باد کے نعرے لگانے کے جرم میں مرکز رائے ونڈ میں رسیوں سے باندھ کر چھت میں الٹا لٹکا کر ڈنڈوں اور لوہے کے سریوں سے مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے دیکھو اخبارات روز نامہ حیات لاہور' روزنامہ مساوات ۱۹ نومبر ۷۷ء' روزنامہ امروز ۱۸ نومبر ۷۷ء' روزنامہ وفاق لاہور ۲۸ نومبر ۷۷ء' نوائے وقت لاہور راولپنڈی ۲۸ دسمبر ۷۷ء وغیرہ۔ یہ تو وہابی تبلیغی مرکز رائے ونڈ کی کارگزاری تھی اب بانی تبلیغی جماعت جناب مولوی الیاس صاحب کا اہلسنت کے خلاف معاندانہ و جارحانہ طرز عمل ملاحظہ ہو وہ عقائد اہلسنت پر کس بے دردی سے الٹی چھری چلا رہے ہیں اپنے ایک عزیز مولوی محمد عیسیٰ صاحب کے نام ایک خصوصی مکتوب میں اپنے دل میں چھپی ہوئی وہابیت کا کس طرح برملا اظہار کر رہے ہیں لکھتے ہیں "ختم میں شریک ہونا مستحسن اور آپ کے بزرگوں کا معمول ہے لیکن مبتدعین کے ساتھ تشبیہ کا خطرہ ہو تو احتیاط مناسب ہے الصلوۃ والسلام علیک کے اندر بھی یہی بات ہے کہ اگر حضور کو حاضر ناظر جان کر یا مبتدعین کے تشبیہ کی صورت ہو تو ناجائز ہے .... یہ ایسی نازک چیزیں ہیں کہ ان کے اندر فساد عقیدہ کا موقع شیطان کو ملنے کا بہت امکان ہوتا ہے لہذا خطرناک ہیں" (مکاتیب شاہ محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت ص ۹۱) بانی تبلیغی جماعت کا غصہ ہے کہ تھمتا نظر نہیں آتا۔ بار بار اہلسنت کو مبتدعین کہا الصلوۃ والسلام علیک میں "یا رسول اللہ" کاٹ دیا پورا نہ لکھا اہلسنت کے عقیدہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حاضر ناظر جاننے کو ناجائز بتایا اس کو فساد عقیدہ کا باعث قرار دیکر

شیطان کو موقع ملنے کا بہانہ بنایا اور اہلسنت کے ان عقائد کو خطرناک قرار دیا۔ بتایا جائے کیا یہی غیر جانبداری ہے کیا یہی فرقہ وارانہ مباحثوں سے لاتعلقی ہے؟ تبلیغی جماعت کا یہ نعرہ تو محض ایسا ہے جیسا تقسیم ہند اور قیام پاکستان سے قبل گاندھی جی مکاری سے ہندو مسلم بھائی بھائی کا نعرہ لگاتا تھا لیکن اس کے اس نعرہ کے برعکس مشرقی پنجاب اور مغربی یوپی و ہریانہ و دہلی میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔

تیرے قول و فعل میں فرق بعد المشرقین
گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

بانی تبلیغی جماعت کے قبلہ عقیدت و کعبہ اعمال گنگوہی و تھانوی

ہم نے اپنے اس زیر قلم تقدیم و ابتدائیہ میں شواہد کثیرہ سے بحوالہ کتب ثابت کیا ہے کہ بانی تبلیغی جماعت بانی ثانی مدرسہ دیوبند مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرید تھے (دینی دعوت ص ۴۶)۔ مولوی الیاس صاحب کا اقراری بیان ہے "مجھے دین کی نعمت آپ (گنگوہی صاحب) کے گھرانے سے ملی" (ملفوظات مولانا محمد الیاس ص ۱۲۴) بانی تبلیغی جماعت نے بڑی صاف گوئی سے غیر مبہم و واضح الفاظ میں اس حقیقت کا اعلان کیا تھا" مولانا گنگوہی .... مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے ایسا تعلق تھا کہ فرماتے تھے یہ حضرات میرے جسم و جان میں بسے ہوئے تھے (دینی دعوت ص ۵۱) بانی تبلیغی جماعت نے بصمیم قلب اعتراف و اعلان کیا کہ حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان (تھانوی صاحب) کی تعلیم عام ہو جائے گی (ملفوظات مولانا محمد الیاس ص ۵۷)

مرثیہ گنگوہی شیخ الہند مدرسہ دیوبند محمود حسن دیوبندی کی مشہور و مستند کتاب ہے اس کے سرورق پر گنگوہی صاحب کو لکھا ہے مخدوم الکل مطاع العالم ماویٰ جہان قطب العالم وغیرہ مطاع العالم یعنی کل عالم پر جنکی اطاعت لازم ہو۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے کئی مرتبہ..... یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور میں بقسم (قسم کھا کر) کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" (تذکرہ الرشید ص ۱۷ حصہ دوم)

آیئے دیکھتے ہیں کہ مولوی الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت کے پیرو مرشد و شیخ طریقت کا اتباع ہے کیا اور تھانوی صاحب کی تعلیمات ہیں کیا؟۔ ان کا وہابیت و نجدیت سے کچھ علاقہ و تعلق ہے یا نہیں؟۔

گنگوہی کی زبانی نجدی کی قصیدہ خوانی

مولوی رشید احمد گنگوہی شیخ نجدی ابن عبدالوہاب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان سے اپنی ذہنی فکری ہم آہنگی کا یوں اظہار کرتے ہیں " محمد بن عبدالواہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا........ عامل بالحدیث تھا ......ان کے عقائد عمدہ تھے .... (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۱) مولوی رشید گنگوہی کے نزدیک "وہابی تبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں" (فتاویٰ الرشیدیہ ص ۴۰۵)۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اچھا اور ان کے عقائد کو عمدہ وہی کہے گا جو ان کا ہم مذہب و ہم عقیدہ ہو گا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے شیخ نجدی کو اچھا' عامل بالحدیث اور ان کے عقائد کو عمدہ قرار دے کر ابن عبدالوہاب نجدی کے گستاخانہ عقائد باطلہ کی مکمل ذمہ داری قبول کرلی اور اس سے اپنے اعتقادی و مسلکی اتحاد و

یکجہتی ثابت کردی۔

تھانوی نجدی ہم فکری

بانی تبلیغی جماعت کے ممدوح قبلہ عقیدت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی علی الاعلان وہابی نجدی عقائد کو اچھا قرار دے کر اپنا وہابیت کی طرف میلان طبع ظاہر کیا ہے لکھتا ہے "ایک صاحب کے سوال کے جواب میں (تھانوی صاحب نے) فرمایا نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں (الافاضات الیومیہ ص ۱۴ زیر ملفوظ ۲۷) اور سنئے تھانوی صاحب فرماتے ہیں "بدعتی کے معنی ہیں با ادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان" (الافاضات الیومیہ ص ۳۳ زیر ملفوظ ۵۵) تھانوی صاحب نے خانہ ساز فلسفہ حکمت سے وہابی کو بے ادب مان کر با ایمان ہونے کی ڈگری دیدی خدا جانے دیوبندی حکیم الامت نے بے ادب کا معنی با ایمان کون سی لغت میں گنگنایا تھا؟ مطلب یہ کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب کے ممدوح و محبوب تھانوی وہابیوں کو بے ادب گستاخ مان کر با ایمان (ایمان والے) قرار دے رہے ہیں۔

تقویۃ الایمان پر گنگوہی کا غیر متزلزل ایمان

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب رسوائے زمانہ تقویۃ الایمان کے دریدہ دہن مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی اور تقویۃ الایمان پر اپنے غیر متزلزل ایمان و عقیدہ کا برملا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ "مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رحمتہ اللہ علیہ عالم، متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے تھے ....
تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے......

اس کو رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵۱) یہاں بھی مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے پیرو مرشد گنگوہی صاحب نے تقویتہ الایمان اور قتیل بالا کوٹی کی تائید و حمایت اور توثیق فرما کر اس کی تمام تر گستاخانہ عبارات پر عمل کرنے کو عین اسلام قرار دے کر ان تمام گستاخیوں کو قبول کر لیا۔ شاگرد استاد کے اور مرید پیر کے کمالات کا مظہر ہوتا ہے لا محالہ مرید مولوی الیاس صاحب بانی "تبلیغی جماعت" کے بھی یہی افکار و نظریات ہیں ورنہ وہ گنگوہی صاحب اور تھانوی صاحب کی وہابیت و نجدیت سے وارفتگی' حسن عقیدت و نیاز مندی پر خاموش نہ رہتے اس کے برعکس جناب مولوی الیاس صاحب علی الاعلان علماء دیوبند کو اپنا جسم و جان قرار دے رہے ہیں' دینی نعمت گنگوہی کے گھرانے سے ملنے کا اعتراف کر رہے ہیں' مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی تعلیمات کو اپنے ا: از میں عام کرنے اور پھیلانے کے عزم کا اظہار کر رہے ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہے تو سنیوں کی مساجد میں وہابیت کی تبلیغ کی جگہ بنانے اور سنیوں کو یہ کہہ کر مغالطہ اور دھوکہ دینے پہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ہمارا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ وہابیت و نجدیت اور دیوبندیت سے تبلیغی جماعت کا تعلق بہت مضبوط اور گہرا ہے۔ اور کچھ نہیں تو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے قلم کے شاہ کار "امداد الفتاویٰ' قصص الاکابر' ارواح ثلثہ' الافاضات الیومیہ' اٹھا کر دیکھ لیں جن میں ڈنکے کی چوٹ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کی صراط مستقیم اور تقویتہ الایمان کی گستاخانہ عبارات کا جھوٹی تاویلات سے مذموم دفاع کیا گیا ہے اور قتیل کو شہید کے منصب پر بٹھایا گیا ہے یہ توہین آمیز عبارات کی تائید و حمایت نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی طرح مولوی گنگوہی صاحب نے جنون اور خبط کی حد تک فتاویٰ رشیدیہ میں وہابیت و نجدیت کا رنگ بھرا ہے اور شرک و بدعت کے خود ساختہ

فتاویٰ سے اہلسنّت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے ہر فتویٰ اور ہر مسئلہ کے ضمن میں گویا بار بار شرک و بدعت کا ورد کیا گیا ہے۔ مسلمانان اہلسنّت کو مشرک و بدعتی قرار دے کر ان کے عقائد و معمولات کو مشرکانہ قرار دیا گیا ہے اب تبلیغی جماعت والے اہل سنت کی مساجد میں آکر سنی بریلوی ائمہ کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں اور بمقتضائے ضرورت سلام و قیام بھی کرلیں تو یہ نہ صرف صریح مکاری و عیاری بلکہ خود تھانوی و گنگوہی کے وہابیانہ عقائد سے کھلم کھلا غداری ہے جو تبلیغی جماعت اپنے ہی دین اور مذہب و مسلک سے مخلص نہ ہو وہ اہلسنّت سے کس طرح مخلص ہو سکتی ہے؟

کلمہ و نماز کی تبلیغ و اصلاح کے دعویٰ کی حقیقت

تبلیغی جماعت بظاہر کلمہ و نماز کی تبلیغ و اصلاح کا دعویٰ کرتی ہے لیکن ختم تیجا (سوئم) کے موقعہ پر مسلمانان اہلسنّت چنوں گٹھلیوں پر پچھتر ہزار یا کم و بیش کلمہ شریف پڑھیں تو تبلیغی جماعت اور اس کے اکابرین گنگوہی و تھانوی بدعت و خلاف سنت کا فتویٰ لگاتے اور مسلمانان اہلسنّت کو بدعتی قرار دیتے ہیں دیکھو فتاویٰ رشیدیہ و امداد الفتاویٰ یہی کلمہ چنوں پر پڑھنا بدعت و خلاف سنت قرار پاتا ہے۔ تبلیغی جماعت کا کلمہ پڑھانے یا تصحیح کرانے کا دعویٰ اس وقت صحیح ہوتا جب وہ اپنے حکیم الامت تھانوی صاحب کی طرف سے ان کے مرید کے جدید کلمہ "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ" کی علی الاعلان مذمت کرتے اور رسالہ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ میں جو اس کلمہ پڑھنے والے مرید کو بدیں الفاظ تسلی دی ہے "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے" اس قول کی کھلم کھلا تکذیب و تردید کرتے مگر تبلیغی جماعت اپنے حکیم

الامت اور اپنے حکیم الامت کے کلمہ کی اصلاح نہ کر سکی دوسروں کا کلمہ کیا درست کرائے گی کلمہ پر تبلیغی دیوبندیوں کا کس قدر ایمان ہے اس کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ جب مسلمانان اہلسنت نماز باجماعت کا سلام پھیرنے کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہیں تو یہ کلمہ کے مبلغ منہ بگاڑ کر چلے جاتے ہیں اور مختلف حیلوں بہانوں سے کلمہ طیبہ کے ورد کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رہا نماز کا معاملہ تو ان کی نماز کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے مولانا اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی (خودساختہ شہید) لکھتے ہیں .... رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نماز میں آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۹۵ صراط مستقیم اردو ص ۲۰۱)

ان کے نزدیک جب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک نماز میں آنا گدھے اور بیل سے برا ہے بدتر ہے تو پھر ان کی نماز کی حقیقت ہی کیا ہے کیا تبلیغی نماز میں السلام علیک **ایہاالنبی** چھوڑ دیتے ہیں یا کیا دو مرتبہ درود شریف ترک کردیتے ہیں یا ماکان محمد سے صرف نظر کر جاتے ہیں **یا ایہا النبی' یا ایہا الرسول وغیرھم** ایسی آیات تلاوت سے اعراض کرتے ہیں بہرحال ان کو اصلاح یا تصحیح نماز مقصود ہوتی تو مولوی اسماعیل قتیل بالاکوٹی کے مذکورہ بالا قسم کے افکار ملحدانہ کا تدارک کرتے مگر نہیں تبلیغیوں کی خود اپنی نمازیں تصور حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی وبے نور ہیں جب کہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی شان نماز کو شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

تصور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نماز کا ضابطہ تو تبلیغی جماعت کو خود ساختہ شہید دہلوی قتیل بالا کوٹی نے جاری کیا تھا اور اب بانی مدرسہ دیوبند تبلیغی جماعت کے ممدوح اعظم اور بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے پیرو مرشد گنگوہی صاحب کے دلبر جانی بقول ارواح ثلثہ "گنگوہی عاشق صادق کے معشوق معظم" مولوی قاسم نانوتوی صاحب کا بے وضو نماز پڑھنے کا آرڈر بھی ملاحظہ ہو .... خانصاب نے کہا کہ میرے سے وضو نہیں ہوتی اور نہ یہ دو بری عادتیں چھوٹتی ہیں آپ (نانوتوی صاحب بانی مدرسہ دیوبند) نے فرمایا بے وضو ہی پڑھ لیا کرو شراب بھی پی لیا کرو اس پر اس نے عہد کیا کہ میں بے وضو ہی (نماز) پڑھ لیا کروں گا۔" (ارواح ثلثہ ص ۲۳۷) اسی طرح یہی بانی مدرسہ دیوبند "ایک مرتبہ گڑھی پختہ تشریف لے گئے ایک خان صاحب سے نماز کے لئے کہا انہوں نے جواب دیا کہ مجھے داڑھی چڑھانے کی عادت ہے اور وضو سے یہ اتر جاتی ہے آپ نے فرمایا بے وضو نماز پڑھ لیا کرو" (ارواح ثلثہ ص ۲۳۸)

بتایا جائے بے وضو نماز کی شرعاً کیا حقیقت و حیثیت ہے حالانکہ شراب پی کر نشہ کی حالت میں پڑھی گئی نماز از روئے قرآن عظیم ممنوع ہے **یا ایھا الذین امنوا لا تقربو الصلواۃ وانتم سکری**

تبلیغی جماعت اور ان کے ممدوحین کی نظر میں نماز کی کیا قدر و قیمت ہے اور ان دو معرکتہ الاراء حوالوں سے بخوبی واضح ہو گیا کہ جو تبلیغی جماعت شراب پی کر بے وضو نماز پڑھنے کا حکم جاری کرنے والے اپنے ممدوح بانی مدرسہ دیوبند کی اصلاح نہ کر سکی یا کم از کم اس سے ترک تعلق نہ کر سکی وہ دوسروں کی نماز کی کیا اصلاح کرے گی اور ایسی نمازیں بارگاہ ایزدی تک کیوں کر رسائی حاصل کر سکیں گی؟

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کا واضح اعلان ہے "حضرت مولانا تھانوی (رحمتہ اللہ علیہ) نے بہت بڑا کام کیا ہے میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی" (ملفوظات مولانا محمد الیاس ص ۵۷)

اب ان تھانوی صاحب ہی کے ہاتھوں نماز کی تحقیرو تذلیل ملاحظہ ہو لکھتے ہیں "ایک قصبہ چوتھاول ہے وہاں پر بڑی ہمشیرہ کی شادی ہوئی تھی جن کا اسی زمانہ میں انتقال بھی ہو گیا تھا اور تائی صاحبہ بھی وہیں کی تھیں اسی وجہ سے سب لوگ مرد اور عورت ہم لوگوں سے بہت محبت کرتے تھے ان کا بڑا کنبہ تھا ایک بہت بڑی حویلی ہے جو "محسن کا محل کہلاتا تھا اس میں سب رہتے بہت سے بچے اور بہت سی عورتیں تھیں ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب کے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور پلنگ کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی وہ مسجد قرار دی یہ کھیل تھا" (الافاضات الیومیہ ص ۲۲۸)

فرمایا "ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانے پر پھینک دیئے نمازیوں میں غل مچا کہ جوتے کہاں ہیں ایک شخص نے کہا یہ لٹک رہے ہیں مگر مجھے (تھانوی کو) کسی نے کچھ نہیں کہا" (الافاضات الیومیہ ص ۲۲۹)

کیا تبلیغی جماعت انہی تھانوی صاحب کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے نکلی ہے۔ نماز کی یہ بے حرمتی اور تحقیرو تذلیل تبلیغ کا کونسا حصہ ہے۔؟

اور پھر یہ لوگ جیسا کیسا مذکورہ قسم کا عمل کر کے ترازو میں رکھ کر موازنہ کرتے ہیں اپنے اعمال کا حضور اقدس سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

اعمال مبارکہ ہے۔ اسی تبلیغی جماعت کے سرگروہ اعظم بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی لکھتے ہیں "انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں" (تحذیر الناس ص ۹)

یہاں تو تبلیغی جماعت کے بانی کے ممدوح نے عمل میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر اپنی برتری و بڑائی ثابت کی اور اب خود بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کی ڈینگیں ملاحظہ ہوں لکھتے ہیں "اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے" (مکاتیب مولانا محمد الیاس ص ۱۰۷)

بتایا جائے وہ کونسا کام ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام تو معاذ اللہ انجام نہ دے سکے لیکن تبلیغی جماعت کے ان پڑھ گنوار نیم ملاؤں نے انجام دے دیا۔ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انبیاء علیہم السلام منشاء ایزدی کے خلاف کوئی کام کرنے پر کیوں مصر ہونگے اور ضد کریں گے یہاں بزعم خود بانی تبلیغی جماعت" نے تبلیغی کارکنوں کی اللہ کے نزدیک مقبولیت اور تبلیغی امور کی انجام دہی میں انبیاء علیہم السلام پر ان کی برتری ثابت کرنا چاہی ہے۔ اور سنیئے

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب نے بسرو چشم خود اقرار و اعتراف کیا ہے کہ "اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا" یعنی یہ گشتی تبلیغ کا یہ بستر بند طریقہ اور بیوی بچوں اہل و عیال کو چھوڑ کر بغیر تعلیم دین کے چلوں کے نام پر دربدر پھرنا، بہشتی زیور اور تبلیغی نصاب کا درس دینا، مسجدوں میں بلا اجازت جبری طور پر مسلط ہو جانا، مسجدوں میں کھانا پکانا سونا بول براز کرنا یہ طرز تبلیغ قرآن و

حدیث سے منقول و ماخوذ نہیں بلکہ یہ طرز تبلیغ سر میں تیل مالش سے نیند لا کر خواب میں منکشف ہوا کیونکہ وہ خود کہتے ہیں "تبلیغ کا یہ طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا" اور پھر حضرات انبیاء علیہم السلام سے مماثلت و برابری کا دعویٰ کرتے ہوئے آیتہ مبارکہ کے مفہوم و تفسیر کو مسخ کرتے ہوئے لکھتے ہیں اور برملا تفسیر بالرائے کے مرتکب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد **کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ** کی تفسیر (مجھے) خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء (علیہم السلام) کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو" (ملفوظات مولانا محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت ص ۵) جمہور تفاسیر و اکابر مفسرین کے برعکس بانی تبلیغی جماعت نے تیل مالش کے ذریعہ آنے والی نیند کے خواب سے اپنی اس من گھڑت تفسیر کو القا قرار دیا اور برملا دعویٰ کیا کہ اے تبلیغی مبلغو تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔

صحابہ کی شان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صورتیں

اوپر تو تبلیغی کمپنی کے مبلغین کو بزعم خود مثل انبیاء علیہم السلام قرار دیا گیا اور ان کو صحابہ کرام کے مثل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صورتیں قرار دیا جا رہا ہے ملاحظہ ہو۔

امی بی مولانا (الیاس صاحب بانی تبلیغی جماعت) پر بہت شفیق تھیں فرمایا کرتی تھیں اختر (مولوی الیاس کا تاریخی نام) مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے کبھی پیٹھ پر محبت سے ہاتھ رکھ کر فرماتیں کیا بات ہے کہ ترے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں" (دینی دعوت ص ۴۳)۔ ایک بار تھانہ بھون میں تبلیغی جتھہ گیا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے تعارف کراتے ہوئے کہا اگر

کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ صحابہ کیسے ہوتے تھے تو ان لوگوں (تبلیغی جماعت والوں) کو دیکھ لو (تبلیغی جماعت اکابر علماء و مشائخ کی نظر میں و رسالہ خدام الدین ۱۹۷۴-۱۱-۸ لاہور) .... مولانا محمود حسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ (شیخ الہند) بھی فرمایا کرتے تھے کہ جب میں مولوی الیاس کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ یاد آجاتے ہیں"۔ (دینی دعوت ص ۴۴) تبلیغی جماعت کے بانی کے پیرو استاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق لکھا ہے۔ "سبحان اللہ صحابہ کی سی شان تھی" (قصص الاکابر ص ۶۴)

ہمارے حضرت (مولانا و مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب مد ظلہ) نے فرمایا کہ ان سب حضرات (مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی محمد یعقوب صاحب) کا آپس میں ایسا برتاؤ تھا کہ یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان میں کون بڑا ہے مثل صحابہ کے آپس میں بے تکلف اور جانثار تھے"۔ (قصص الاکابر ص ۱۲۶) "مولوی الیاس صاحب کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ یاد آجاتے ہیں۔" (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۳۳)۔ "مجھے صحابہ کی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔" (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۳۲) حالانکہ ہر ذی علم و فہم بخوبی جانتا ہے بلکہ ہر خاص و عام سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ چودہویں صدی کے کسی بدمذہب بدعقیدہ مولوی کی تو حیثیت و وقعت ہی کیا ہے کوئی غوث قطب ابدال و مجدد بھی صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ) کی برابری و ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا مگر افسوس صد افسوس کہ تبلیغی جماعت والے اپنے اکابر کو اور ان کے اکابر "بانی تبلیغی جماعت" بلکہ عامہ ان پڑھ گنوار جاہل ولاعلم تبلیغی کارکنوں تک صحابیت کا سرٹیفکیٹ دے ڈالتے ہیں۔

فاضل گرامی مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد صاحب اویسی سلمہ المولیٰ القوی نے ہر عنوان سے تبلیغی جماعت کے پس منظر کو واضح طور پر بے نقاب کیا ہے اور غیر مبہم

شواہد و حوالہ جات سے اپنے دعووں کو ثابت کیا ہے۔ کاش کہ دیگر قابل قدر علماء اہلسنّت بھی زیر زمین دبے پاؤں بڑھنے والے اس پراسرار فتنہ وہابیت سے امت مسلمہ کو ہوشیار و خبردار کریں۔

مساجد اہلسنّت کا دفاع اور علماء اہل سنت کی ذمہ داری

علماء و مشائخ اہلسنّت و عامہ برادران اسلام کو یہ جان لینا چاہئے کہ تبلیغی جماعت کا کام محض نماز' روزہ کی تبلیغ و تصحیح ہرگز ہرگز نہیں ہے یہ ہم نہیں کہتے خود تبلیغی جماعت کے اکابرین کی مستند و معتبر کتابیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں اور کوئی چھوٹا موٹا اونا پونا مبلغ نہیں بلکہ خود بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب نے اپنے ایک عزیز مولوی ظہیر الحسن صاحب ایم اے علیگ سے فرمایا جو ایک وسیع النظر عالم ہیں "ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ (تبلیغی جماعت) تحریک صلوۃ (نماز سکھانے والی جماعت) ہے میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ (تبلیغی جماعت) ہرگز تحریک صلوۃ نہیں ہے" ایک روز بڑی حسرت سے فرمایا "میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم (نیا فرقہ) پیدا کرنی ہے" (دینی دعوت ص ۲۲۶) اب ایک طرف بانی تبلیغی جماعت قسم کھا کر برملا اعتراف کر رہے ہیں کہ یہ تبلیغی جماعت نماز سکھانے والی جماعت نہیں ایک نیا فرقہ پیدا کرنا ہے لیکن تبلیغی کارکن اپنے بانی کے برعکس تبلیغی جماعت کو کلمہ و نماز سکھانے والی جماعت ظاہر کرکے صریحاً مغالطہ اور دھوکہ دے رہے ہیں اب یا تو بانی تبلیغی جماعت جھوٹے ہیں یا تبلیغی کارکن مکار و عیار ہیں جو تبلیغی جماعت کے مخفی عزائم کو چھپا کر تبلیغی جماعت کو کلمہ و نماز کی تصحیح و تبلیغ کرنے والی جماعت قرار دیئے جا رہے ہیں حالانکہ صریح جھوٹ کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس حقیقت کو بانی تبلیغی جماعت

مولوی الیاس صاحب ایک دوسری جگہ ذرا زیادہ واضح طور پر بیان کرتے ہیں خاص تبلیغی کارکنوں کے نام اپنے ایک اہم پیغام میں کہتے ہیں "مجھے اس وقت تک ہمیشہ کام کرنے والوں سے ایک ایسے ذہنی ذہول کا تجربہ ہے کہ اس کے اندر تھوڑے فرق کی وجہ سے کام کی نوعیت بالکل بکار سے بے کاری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے .... میں بہت متردد ہوں کہ میں اس کو کس طرح ذہن نشین کردوں....... خدا کرے میری ناقص تحریر سے آپ کو جودت خیال منتفع ہو وہ دو امر ہیں ایک تو وہ جو نہ ہونا چاہئے اور (تبلیغی کارکن) وہ کرتے ہیں دوسرا وہ جو ہونا چاہئے اور نہیں کرتے امر اول کلمہ اور نماز کے تصحیح کرانے کو اگر کرتے ہیں تو بمنزلہ مقصود کے کرتے ہیں کہ جیسا کہ اس تحریک (تبلیغی جماعت) کا مقصد ہو حالانکہ یہ مقصد نہیں" (مکاتیب مولانا محمد الیاس ص ۱۲۰) بانی تبلیغی جماعت نے اس جگہ بھی تبلیغی کارکنوں کی اس بے شعور دھاندلی کا رونا رویا ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کو کلمہ و نماز کی تصحیح کرانے والی جماعت قرار دیئے ہوئے ہیں حالانکہ کلمہ و نماز کی تبلیغ و تصحیح تبلیغی جماعت کا اصلی و حقیقی مقصد نہیں ہے۔ اندریں حالات علماء اہل سنت پر ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کے بانی کی کتابوں (دینی دعوت اور مکاتیب مولوی الیاس) خرید کر رکھیں اور ان کے مذکورہ بالا ناقابل تاویل حوالوں کی روشنی میں ان کو سنی مساجد میں ڈیرہ جمانے اور نئی قوم نیا فرقہ پیدا کرکے وہابیت پھیلانے سے روکیں یہاں یہ بات بھی خصوصی توجہ کی مستحق ہے کہ وہابی دیوبندی تبلیغی ٹیمیں تبلیغ کے لئے نہ تو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں جاتی ہیں نہ شیعوں کے امام باڑوں میں جاتی ہیں نہ مرزائیوں قادیانیوں یا منکرین حدیث پرویزیوں کے عبادت خانوں میں جاتی ہیں اور نہ ہی غیر مقلدین کی مسجدوں کا رخ کرتی ہیں۔ ان کی یہ نام نہاد تبلیغی یلغار ہمیشہ بالخصوص سنی بریلوی مساجد پر ہوا کرتی ہے جنون اور

خبط کی حد تک اصرار کر کے ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لے کر زور ازوری مساجد اہلسنت میں گھس کر وہابی بہشتی زیور دیوبندی تبلیغی نصاب کا رٹا ہوا درس شروع کر دیتی ہیں اس طرح یہ قیتیں جماعت فتنہ و شرو ہنگامہ آرائی اور مسلکی خلفشار کا باعث بنتی ہیں اور ان جبری تبلیغ کرنے والوں کو اگر کوئی نکال باہر کرے تو منفی پراپیگنڈہ کے لئے مسکین بن کر اس مسجد کے باہر ڈیرہ ڈال دیتے ہیں حالانکہ قرآن عظیم میں ہے لا اکراہ فی الدین "دین میں جبر نہیں ہے" اور پھر وہ کونسا مسئلہ ہے جو مساجد اہلسنت کے مستند علماء' ائمہ و خطباء کو نہیں آتا اور وہ ان پڑھ گنوار تبلیغی کارکنوں کو آتا ہے اور پھر سب سے بڑی اور خصوصی توجہ کی مستحق یہ بات ہے کہ اس وقت تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے فلموں' سینماؤں' تھیٹروں' موت کے کنوؤں' سرکسوں اور وی سی آر کی دوکانوں پر جو فحاشی و بدکاری' بے حیائی و بے راہ روی کی ٹرینگ دے رہے ہیں۔ تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے تھانوں اور عدالتوں اور کچہریوں میں جو رشوت و ناانصافی کے گڑھ بنے ہوئے ہیں مگر جب رائے ونڈ یا بستی نظام الدین دہلی سے ان کو چابی بھر کے چھوڑا جاتا ہے تو عموماً" سنی بریلوی مسجدوں کا رخ کرتے ہیں اور فتنہ و شر کا باعث بنتے ہیں حالانکہ مسجدوں میں جو کوئی آتا ہے وہ تھوڑا بہت کچھ نہ کچھ کلمہ نماز اور دین جانتا اور سمجھتا ہی ہے تبلیغ کی اہم ضرورت مذکورہ بالا قسم کے اہم مراکز و مقامات پر زیادہ ہے لیکن افسوس کہ تبلیغی جماعت والے تبلیغ کے حقیقی مقامات کو دیدہ و دانستہ نظر انداز کرتے ہیں مگر چونکہ ان کا اصل مقصد مساجد اہلسنت میں دبے پاؤں وہابیت و دیوبندیت کی تبلیغ و اشاعت ہے اس لئے سنی بریلوی مساجد ان کا خصوصی نشانہ ہیں۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد صاحب اویسی زید علمہ و فضلہ کی زیر نظر کتاب لاجواب اس فتنہ کے استیصال میں ایک اہم تصنیف ہے اور حالات اس امر کے مقتاضی ہیں کہ یہ کتاب "الفتنتہ الکبریٰ" ہر سنی

یوی امام مسجد کے پاس لازمی ہو تاکہ وہ اس جماعت کے مذموم مقاصد اور مضر اثرات سے مسلمانان اہلسنّت کے دین و ایمان کا تحفظ اور اپنے عقیدہ و مسلک کا دفاع کر سکیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول خاص و عام بنائے اور مسلمانان اہلسنّت کو رہبر و رہزن میں امتیاز کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

الفقیر القادری عبدالنبی الولی محمد حسن علی غفرلہ الولی الرضوی البریلوی میلسی

تبلیغی جماعت کا حلیہ و خاکہ

(بتصرف علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی)

(از قلم پیر حکیم محمد فضیل الرحمٰن جمالی نعمانی اولاد خواجہ قطب جمال ہانسوی اولاد سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم)

نیچا کرتہ اونچا تہمد ریش دراز اور پستہ قد
سارے کٹر متعصب بے حد ہاتھ میں تسبیح اللہ احد
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
ادنیٰ اعلیٰ نرالے اس میں نجدیت کے جیالے اس میں
شرع کے متوالے اس میں گورے اس میں کالے اس میں
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
بار فضیحت سر کے اوپر ہاتھ میں لوٹا کندھے بستر
لو اور گرمی باد صر صر نجدیت پھیلائیں گھر گھر
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
نہ ان کا سالار ہے کوئی نہ ان میں احبار ہے کوئی
نہ ان کا اعتبار ہے کوئی نہ ان کا معیار ہے کوئی
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
نہ کوئی ان میں عالم فاضل نہ کوئی ان میں صوفی کامل
نہ کوئی ان میں یکتا عامل سرتا پاء ہیں کاہل جاہل
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
سارے نجدی دیوبندی حسن عقیدت جن کی گندی

گاندھی کی منصوبہ بندی رائیونڈی کی گندی منڈی
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
نہ جانیں یہ شریعت کیا ہے نہ جانیں یہ طریقت کیا ہے
نہ جانیں یہ حقیقت کیا ہے نہ جانیں یہ معرفت کیا ہے
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
اپنی شریعت کے ہیں قائل ادھورے ان کو یاد مسائل
نہ کوئی ان کو سند ہے حاصل سچائی کے نہیں ہیں قائل
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
نہ ان جیسا مکار ہے کوئی نہ ان جیسا عیار ہے کوئی
نہ ان جیسا ہشیار ہے کوئی نہ ان جیسا بے کار ہے کوئی
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں
یہ ہیں نجد کی رام کہانی مقصد وہابیت پھیلانی
کانگرس کی یہ نشانی نہ کچھ عقل، شعور ایمانی
دیکھتے کیا ہو تبلیغی ہیں پوچھتے کیا ہو تبلیغی ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیت: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (پ، ع ۱۴) (ترجمہ) "پس یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو"۔ (کنز الایمان)

بری صحبت سے بچنا نہایت ہی ضروری ہے۔ برا یار برے سانپ سے بدتر ہے کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (نور العرفان)

آیت: وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (پ ع ۱۲) (ترجمہ) اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں بہت شدید و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک و خازن) جو کافروں سے دوستی کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ؟ تم نے یہ آیت نہیں سنی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ (الآیۃ) انہوں نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المؤمنین نے

فرمایا کہ اللہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو۔ اللہ نے انہیں دُور کیا تم انہیں قریب نہ کرو۔ حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دُوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا۔ اس پر حضرت امیر المومنین نے فرمایا نصرانی مرگیا والسلام! یعنی فرض کرو کہ وُہ مرگیا، اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو۔ یہ آخری بات ہے (خازن) (خزائن العرفان)

آیت: وَلَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۝ (پ ۱۲ غ ۱)

(ترجمہ) اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

یہاں ظالم سے مراد کافر اور سارے گمراہ و مرتدین ہیں اور اُن کی طرف جھکنے سے مُراد ان سے محبت یا میل جول رکھنا، ان کے اعمال سے راضی ہونا، ان کے مقابلہ میں پلپلا پن دکھانا، ان کی خوشامد کرنا ہے کسی بے دین سے یہ کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ (تفسیر نور العرفان) کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہے کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سدی نے کہا ان کے ساتھ مداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ، مودّت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان)

حدیث مبارک: اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ۔ (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص۲۶)

(ترجمہ) بے شک قیامت سے پہلے بہت جھوٹے لوگ ہونگے پس ان سے بچو"۔

جھوٹوں سے مراد جھوٹی حدیثیں گھڑنے والے یا جھوٹے مسئلے بیان کرنے والے یا جھوٹے عقیدے ایجاد کرنے والے، انہیں سلف صالحین کی طرف نسبت کرنے والے یا جھوٹے نبوت کا دعوٰی کرنے والے ہیں۔ یہ لفظ بہت عام ہے۔ جھوٹے عُلما، جھوٹے محدثین، جھوٹے عقیدوں والوں سے بچنا ایسا ہی ضروری ہے جیسے جھوٹے نبیوں سے بچنا لازم ہے جیسا کہ فَاحْذَرُوْھُمْ سے معلوم ہُوا۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

حدیث مبارک: اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَئِمَّۃَ الْمُضِلِّیْنَ (ترمذی شریف بحوالہ مشکوٰۃ ص۴۶۳)

(ترجمہ) مجھے اپنی اُمت پر گمراہ کُن لیڈروں کا خوف ہے"۔

عُلما فرماتے ہیں کہ تلوار کے فتنے سے علمی فتنہ بڑا ہے۔ خونخوار ظالم ایک آدمی کی زندگی ختم کردیتا ہے، مگر فتنہ گر گمراہ عالم ہزارہا خاندانوں کی روحانی زندگی تباہ کر ڈالتا ہے۔ اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے ان پر خوف ظاہر فرمایا (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

حدیث مبارک: فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ۔ (مشکوٰۃ ص۲۸)

(ترجمہ) اُن (بدمذہبوں) سے دُور رہو اور انہیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وُہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وُہ تمہیں

فتنہ میں نہ ڈال دیں"۔

پتہ چلا کہ کوئی بھی بدمذہب و بدعقیدہ اس لائق نہیں کہ اُس کی مجلس اختیار کی جائے یا اس کے ساتھ دوستی اور تعلقات قائم کرتے ہوئے شریک غم والم ہو۔ اس کی بدعقیدگی کی بُنیاد انکارِ توحید باری ہو یا انکارِ ختم نبوت' یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب و اختیارات اور نورانیت جیسے کمالات واعزازات کے انکار کا اس کے گلے میں طوق پڑچکا ہو' یا اہلبیت اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا باغی و دشمن ہو۔

خبردار خبردار! ایسے لوگوں سے بچو۔ ان سے دُور بھاگو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی اور دنیا و آخرت میں کامیابی اسی میں ہے۔ (سُنی تقویۃ الایمان ص۱۰۱)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

دُور شو از اختلاطِ یارِ بد

یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

تاتوانی دُور شو از یارِ بد

یار بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں برجان زند

یارِ بد بر دین و بر ایمان زند

سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر احمد صاحب کوٹلی لوہاراں والے فرماتے ہیں: ؎

بدعقیدہ سے رہو تم دُور دُور

ورنہ لے ڈوبے گا وہ تم کو ضرور

امام دارمی روایت کرتے ہیں :-

"ابو قلابہ نے کہا بد مذہب لوگوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ اُن سے بحث کرو۔ کیونکہ مجھے یہ خدشہ ہے کہ وُہ تم کو اپنی گمراہی میں مُبتلا کر دیں گے یا تم پر تمہارے مسلک کو مشتبہ کر دیں گے۔"

(سُنن دارمی لج صہ ۹۰ ، ملتان)

مُسلمانو! 'تبلیغی جماعت' سے بچو۔ یہ بہت خطرناک ٹولی ہے یہ وُہی پُرانے شکاری (نجدی، وہابی، کانگرسی، دیوبندی) ہیں جو اب بستر بے باندھ کر جگہ جگہ پھر رہے ہیں۔ بظاہر کلمہ پڑھاتے در اصل ایمان کے دشمن ہیں۔ بتا دینا ہمارا فرض تھا اِن سے بچنا یا نہ بچنا آپ کا کام۔ کل قیامت کے روز یہ نہ کہنا کہ ہمیں ان کا علم نہ تھا۔

در اصل یہ لوگ ایک سازش کے تحت یہ دھندا کر رہے ہیں۔ وُہ یہ کہ بظاہر عوام کو ایک نیک کام کی دعوت دے کر وہابی عقائد کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ تبلیغ کے چند چلوں کے بعد وُہابیت کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ ورنہ تبلیغ کا اثر یوں پھیلتا کہ سینما کوئی نہ دیکھتا۔ زنا کی جڑ کٹ جاتی۔ شراب خانے ویران ہو جاتے۔ برائیوں کا قلع قمع ہو جاتا۔ لیکن معاملہ بر عکس ہے کہ خود ان کے مبلغین کے کردار کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بلکہ یار لوگوں کے اندرونِ خانہ کی حالت یہ ہے کہ مَرد تبلیغ پر ہے تو عورت سینما کی زینت ہے، لڑکا بدمعاشی کا اُستاد ہے۔ حالانکہ شرعی حکم یہ ہے کہ پہلے انسان اپنے گھر کے افراد کو نیک بنائے، پھر رشتہ داران کو، پھر دُوسروں کو۔ اور تبلیغ یہ نہیں سکھاتی کہ ماں باپ گھر میں بھُوکے مر رہے ہیں لیکن مبلغ صاحب

پیین، امریکہ کی سیر و سیاحت پر ہے۔ اگر اس کا نام تبلیغِ اسلام ہے تو پھر دین کا خدا حافظ۔

اور پھر یہ تبلیغ کافروں، سکھوں، بے دینوں کو ہونی چاہئے تھی۔ مسلمان تو پہلے ہی کلمہ پڑھتے ہیں انہیں دوبارہ کلمہ پڑھانے کے کیا معنی پھر یہ لوگ بدعت کو برا کہتے ہیں لیکن خود بدعتی ہیں اس لئے کہ اس طرح بستر سر پر اٹھا کر مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے کی کونسی حدیث ہے۔ اور اگر یہ طریقہ اسلامی تھا تو مولوی الیاس سے پہلے کے تمام مشائخ کرام اور علمائے کرام، بالخصوص علمائے دیوبند اس دولت سے کیوں محروم رہے۔

بہر حال ان غریبوں کی چال کو سنجیدہ طبقہ خوب جانتا ہے۔ غور کرو گے تو یقین ہو جائے گا کہ تبلیغی جماعت میں اکثریت اُن بھولے بھالوں کی ہوتی ہے جنہیں دین کی باتوں کے سیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور کچھ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے عام آدمی کو ساتھ لے لیتے ہیں کچھ جبراً بھرتی کرتے ہیں، کچھ لوگ سیر کے شوقین ہوتے ہیں۔

یقین کیجئے کہ تبلیغی جماعت دراصل وہی وہابی، دیوبندی ہیں۔ جن کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ وہابی دیوبندی گستاخِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اولیائے کرام واہلبیت اطہار کے بے ادب۔ لیکن طریقہ نیا اختیار کیا ہے۔ کیونکہ یہ ان کا قدیم سے طریقہ چلا آرہا ہے کہ ہر زمانہ میں نیا روپ دھارتے اور نیا رنگ بدلتے ہیں۔ اب یہ طریقہ اسی لئے بدلا ہے۔

اسی لئے یہ کہتے ہیں ہم نہ سیاسی ہیں نہ کسی جماعت سے تعلق ہے

حالانکہ یہ بے خبر عوام کو وہابی بنانے کی ایک نئی چال ہے اور اسی لئے
یہ جماعت دوسری وہابی جماعتوں سے کچھ زیادہ ہی تقیہ باز، خطرناک
پُر اسرار ہے۔ اور اس جماعت کا سربراہ مولوی الیاس دیوبندی، مولوی
رشید احمد گنگوہی کا مرید اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا
بہت زیادہ عقیدتمند اور مولوی محمود حسن دیوبندی کا شاگرد ہے۔
(تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ ص ۱۱ تا ۱۵)

انگریز کا پودا تبلیغی جماعت

جہاں انگریز نے اہلسنّت کے زور کو کم کرنے کے لیے اور جماعتیں
مثلاً مرزائی، غیر مقلد کھڑی کیں وہاں تبلیغی جماعت کو بھی کھڑا کیا۔
چنانچہ شبیر احمد عثمانی نے مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی کی روایت بیان
کی ہے کہ مولوی الیاس کی تبلیغی جماعت کو بھی ابتداءً حکومتِ برطانیہ
کی طرف سے روپیہ ملتا تھا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۳)
مولوی الیاس کی "تبلیغی جماعت" کی وہی پرانی عادت ہے۔ یعنی
وہابیوں، دیوبندیوں والے عقیدوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو
"پاکیزہ خواب ص ۱۹" شائع کردہ تبلیغی جماعتِ ہند۔
" ڈوبتا آدمی کہے یا عبدالقادر جیلانی اغثنی۔ اے عبدالقادر
جیلانی فریاد سنئے مجھ کو ڈوبنے سے بچا لیجئے۔ یا کوئی عورت کہے
کہ اے عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) مجھے بچہ دیجئے۔ اور کوئی کہے کہ مجھے
روزی دیجئے۔ اور محرم کے مہینے میں یا حسین علیہ السلام کہہ کر
مرادیں امام حسین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب

حرام اور شرک ہے۔ (بحوالہ تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ ص۱۵-۱۶)

مولوی الیاس بانئ تبلیغی جماعت کی گستاخیاں

مولوی الیاس کی وہابیت و بدعقیدگی اور گستاخی یہ ہے کہ وُہ کہتا ہے "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو"۔ (ملفوظات الیاس ص۵۱)
"مثل انبیاء" کی اس خود ساختہ تفسیر شیطانی خواب وزعم باطل کے بعد تنقیص انبیا کی مزید جسارت ملاحظہ ہو:۔

مولوی الیاس تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وُہ کام لے لیں جو انبیاءؑ سے بھی نہ ہو سکے"۔ (مکاتیب الیاس ص۱۰۸)

تبلیغی جماعت اور اس کے سربراہ کے اس اجمالی تعارف سے واضح ہُوا کہ یہ تبلیغی جماعت والے وہابی ہیں۔ ان کا مقصد صرف اہلسنت کو وہابی بنانا ہے۔ بانی جماعت کی گستاخی کا یہ عالم کہ خود کو مثل انبیاء کہا، اور یہی مرزا قادیانی نے کہا۔ اب قادیانی تو کافر اور بے ایمان ہوئے، اور یہ سچے پکے دین و توحید کے ٹھیکیدار۔ پھر اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام سے بڑھا کر اور انہیں گھٹا کر دکھایا۔

ان واضح اور صاف عبارات کے پڑھنے کے باوجود بھی کوئی شخص

اگر تبلیغی جماعت کو اچھا سمجھتا ہے تو پھر خدا حافظ۔

ایک سوال کا جواب } ہمارے عوام ظاہری صورت دیکھتے ہیں تو الٹا ہمیں کوستے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی نماز، عبادت، زہد، تقویٰ، صورتِ پُرفریب۔ اور پھر چندہ نہیں مانگتے، بندہ مانگتے ہیں۔ اپنا خرچ کھاتے ہیں۔ مسجدوں میں گزارا کرتے ہیں۔ بستر سر پر اٹھا کر اللہ کی رضا پر لوگوں کو اللہ اللہ سکھاتے ہیں وغیرہ۔ لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ابلیس نے بھی کبھی شیخ نجدی کا بھیس بدل کر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ وہی صورت ہے کہ یہ لوگ تبلیغ کے رنگ میں لوگوں کو وہابی بناتے ہیں۔

تبلیغی یا وہابی } عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ فی سبیل اللہ تبلیغ کرتے ہیں اور اپنا کھاتے ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے اور دین کی باتیں بتلاتے ہیں اور کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ سیدھے سادے مسلمان ہیں۔۔۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ بھی ان کا پھنسانے کا ایک ڈھنگ ہے۔ کیونکہ اگر وہ صاف کہہ دیں کہ ہم وہابی، دیوبندی ہیں تو عوام ان کے دامِ تزویر میں نہیں آسکتے۔ اسی لئے انہیں ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس بات پر مضبوط کر کے بھیجا جاتا ہے کہ کسی کو یہ نہ کہنا کہ "ہم وہابی ہیں" حالانکہ اُن کے بڑے وہابیت پر ناز کرتے ہیں اور بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو وہابی بنا دیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو :۔

مولوی محمد الیاس صاحب بانیٔ تبلیغی جماعت نے کہا:۔

"مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (دیوبندی) نے دین کی بڑی خدمت

کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو۔ اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی لیکن ہم دیوبندی ہونے کا اظہار نہیں کرتے کیونکہ اظہار کرنے سے دُوسرے فرقوں کے مسلمان ہماری بات بھی سُننے کو تیار نہیں ہوتے"۔ (ملفوظات الیاس ص۵۶)

دیکھئے تبلیغی جماعت کے بانی نے اصلی مقصد بتادیا کہ اس نے وہی بات نکالی جو ہم نے کہا"

اکابر وہابی:

(۱) مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عُمدہ تھے۔ وُہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں۔ وُہ (یعنی محمد بن عبدالوہاب شیخ نجدی) عامل بالحدیث تھا۔ شرک اور بدعت سے روکتا تھا۔ ملخصاً (فتاوی رشیدیہ ص۵۵۱)

(۲) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے کہا کہ:

"بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو"۔ (اشرف السوانح ج۱، ص۴۵)

نیز: "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی (لوگ) وہابی بن جائیں۔ (الافاضات الیومیہ ج۲ ص۶۷)

(۳) ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں"۔ (الافاضات الیومیہ ج۴ ص۳۶۴ ملفوظ ۴۶۴)

(۴) "بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان۔ اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان"۔ (الافاضات الیومیہ ج۴ ص۱۴، ط۱۴۴)

(۵) مولوی منظور سنبھلی دیوبندی تبلیغی جماعت کے سرگرم وہابی ارکان میں سے

عقائد وہی ہوں گے جو حنبلی المذہب لوگوں کے ہوتے ہیں۔
حنبلی اہلسنّت والجماعت کے چار مذاہب ایک مذہب ہے
اور چاروں مذہب حق ہیں"۔ ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
دعبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی
۷ر ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ)

حوالہ جات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کی نظر میں بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی عامل بالحدیث تھا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک وہابی کا معنی باایمان تھا۔ مولوی منظور اور مولوی زکریا جیسے اکابر دیوبند خود کو "سخت وہابی" اور بڑا وہابی ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ مولوی احمد علی صاحب وہابیوں کی اقتداء میں باقاعدگی سے ہر نمازِ عید پڑھتے تھے وہابیوں سے جسمانی رشتہ بھی تھا، اعتقادی رشتہ بھی تھا۔ اور خود مولوی غلام اللہ خاں صاحب کے مفتی بانی وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بزرگ سمجھتے اور علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی نشانی ــــ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی!

ذیل کی احادیث پڑھ کر آپ یقیناً محو حیرت ہوں گے کہ حضور اکرم سیّد عالم رحمت دو جہان محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سامنے قیامت تک برپا ہونے والے جن مذہبی فتنوں کا تذکرہ فرمایا ہے ان میں نجد کا یہ "فتنہ وہابیت" خاص طور پر نمایاں ہے۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمۂ فتن کے متعلق سرکار کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃٍ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثۃ مائۃٍ فصاعداً الا قد سماہ لنا باسمہ واسم قبیلتہٖ (ابوداؤد شریف ص ۵۸۲)

خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت تک کسی فتنے کا بانی ہوگا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو یا اس سے زائد ہوگی یہاں تک کہ حضور نے اس کا نام اور اس کے قبیلے تک کا نام ہمیں بتادیا۔

اب اس حقیقت کے پس منظر میں نجدی گروہ اور اس کے تعلق سے

ہیں؛ وُہ اپنی وہابیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں"۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص۱۹۱)

(۶) مولوی زکریا سہارنپوری تبلیغی جماعت کے موجودہ امیر ہیں اور بانیٔ تبلیغی جماعت مولوی الیاس صاحب کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں :۔

"مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں"۔

(سوانح مولانا محمد یوسف ص۱۹۳)

(۷) مولوی احمد علی صاحب جمعیت العلماءِ اسلام کے امیر تھے۔ وُہ ہر نمازِ عید غیر مقلد وہابی کی اقتداء میں ادا کرتے، اور غیر مقلدین میں رشتہ بھی دیا ہوا تھا بلکہ وہابیوں سے نہ صرف روحانی اور اعتقادی رشتہ تھا بلکہ جسمانی تعلق بھی تھا وہ خود لکھتے ہیں :۔

"میں ہمیشہ عید کی نماز مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد وہابی) کی قیادت میں ادا کرتا ہوں"۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔ ۲۰ جولائی ۵۷ء)

(۸) مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی کو اہلحدیث مکتبِ فکر کے مشہور مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے بھی شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ آپ کو مرکزی جمعیت اہلحدیث میں بھی مقام حاصل ہے۔ آپ دیوبندی مکتبِ فکر کے مشہور مولوی احمد علی صاحب شیرانوالا دروازہ لاہور کے داماد بھی تھے"۔ (کراماتِ اہلحدیث ص۲)

(۹) مولوی غلام اللہ۔ ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک استفتاء ارسال کیا جس کا جواب آپ کے دار العلوم "تعلیم القرآن" کے مفتی عبدالرشید صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل موصول ہُوا :۔

"شیخ محمد بن عبدالوہاب حنبلی المذہب بزرگ ہوئے ہیں۔ اُن کے

تبلیغی جماعت کی بابت احادیث میں جو نشاندہی کی گئی ہے ذیل میں اس کی حیرت انگیز تفصیلات ملاحظہ فرمائیے :۔

نجد کے لئے بد دُعا

پہلی حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لیے دُعا فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ وفی نجدنا قال اَللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا قالوا یارسُول اللہ وفی نجدنا فَاَظُنُّہٗ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطٰن۔

(مشکوٰۃ ص۵۸۲، بخاری ج۲ ص۱۰۵۱)

خداوندا! ہمارے لیے ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما (دُعا کرتے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے) انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ! اس پر حضور نے ارشاد فرمایا خداوندا ہمارے لیے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں یارسول اللہ راوی کا بیان ہے کہ تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا کہ وُہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

عام طور پر "قرن الشیطان" کا ترجمہ "شیطان کی سینگ" کیا جاتا ہے لیکن دیوبند کے مصباح اللغات میں اس کا ایک ترجمہ "شیطان کی رائے کا

پابند" بھی کیا گیا ہے ص۶۶۳۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجد، خیر و برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے۔ کیونکہ رحمۃ للعلمین کی دعائے خیر سے محروم ہو جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہمیشہ کے لیے اس خطّے پر شقاوت و بدبختی کی مُہر لگ گئی۔ اب وہاں سے کسی خیر کی توقع رکھنا تقدیر الٰہی سے جنگ کرنا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اُٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہوگا یا جس طرح سورج کی پھیل جانے والی پہلی کرن کو "قرن الشمس" کہتے ہیں اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں میں پھیل جائے گا۔

اشارہ محسوس:۔ نجد و حجاز کا اٹلس (جغرافیائی نقشہ) سامنے رکھئے تو آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا کہ نجد کا علاقہ مدینہ منورہ کے بالکل مشرقی سمت پر واقع ہے۔ مدینے سے سرکارِ مدینہ نے جن الفاظ میں اس سمت کی طرف اشارے کئے ہیں وُہ ایک وفادار مومن کو چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہِ رسالت پناہ میں نجد کا فتنہ اُمت کے لیے کس درجہ ہولناک اور ایمان شکن تھا۔ اب اس عنوان پر ذیل میں حدیثوں کی قطار ملاحظہ فرمائیے:۔

مشرق سے شیطان کی سینگ

دوسری حدیث: صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث نقل کی گئی ہے:۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم   بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ

قام عند باب حفصة فقال بيدہٖ نحو المشرق الفتنة ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن مرتین او ثلاثا۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴)

علیہ وسلم ام المومنین حضرت حفصہ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ وہاں سے مشرق کی طرف اپنے دستِ مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ فتنہ کی جگہ یہ ہے۔ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ راوی کو شک ہے کہ یہ الفاظ حضور نے دوبار کہے یا تین بار۔"

مشرق سے فتنہ اُٹھے گا

تیسری حدیث:۔ یہی حدیث حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے پھر مسلم شریف میں ہے:۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال وھو مستقبل المشرق ان الفتنة ھاھنا ان الفتنة ھاھنا ان الفتنة ھاھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴)

بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رُخ کرکے فرمایا کہ فتنہ یہاں سے اُٹھے گا۔ فتنہ یہاں سے اُٹھے گا۔ فتنہ یہاں سے اُٹھے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

کُفر کا مرکز!

چوتھی حدیث: پھر انہی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسلم شریف میں تیسری روایت نقل کی گئی ہے:۔

خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ

من بیت عائشۃ فقال راس الکفر من ھا ھنا من حیث یطلع قرن الشیطٰن یعنی المشرق۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴)

علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حرم سرا سے باہر تشریف لائے اور مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کفر کا مرکز یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

غور فرمائیے! ان تینوں حدیثوں میں صرف مشرق کی سمت ہی نہیں ہے؟ کہ اس سے نجد کا خطہ مراد لینے میں کسی اور احتمال کی گنجائش نکل آئے بلکہ اس کے ساتھ ہر جگہ من حیث یطلع قرن الشیطان (جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا) کا اضافہ واضح طور پر بتا رہا ہے کہ مشرق کی سمت سے کوئی دُوسرا علاقہ نہیں بلکہ خاص نجد مراد ہے۔ کیونکہ بخاری شریف کی حدیث میں نجد کے نام کے ساتھ یہ وصف ذکر کیا گیا ہے اس لیے حدیث کی زبان میں مشرقی سمت کا وُہ خطہ جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا "نجد" کے سوا اور کوئی دُوسرا خطہ نہیں ہو سکتا۔

سر منڈانا علامت ہوگی

پانچویں حدیث: سیدی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں کتب صحاح سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یخرج ناس من قبل المشرق یقرءون القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ لا یعودون

کچھ لوگ مشرق کی سمت سے ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وُہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے

فیه حتیٰ یعود السهم الی فوقه سیماهم التحلیق۔
(الدرر السنیه ص۴۹)

نکل جاتا ہے۔ پھر وہ دین میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لوٹ آئے۔ ان کی خاص علامت "سر منڈانا" ہوگی"۔

چھٹی حدیث: یہی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی کتب صحاح سے اپنی کتاب مذکور میں تخریج فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

یخرج ناس من المشرق یقرؤن القران لایجاوز تراقیهم کلما قطع قرنٌ نشاء قرنٌ حتی یکون اٰخرهم مع المسیح الدجال۔
(الدرر السنیه ص۵۰)

کچھ لوگ مشرق کی سمت سے ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ جب اُن کا ایک گروہ ختم ہو جائے گا تو وہیں سے دوسرا گروہ جنم لے گا یہاں تک کہ اُن کا آخری دستہ دجال کے ساتھ اُٹھے گا"۔

ایک اور سراغ } دیارِ نجد میں بنو حنیفہ کا قبیلہ وہی بدقسمت قبیلہ ہے جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوا۔ اور جس کی خاک سے زلزلوں اور فتنوں نے جنم لیا۔ جیسا کہ مولوی مسعود عالم ندوی "محمد ابن عبدالوہاب" نامی کتاب میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:۔

"(نجد کا) جنوبی حصہ جو العارض کہلاتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آج سعودی حکومت کا پایۂ تخت ہے۔ عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گرد و نواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام محمد ابن

عبدالوہاب) کی جائے پیدائش "عیینہ" اور دعوت کا مرکز "درعیہ" دونوں اسی وادی میں واقع ہیں"۔ (حاشیہ کتاب محمد ابن عبدالوہاب)

اب تاریخ کی ایک ٹریجڈی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دل آزار قبیلہ شروع ہی سے سرکار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اذیت اور طبعی کراہت کا موجب رہا ہے۔ احادیث میں اس قبیلے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے :-

قبیح اور ناپاک جواب

ساتویں حدیث :- علامہ دحلان نے اپنی کتاب میں کتب صحاح سے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے :-

کنت لی مبدا الرسالۃ اعرض نفسی علی القبائل فی کل موسم ولم یجبنی احد جوابًا اقبح ولا اخبث من رد بنی حنیفۃ۔ (الدرر السنیہ ص۵۲)	کہ رسالت کے ابتدائی ایام میں ہر موسم حج پر باہر سے آنے والے قبائل کے سامنے میں اپنی دعوت پیش کیا کرتا تھا بنو حنیفہ کے جواب سے زیادہ قبیح اور ناپاک مجھے کسی نے نہیں دیا"۔

جھوٹے پیشوا

اسی کے ساتھ علامہ دحلان مکی کی تخریج کردہ ایک اور روایت پڑھ لیجئے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اس میں بنو حنیفہ کی وادی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

ان وادیھم وادی فتن الی اٰخر الدھر ولا یزال فی فتنۃ	اُس قبیلے کی وادی سے آخری زمانے تک فتنے اُٹھتے رہیں گے اور وہ وادی اپنے

من کذابهم الی یوم القیٰمة وفی روایة ویل للیمامة ویل لا فراق له۔ (الدرر السنیہ ص۵۲)

جھوٹے پیشواؤں کی بدولت قیامت تک فتنوں سے معمور رہے گی۔ اور ایک روایت میں ہے ہلاکت ہو یمامہ کیلئے ایسی ہلاکت جو کبھی نہ ختم ہو سکے"۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ مسعود عالم صاحب ندوی کی تصریح کے وادی حنیفہ کا دوسرا نام یمامہ بھی ہے۔

ناپسند قبیلے

آٹھویں حدیث: جامع ترمذی میں حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے:۔

قال مامات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلاثة احیاً ثقیف بنی حنیفه وبنی امیة (ترمذی شریف)

انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تین قبیلوں کو تاحیات ناپسند فرماتے رہے۔ ایک ثقیف، دوسرا بنی حنیفہ، تیسرا بنی امیہ"۔

پہلی حدیث سے لیکر آٹھویں حدیث تک یہ تمام حدیثیں نجد کے فتنے کو مختلف زاویوں سے سمجھنے اور بارگاہِ رسالت میں اس خطے کے مقہور ہونے کی جہت کو واضح کرنے کے لیے بہت کافی ہیں۔ اب ذیل کی حدیثوں میں اس فتنے کے علمبرداروں کا سال اور خدوخال پڑھیئے:۔

تبلیغیوں کا جدّامجد!

نویں حدیث: مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے :-

قال بینما نحن عند رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللّٰہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلواتہ مع صلواتھم و صیامہ مع صیامھم یقرءون القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ۔
(مشکوۃ شریف ص ۵۳۵)

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلۂ بنی تمیم کا رہنے والا تھا، آیا اور کہا اے اللّٰہ کے رسول انصاف سے کام لو۔ حضور صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا" افسوس تیری جسارت پر۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تُو غائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر سے جب نہیں رہا گیا تو انہوں نے عرض کیا حضور مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں۔ حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے بہت سے ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا

ان ساری ظاہر خوبیوں کے باوجود وُہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔"

تبلیغیوں کا جدِ امجد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

دسویں حدیث :۔ یہی واقعہ دُوسرے سلسلۂ روایت سے بھی مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

اقبل رجل غائر العینین ناتی الجبھۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامنی اللہ علی اھل الارض ولا تامنونی فسأل رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئی ھذا اقوما یقرءون القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام مروق السھم من الرمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لان ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵)

ایک ایسا شخص آیا جس کی گہری آنکھیں کھڑا ماتھا، کھچڑی داڑھی، ڈھلکی ہوئی گالیں اور مونڈا ہوا سر۔ کہنے لگا اے محمدؐ! اللہ سے ڈرو۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہی نافرمان تو اللہ کی فرمانبرداری کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ اسی درمیان میں ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا جب وُہ شخص چلا گیا تو فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا وہ دین سے

ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وُہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں انہیں پاتا تو قومِ عاد کی طرح اُن کے ساتھ قتال کرتا۔"

مسکین صورت شیطان سیرت

گیارھویں حدیث: یہی واقعہ حضرت شریک ابنِ شہاب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اس میں انہوں نے اس گستاخ شخص کے متعلق سرکار رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے :-

ثم قال یخرج فی اخر الزمان قوم کان ھذا منھم یقرؤن القران لایجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ سیماھم التحلیق لایزالون یخرجون حتّٰی یخرج اٰخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم ھم شر الخلق و الخلیقۃ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۳۰۹)

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک گروہ نکلے گا گویا یہ شخص اسی گروہ کا ایک فرد ہے۔ وُہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وُہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اُن کی خاص پہچان "سر منڈوانا" ہے۔ وُہ ہمیشہ گروہ در گروہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ اُن کا آخری دستہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم ان سے ملو گے تو انہیں طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین پاؤ گے۔"

باتیں دلفریب کردار گمراہ کُن۔ بدترین مخلوق!

بارھویں حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے:۔

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین مروق السھم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد السھم علی فوقہ ھم شر الخلق والخلیقۃ طوبیٰ لمن قتلھم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شیئ من قاتلھم کان اولیٰ باللہ منھم قالوا یارسول اللہ ما سیماھم قال التحلیق۔

(مشکوٰۃ شریف ص۳۰۸)

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں اختلاف و تفریق کا واقع ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلے گا جس کی باتیں بظاہر دلفریب و خوشنما ہونگی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وُہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وُہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر دین کی طرف واپس لَوٹنا انہیں نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ تیر اپنے کمان کی طرف لَوٹ آئے۔ وُہ اپنی طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وُہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرف بلائیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے گا وُہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا ان کی

خاص پہچان کیا ہوگی یا رسول اللہ؟ فرمایا "سر منڈانا"۔

کم سمجھ تبلیغ کے لئے نکلیں گے!

تیئسویں حدیث:۔ اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اصل حدیث بیان کرنے سے پہلے حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قسم خدا کی آسمان سے زمین پر گر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے بعد اصل حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اٰخر الزمان حداث الانسان سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لایجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم یوم القیٰمۃ۔

میں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اخیر زمانے میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں وہ بظاہر اچھی کہیں گے لیکن ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں پانا قتل کر دینا کہ قیامت کے دن اُن کے قاتل کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔"

(بخاری ج۲ ص۱۰۲۴)

تبلیغیوں کا زور ہوگا

چودھویں حدیث: حضرت ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

سیکون فی اٰخر الزمان دیدان القراء فمن ادرك ذالك الزمان فلیتعوذ باللہ منہم۔ (حلیہ)

اخیر زمانے میں کیڑے مکوڑوں کی طرح ہر طرف "مُلانے" پھوٹ پڑیں گے۔ پس تم میں سے جو شخص وہ پائے تو اُسے چاہیے کہ وُہ ان سے خدا کی پناہ مانگے۔"

مسجد میں دنیاوی باتیں

اسی کے ساتھ یہ حدیث بھی پڑھ لیجیئے جو مشکوٰۃ شریف میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ۔ (مشکوٰۃ)

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا، جبکہ لوگ اپنی مسجدوں میں دُنیا کی باتیں کریں گے۔ جب ایسا زمانہ آجائے تو تم اُن کے ساتھ مت بیٹھنا۔ اللہ ایسے لوگوں سے بے پروا ہے۔"

چہرے پر شیطان کے دھبے

پندرھویں حدیث: محدث کبیر امام ابو یعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا:-

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادة و زهد و اجتهاد فسميناه لرسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فلم يعرفه و وصفناه بصفة فلم يعرفه فبينما نحن كذالك اذا اقبل فقلنا یا رسول الله هو هذا فقال انی لاری علی وجهه سفعة من الشيطان فجاء فسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلت فی نفسك ان ليس فی القوم خير منك فقال اللّٰهم نعم ثم ولی فدخل المسجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقتل الرجل فقال ابو بكر انا ندخل

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے۔ پھر اس کے حالات و اوصاف بیان کئے جب بھی حضور اُسے نہیں پہچان سکے یہاں تک کہ ایک دن وُہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں وہ حضور کے قریب آیا اور سلام کیا۔ حضور نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تُو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ

فاذا هو قائم یصلی فقال
ابو بکر کیف اقتل رجلا
وهو یصلی وقد نهانا النبی
صلے اللہ علیه وسلم عن قتل
المصلین فقال رسول اللہ
صلے اللہ علیه وسلم من
یقتل الرجل فقال عمر انا
یا رسول اللہ فدخل المسجد
فاذا هو ساجد فقال مثل
ما قال ابو بکر وازاد لارجعن
فقد رجع من هو خیر منی
فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیه وسلم مه یا عمر فذکر
له فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم من یقتل الرجل
فقال علی انا فقال انت تقتله
ان وجدته فدخل المسجد
فوجده قد خرج فقال اما و
اللہ لو قتلته لکان اولهم و
اخرهم ولما اختلفا فی امتی
اثنان۔ (ابریز شریف ص۲۷۴)

تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے!
اس نے جواب دیا "ہاں"۔ اس کے بعد
جیسے ہی وہ مسجد کے اندر داخل ہوا
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ کون
اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت ابوبکر نے جواب
دیا "میں"۔ جب اس ارادہ سے وہ مسجد کے
اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا دیکھا، واپس لوٹ
آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک
نمازی کو کیسے قتل کروں جبکہ حضور نے
نمازی کے قتل سے منع کیا ہے۔ پھر حضور
نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت
عمر نے جواب دیا "میں"۔ جب وہ مسجد کے
اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت
میں تھا۔ وہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر
حضرت ابوبکر کی طرح واپس لوٹ آئے
پھر حضور نے آواز دی کہ کون اسے قتل
کرتا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا "میں"
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے
ضرور قتل کر دو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے
لیکن جب حضرت علی مسجد کے اندر داخل
ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم

ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری اُمت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری اُمت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہیں لڑتے"۔ (ابریز شریف ص۲۷۷)

حاصلِ مطالعہ } یہ پندرہ حدیثیں آپ کی نظر کے سامنے ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ ایک بار پھر انہیں غور سے پڑھ جائیے۔ بات اس پیغمبر ذی شان (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہے جو غیب کے رموز اور مستقبل کے اسرار سے پوری طرح واقف ہے۔ اس لیے پچھم کا سورج پورب کی طرف ڈوب سکتا ہے لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔

میں آپ کو غیرت حق کی قسم دیتا ہوں۔ مذکورہ بالا حدیثوں پر ذرا بھی یقین ہو تو ہاتھ میں انصاف و دیانت کا چراغ لے کر تلاش کیجئے کہ آخری زمانے میں جس گروہ کے ظہور کی پیغمبر نے خبر دی ہے آج وُہ گروہ کہاں ہے؟ خدا کا شکر ہے کہ خبر دینے والے نے اس گروہ کو مختلف نشانیوں کے ذریعہ اتنا واضح کر دیا ہے کہ اب وُہ دوپہر کے اجالے میں ہے۔ نشانیاں اسی لیے بتائی گئی ہیں کہ ان کی روشنی میں دین و ایمان کے غارتگروں کا سراغ لگایا جائے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نبی کی خوشنودی کے مقابلے میں اپنی خواہشات کا غلام نہیں ہے تو اس کے لیے اس فتنے سے نظر بچانا بہت مشکل ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان پندرہ حدیثوں کے درمیان بکھری ہوئی جملہ نشانیوں کو اگر آپ ترتیب کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیں تو واقعات و مشاہدات کی سطح سے نجدی گروہ یا تبلیغی جماعت کی تصویر اچانک اُبھر آئے گی۔ (تبلیغی جماعت ص۱۸۴ تا ۱۹۴) (بتصرف)

مسکین صورت یزید سیرت تبلیغی جماعت کے متعلق آستانہ مشائخ کے فتاویٰ مبارکہ

پاک پتن شریف } **سوال**: تبلیغی جماعت کے ساتھ دورہ کے لیے جانا اور اس کے ساتھ منسلک ہونا' اُن کے اجتماع میں شرکت کرنا کیا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب: آپ نے جس جماعت کے بارے میں خیال ظاہر کرنے کے لیے کہا ہے۔ یہ جماعت عقائد باطلہ رذیلہ کی مجموعہ ہے۔ اصل میں اس کا نام "دیو بندیت" ہے جس کے عقائد عوام میں مشہور ہیں۔ مزید تشفیٔ قلب کے لیے ان کی کتابیں، تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، صراط مستقیم، فتاویٰ رشیدیہ براہین قاطعہ کتب کا مطالعہ کریں۔ یہ ایسی کتابیں ہیں جن میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام' اہل بیت عظام (علیہم الرضوان)، کی شان میں توہین آمیز کلمات استعمال کئے ہیں۔ مثلاً فتاویٰ رشیدیہ میں درج ہے:۔ "انعقادِ مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے ● اور محرم میں واقعہ کربلا (ذکرِ حسین) صحیح روایت سے بیان کرنا بھی حرام ہے ● حسین پاک کی سبیلیں لگانا' نذر و نیاز دینا حرام ہے" تحذیر الناس میں درج ہے: ● انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہیں تو صرف علوم ہی میں ممتاز ہیں۔ باقی رہا عمل' اس میں امتی مساوی بلکہ بڑھ جاتے ہیں" صراط مستقیم میں درج ہے ● حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال لانا گدھے و بیل کے صورت میں ڈوب جانے سے بھی بدرجہا بُرا ہے۔ حضور کا خیال آنے سے نماز ٹوٹ

جاتی ہے"۔ بہر حال یہ جماعت ہمارے صوفیہ کے عقائد کی منکر ہے۔
مزاراتِ اولیاء کو گرانا ثواب سمجھتی ہے اور نذر و نیاز فاتحہ، میلاد شریف،
عرس وغیرہ کو حرام سمجھتی ہے۔ اس جماعت سے علیحدہ رہنا نہایت ضروری
ہے۔ ورنہ عقائد خراب ہوں گے۔ لوگوں کو تبلیغِ اسلام کے نام پر بدمذہب
اور گمراہ کرنا ان کا اول اصول و فرض ہے ؎

ہزار عالم و فاضل ہزار زاہد ہو!
اگر ہے شاہِ رُسل سے جدا تو کچھ بھی نہیں

ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی محمد اسحاق عفی عنہٗ۔
"خطیب آستانہ عالیہ گنجشکر پاک پتن شریف"۔

سیال شریف } **الجواب**:۔ ہر مسلمان کا کام نیکی کا امر کرنا
اور بدکاری سے روکنا ہے۔ لیکن امر بالمعروف
و نہی عن المنکر کو مذکورہ جماعت نے برعکس پیرایہ میں اختیار کیا ہوا ہے
کیونکہ جو وسائل و ذرائع ذاتِ باری تعالیٰ تک رسائی بخشتے ہیں اُن سے
یہ خود بھی محروم ہیں دوسروں کو بھی محروم کرنے میں اس جماعت کے
پیشواؤں نے پوری پوری کوشش کی اور ان کی اقتداء میں یہ لوگ بھی
سرگرم عمل ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کے پیشواؤں کی معتبر کتاب "صراط مستقیم"
اردو۔ از اسماعیل دہلوی ص ۱۳۶ باب نفس شیطان کی نماز میں خلل اندازی"۔

● "زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا
اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب (صلے اللہ علیہ وسلم)
ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق
ہونے سے بُرا ہے"۔ بہر حال یہ جماعت دیوبندی تبلیغی وہابی غیر مقلد اہلحدیث

وغیرہ نجد کی پیداوار ہے۔ دیابنہ کا فتاویٰ رشیدیہ ص۱۵۱ ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے
● "محمد ابن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا۔ اس کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں
ان کے عقائد عمدہ تھے الخ۔ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں"۔ یاد رہے کہ نجد
سے قرن شیطان کا نکلنا جو محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
وُہ مذکورہ شخص ہی ہے جس کی تعریف فتاویٰ مذکورہ سے ظاہر ہے۔ نیز
یاد رہے فتاویٰ رشیدیہ کا مصنّف مولوی رشید احمد گنگوہی ہے جو تبلیغی
جماعت کے بانی مبانی مولوی محمد الیاس کا پیشوا مقتدا اور پیر ہے۔ فاعتبروا
یااولی الابصار۔ (مفتی غلام احمد عفی عنہ مدرس دارالعلوم شمس الاسلام سیال شریف)

تصدیق: "باسمہ سبحانہ عم امتنانہٗ۔ تبلیغی جماعت کے
راز دار تمام تر وہابیہ ہیں۔ ان کے عقائدِ باطلہ سے اللہ تعالیٰ بجاہِ محبوب
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم بچائے آمین۔ یہ لوگ تمام تر
شریعت کو صرف نماز و کلمہ میں منحصر قرار دے کر مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ
اور باقی شرائع اسلامیہ سے محروم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔
(مولانا خواجہ محمد قمر الدین غفر اللہ لہٗ سجادہ نشین سیال شریف)

گولڑہ شریف } "وہابی مسلک کے پیروؤں کو فقہ حنفی کے مشہور محقق عالم
علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر علمائے
اہل سنّت نے خوارج کا ایک خصوصی گروہ قرار دیا ہے۔ ایسے لوگوں سے اجتناب کرنا
ہر سُنّی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اپنے مسلک کے سُنّی علماء سے دین سیکھیں
اور اہل شرع صحیح مشائخ کرام کا اتباع کریں"۔ (علامہ مفتی فیض احمد اندبار گولڑہ شریف)

تونسہ شریف } "تبلیغی جماعت دیوبندیت اور مودودیت کی طرح نجدی
تحریک کی ایک کڑی اور وہابیت کی ایک خاردار شاخ

ہے۔ ان کی صحبت میں پھنسنے والا عقائد حقہ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے فائدہ کی بجائے بدعقیدہ بن جانے سے آخرت کا اتنا بڑا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ نماز روزہ کے مسائل اتنے آسان نہیں کہ ان کے ساتھ ہفتہ عشرہ دیہاتوں، کوچوں میں گھومنے یا ان کے اداروں میں چلہ کشی سے یاد ہو جائیں دینی جذبہ رکھنے والا اپنے شہر یا شہر کے قریبی صحیح العقیدہ سُنی حنفی عالم سے دینی مسائل سیکھ سکتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے افراد (جو خود علم دین سے پورے طور واقفیت نہیں رکھتے) سے کیا سیکھے گا۔ بحسب حکم ھٰذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم۔ اس جماعت سے احتراز و اجتناب لازم ہے۔ (مفتی فقیر محمود السدیدی عفاعنہ آستانہ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف)

(رضائے مصطفے ۱۳۹۹ھ جمادی الاول)

شیخ الاسلام ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی کا تبلیغی جماعت کے متعلق فتاویٰ مبارکہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

عاجز ابوالحسن زید فاروقی عرض کرتا ہے کہ مولانا ابوالحسن استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ واقع عیدگاہ روڈ پشاور نے رائے ونڈ کے سرپرست پھرانے والوں کے اقوال جمع کئے ہیں۔ عاجز نے آٹھ اقوال پر تبصرہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے:۔

پہلا قول:۔ قرآن وحدیث اور پورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلہ میں

ایک قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ ہمارا یہ تبلیغی عمل ایک سمندر ہے۔

تبصرہ: نہ ہر قولے مسرت خیز باشد
نہ ہر فعلے طرب انگیز باشد
بسے گفتار خزی و عار گردد
بسے کردار حملش بار گردد

کسی بدنصیب نے یہ کفریہ بات کہی اور جاہلوں نے اظہار مسرت کر دیا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (اور اب معلوم کر لیں گے ظلم کرنے والے کس کروٹ اُلٹتے ہیں) یہ سب جھوٹ ہے۔

اس بات کے کہنے والے نے رائے ونڈ کے بوریا بستر کے اہل کاروں کی تائید میں کلام اللہ اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کیا ہے "العیاذ باللہ"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ٥ (اے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کہہ دو اگر سمندر سیاہی ہو کہ لکھے میرے رب کی باتیں بیشک سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ ختم ہو جائیں میرے رب کی باتیں اگرچہ ہم اس سمندر کی مدد کے لئے ایک اور سمندر اسی جیسا لے آئیں۔)

احادیث مبارکہ وحی الٰہی ہے۔ اُن کا ہر لفظ حقائق اور معارف کا خزانہ ہے اس بات کا کہنے والا کلام الٰہی اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کر رہا ہے۔ سچ ہے "مسلمان در گور مسلمانی در کتاب"۔ کیا حضرات ائمہ دین کے زمانہ میں کوئی اس قسم کی باتیں کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے دینوں کے فتنہ سے مسلمانوں کو بچائے۔

دُوسرا قول: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کیلئے

پیدا نہیں کیا۔ اُمت مسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا جو فردِ اُمت بھی یہ کام نہیں کرے گا وُہ ظالم ہو گا۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ (ہم نے جنّ اور انس کو صرف عبادت کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے) یہ بدبخت بالکل انکار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قول کو ردّ کر کے کافر ہو رہا ہے۔ العیاذ باللہ ثمّ العیاذ باللہ۔

تیسرا قول: ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اب اُمت کی اصلاح صرف اس رائے ونڈ والے عمل سے ہوگی۔

تبصرہ: چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم!
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ نے اپنے لطف و کرم سے آنکھوں کو وُہ نور بخشا ہے کہ شرک اور کفر کی تاریکی کا پتہ چل جاتا ہے۔ بوریا بستر سر پر گھمانے والے نے ظلمتی خواب دیکھنے والے کا نام نہیں لکھا ہے۔ اس خواب کے دیکھنے والے بزرگ کا "بڑا بزرگ غلام احمد قادیانی" ہوا ہے۔ اس پر الہام ہوا تھا کہ "اب جہاد منسوخ ہو گیا ہے"۔ ہمارے سامنے سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے : الجهاد ماض الیٰ یوم القیامۃ کہ قیامت تک جہاد قائم رہے گا"۔ والحمد للہ علیٰ ذالك۔

چوتھا قول: تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوا۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تم کو بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ کی چال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سر پر بوریا بستر نہیں رکھا اور نہ آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابۂ اخیار نے یہ عمل کیا ہے۔ اہلِ رائے ونڈ نے غلط روش اختیار کی ہے اور اس کو کشتی نوح سمجھ لیا ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْعَظِيْمُ یہی ہے عظیم آفت"۔ اللہ تعالیٰ ان کی گمراہی سے بچائے۔ آمین!

پانچواں قول : اور جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن و سنت کے درس و تصنیف و تالیف و تحریر و تقریر و وعظ و اصلاح کے ذریعہ جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں۔ ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں جب تک کہ وہ بستر سر پر اُٹھا کر رائے ونڈ کے طریقہ پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

تبصرہ : خلاف پیمبر کسے رہ گزید

کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

ائمۂ اعلام اور مشائخ عظام نے دینِ متین کی خدمت میں عمریں بسر کی ہیں وہ شایانِ صد ستائش ہیں۔ اُن کے کام کو بے وقعت قرار دینا گمراہی ہے۔ غیر مسنون عمل سے اجتناب لازم ہے۔ رائے ونڈ والوں کا عمل بدعت ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

چھٹا قول : قرآنِ حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

تبصرہ : جو عمل قرآن و حدیث کے مسلک پر نہیں ہے وہ گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (مضبوط پکڑو اللہ کی رسّی کو سب اور پھوٹ نہ ڈالو) سر پر بستر پھرانے والے امتِ محمدیہ میں پھوٹ ڈال رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ کے خلاف جا رہے ہیں، ان سے بچو۔

جامی ابنائے زماں از قول حق صُمٌّ بُکمٌ

نام ایشاں نیست عند اللہ بجز شرُّ الدواب

در لباس دوستی سازند کارِ دشمنی

ہم ذیاب فی ثیاب اور ثیاب فی ذیاب

ساتواں قول: قرآن حکیم مشکل کتاب ہے، اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے، قرآن و حدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

تبصرہ: رائے ونڈ والے کہتے ہیں قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اور حدیث بھی مشکل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن سمجھنے کو، کیا کوئی سوچنے والا ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (تم میں اچھا وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے) جو لوگ قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے سے روکتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سنیں: وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○ (اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمان کی یاد سے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی رہتا ہے اور وہ ان کو روکتے ہیں راہ سے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب آوے ہمارے پاس کہے کس طرح مجھ میں اور تجھ میں دوری ہو مشرق اور مغرب جیسا کہ برا ساتھی ہے وہ) یہ بہکانے والا ساتھی کبھی جنی ہوتا ہے اور کبھی انسی ہوتا ہے۔ سورۂ والناس

میں اس کو "خنّاس" سے ذکر کیا ہے، اللہ اس کے شر سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین!

آٹھواں قول: جو ائمۂ کرام، مشائخ، محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کے درس فقہ و دیگر علوم میں صرف کی، لیکن بستر سر پر اٹھا کر در بدر سفر نہیں کیا، اُن کی نجات نہیں ہو گی۔

تبصرہ: یہ گمراہ کن غلط قول ملعون خنّاس نے گھڑا ہے۔ بخاری اور مسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن اچانک ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اس کے بال کالے تھے اور اس پر سفر کرنے کا کوئی اثر نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا نہ تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے لگا کر بیٹھا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رانوں پر رکھیں اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو اسلام کی خبر دو۔ آپ نے فرمایا "اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر استطاعت ہو"۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ یہ سُنکر ہم کو تعجب ہُوا کہ وُہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا مجھ کو ایمان کی خبر دو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر۔ یہ سُنکر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اور پھر کہا آپ مجھ کو احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرنے والا یہ جانے کہ وُہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہے

تو یہ سمجھے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (مفہوماً)۔ یہ مبارک حدیث نہایت صحیح اور بہت بابرکت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے تم کو اسلام، ایمان اور احسان کے مسائل بتانے آئے تھے۔ ان مسائل میں کہیں بھی سر پر بستر اٹھا کر در بدر پھرنے کا ذکر نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین!

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِراً وَّالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

(پنجشنبہ ۲۹ ربیع الآخر سنہ ۱۴۱۲ھ، ۷ نومبر سنہ ۱۹۹۱)

ڈاکٹر پیر محمد حسن مدظلہ العالی تلمیذ رشید بحر العلوم والفنون حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری قدس سرہٗ

سابق شیخ الادب بہاولپور یونیورسٹی

فرماتے ہیں خاکسار کے نزدیک تبلیغی جماعت نہایت خطرناک جماعت ہے اور میں اس جماعت کو اس زمانہ کی "خارجی جماعت" قرار دیتا ہوں۔ مسلمانوں کو ان سے میل ملاپ رکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ لوگ کئی ایک سنیوں کو محض "یارسول اللہ" کہنے پر قتل کر چکے ہیں۔ خدا انہیں غارت کرے۔

(تبلیغی جماعت کی حقیقت ص ـــ)

تبلیغی جماعت علماء "اہلحدیث" کی نظر میں

(نام اسلام کا، کام گنگوہی و تھانوی کا)

ہمارے ملک میں متعدد "بچہ چھک" تنظیمیں موجود ہیں۔ اس وقت میری مخاطب تبلیغی جماعت ہے۔ ہمارے نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے نیک بڑے اللہ والے ہیں۔ ان میں رہ کر بہت اصلاح ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ گھومنے پھرنے سے عجب رنگ چڑھ جاتا ہے۔ یہ ہوجاتا ہے وہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے محض نیکی کے خیال سے یہ اُن کے قافلے میں شامل ہوجاتے ہیں (اور ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں)

شکاری: دوسری وجہ یہ ہے کہ تبلیغ کے یہ شکاری اس بُری طرح چمٹتے ہیں کہ طوعاً یا کرہاً انہیں ہاں کرنا پڑتی ہے۔ ان دل پھینک نوجوانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی۔ تبلیغی جماعت ہرگز وہ چیز نہیں جو آپ نے سمجھ رکھی ہے۔ یہ خالص حنفی دیوبندیوں کی جماعت ہے۔ (اگرچہ بظاہر) تبلیغی جماعت کے متعلق عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ ان کے ہاں فرقہ واریت نہیں ہے۔ یہ درویش صفت مسلمانوں کی جماعت ہے جو نگر نگر بستی بستی اسلام کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ بانی جماعت مولانا محمد الیاس صاحب کے اولین مخاطب میواتی لوگ تھے۔ آپ نے میواتیوں کو دیوبند سہارنپور، رائے پور اور تھانہ بھون بھیجنا شروع کر دیا۔ (کتاب "کیا تبلیغی کام ضروری ہے" ص ۵۶۹)

گنگوہی مشن: مولانا الیاس صاحب نے فرمایا حضرت رشید احمد گنگوہی اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے لیکن مجدد کے لیے یہ ضروری

نہیں کہ سارا تجدیدی کام اس کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ بلکہ اس کے آدمیوں کے ذریعے جو کام ہو وہ سب بالواسطہ اسی کا کام ہے۔ (ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۰)

تھانوی مشن: فرمایا: "حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔" (ملفوظات الیاس ص ۵۰) "حضرت تھانوی کے ترقی درجات میں حصہ لینے اور حضرت کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور محکم ذریعہ یہ ہے کہ حضرت کی تعلیمات حقہ کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ جتنا جتنا حضرت کی ہدایات پر کوئی چلے گا اتنا ہی حضرت کے سرمایۂ حسنات اور درجات عالیہ میں ترقی ہو گی۔ پھر فرمایا کہ یہ ایصالِ ثواب کا اعلیٰ طریقہ ہے۔" (ملفوظات ص ۵۹)

کریڈٹ: یعنی تبلیغی جماعت جو کچھ کر رہی ہے اس کا سارا کریڈٹ اور ثواب حضرت تھانوی کو جا رہا ہے۔ ان حوالہ جات سے یہ بات صاف متریح ہو رہی ہے کہ تبلیغی جماعت والے درحقیقت دیوبندی مذہب کے کارندے ہیں۔ اور علماءِ دیوبند خود پس منظر میں رہ کر ان کی آڑ میں شکار کھیل رہے ہیں" (ملخصاً) (کتاب تبلیغی جماعت اپنے نصاب کے آئینہ میں۔ ادارہ احیاء السنت اہلحدیث گوجرانوالہ)

(بحوالہ رضائے مصطفےٰ ۱۴۱۱ھ جمادی الاولیٰ ص ۱۳)

شاہراہِ تبلیغ سے اقتباسات

مولانا قاضی عبدالسلام (خلیفہ مجاز مولانا اشرف علی تھانوی) نے اپنی نادر تصنیف "شاهراهِ تبلیغ" میں ایک اور حدیث نقل کی اور اس سے

پہلے ایک جامع تبصرہ کیا ہے۔ کتاب شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں :۔

"بندۂ عاجز تو جماعت میں گھسا ہوا تھا۔ احکامِ شرعی سے رفقائے جماعت کی تلخ بے التفاتی اور رعونت اور جہالت نے اس عاجز کو واپس آنے پر مجبور کیا اور کفلق انصبح یہ واضح ہو گیا کہ اس جماعت پر دین کا ملمع ہے اور باطن میں خاص صفر۔ چند رسوم کا مجموعہ ہے بنیاد کچھ نہیں"۔

چنانچہ ص ۴۱ پر لکھتے ہیں :۔

"عربی زبان اور عربی علوم اور قدیم اعمال دین معطل ہو جائیں گے۔ کتاب پڑھنے کے لیے "تبلیغی نصاب" ہو گی۔ بجائے عربی مبین کے اردو مبین سہی۔ امر و نہی اور احکامِ شرع کی پابندی سے آزاد؛ صرف فضائل اعمال کی ایک ہلکی سی گٹھڑی سر پر ہو گی اور بس۔ اور دین نام ہو گا انہی سہ روزہ دل اور چلوں کا، اور وہی حدیث صادق ہو جائے گی :۔

حدیث (ترجمہ) : علم دنیا سے اٹھا لیا جائے گا (قریب قیامت میں) اور جہل کی کثرت ہو گی۔ یہاں تک کہ جب کوئی صحیح عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار اور امیر بنائیں گے۔ بغیر علم کے فتوے دیتے ہوں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور مخلوق کو بھی گمراہ کرتے ہوں گے۔ العیاذ باللہ العظیم۔ انصاف؟ قیامت کی باز پرسی کا خوف؟" (از شاہراہِ تبلیغ۔ بحوالہ تبلیغی جماعت کی حقیقت)

تبلیغی جماعت کے متعلق چند تاثرات

ملکی استلاؤ قومی جدوجہد کے موقع پر یہ لوگ کہاں چھپ جاتے ہیں؟

"تحریکِ پاکستان، تحریکِ ختمِ نبوت، تحریکِ نظامِ مصطفےٰ میں تبلیغی جماعت کا کیا حصہ ہے"؟ — ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا سہ روزہ

سالانہ اجتماع ہؤا معلوم نہیں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بزرگانِ دین کے اعراس مبارکہ اور گیارہویں شریف جیسی روح پرور تقاریب کو بدعت سمجھنے اور ان کے انعقاد سے محروم رہنے والے ان حضرات کے لیے اس اہتمام و التزام اور تکلف کے ساتھ مقررہ تواریخ پر ایسے اجتماع کا جواز کہاں سے نکل آیا ہے۔ اور "شد رحال" کر کے رائے ونڈ پہنچنا اور مقررہ وقت پر مخصوص دُعا کا پروگرام اور اس میں شمولیت کی سعی بسیار دیوبندی مکتبِ فکر کے کون سے اصول پر مبنی ہے۔

تعداد کا پرچار: تبلیغی جماعت کے کثرتِ اجتماع کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے بلکہ اجتماعِ حج کے بعد رائے ونڈ کے اجتماع کو دُوسرا نمبر دیا جاتا ہے اور اس کے منظر کو مناظرِ عرفات سے تشبیہ دے کر حج و عرفات کی انفرادیت کو مجروح کرنے کی جسارت سے بھی گریز نہیں کیا جاتا لیکن قارئین یہ معلوم کر کے متعجب ہوں گے کہ تبلیغی اجتماع کے متعلق "لاکھوں" کا لفظ تبلیغی جماعت والوں اور غیر ذمہ دار اخباری رپورٹروں کے لیے ایک بڑا آسان لفظ ہے جس کا عجیب و غریب کرشمہ دکھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ۲۴ر اکتوبر کے نوائے وقت اخبار میں رائے ونڈ کے اجتماع میں "جھلکیوں" کے عنوان کے تحت "محتاط اندازہ کے مطابق چھ لاکھ افراد"۔ اور اسی صفحہ پر رائے ونڈ کی خبر میں "محتاط اندازہ کے مطابق پانچ لاکھ افراد" کی شمولیت بیان کی گئی ہے۔ یعنی ایک اخبار نے ایک ہی صفحہ پر ایک لاکھ کی "کمی بیشی" کرنے کے باوجود اپنا "محتاط اندازہ" بھی برقرار رکھا ہے۔ اور "روزنامہ امروز" نے ایک ہی عنوان "جھلکیوں" کے تحت شروع میں اجتماع میں شریک دس لاکھ افراد اور درمیان میں

"محتاط اندازہ" کے مطابق چھ لاکھ افراد بیان کئے۔ یعنی بیک وقت چار لاکھ کی کمی بیشی کے باوجود" امروز" نے اپنی احتیاط بھی برقرار رکھی ہے۔ اتنی آسانی و بیدردی کے ساتھ لاکھوں کی" کمی بیشی" سے اصل حقیقت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اسی پر بس نہیں۔" امروز" کی رپورٹ کے مطابق تبلیغی جماعت کے اجتماع میں بک سٹالوں پر بیس لاکھ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ گویا بک سٹال نہیں، کوئی جواہرات کی مارکیٹ تھی جہاں تین دن میں بیس لاکھ کا کاروبار ہوا۔ جھوٹ اور مغالطہ ہو تو ایسا ہو۔

——— وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

الغرض رائے ونڈ کا اجتماع مبالغہ آرائی و" لاکھوں افراد" کی کمی بیشی کے باوجود اپنی جگہ چاہے کتنا ہی بڑا اجتماع ہو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ کیا جشن میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت داتا گنج بخش اور حضرت بابا فرید شکر گنج (رضی اللہ عنہما) اور دیگر بزرگان دین کے اعراس مبارکہ پر مقامی طور پر ہزاروں لاکھوں اور مجموعی طور پر اہل سنّت کے کروڑوں کی تعداد میں اجتماعات نہیں ہوتے؟ کیا تحریک نظام مصطفےٰ کے سلسلہ میں انتخابات کے دوران کئی کئی لاکھ کے اجتماعات نہیں ہوتے؟ پھر رائے ونڈ کے اجتماع میں ایسی کون سی خصوصیت ہے کہ اجتماع حج و مناظر عرفات سے اس کی کڑی ملا کر وہاں کی انفرادیت کو مجروح کرنے کی جسارت کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر رائے ونڈ میں اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے تو ایسے ہی اہتمام کے ساتھ ملک و ملّت کے دکھ درد میں یہ لوگ کیوں شریک نہیں ہوتے۔ اور ملکی ابتلاء و قومی جدوجہد کے موقع پر یہ لوگ کہاں چھپ جاتے

ہیں ! کوئی قومی تحریک ہو، سیلاب آئے، طوفان برپا ہو، بھٹو دور میں شعائرِ اسلام کی علانیہ بے حرمتی اور سوشلزم کا پرچار ظلم و ستم کی بھرمار ہو، حتیٰ کہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ ہو، ان "لائے ونڈ" کے لاکھوں پروانوں کا کہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔ اور ان لوگوں کی یہی روش ہے جس کی بناء پر تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ میں تبلیغی جماعت کا کوئی قابلِ ذکر کردار نہیں۔ یہ کہاں کی نیکی و تبلیغ ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق اور ملک و قوم کے دُکھ درد کے وقت "تبلیغی جماعت" خاموش تماشائی بنی رہے اور حقائق سے روگردانی کرے۔

تاثرات : دین، ملک اور قوم کے اجتماعی مسائل سے تبلیغی جماعت کی اسی لاتعلقی، بے حسی اور سنگدلی کی بناء پر اہلِ خبر کے ان کے متعلق مختلف تاثرات ہیں :-

اسلامی سادھو } جماعت اسلامی سرگودھا کے ڈاکٹر محمد سعید نے لکھا ہے کہ تبلیغی جماعت اسلامی سادھوؤں کی جماعت ہے۔" (نوائے وقت ۹/۷/۱ے)

مقابلہ سے فرار } میاں ابوذر غفاری نے کہا ہے کہ "تبلیغی جماعت والے جب تک بدی کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کریں گے ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو معاشرہ میں رہ کر بدی کا مقابلہ کر سکتے تھے ایسی راہ پر ڈال دیئے جاتے ہیں جہاں سے انہیں کبھی بدی سے ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ کیا یہ عمل حکمِ الٰہی کے مطابق ہے۔ (نوائے وقت ۱۱/۷/۱۷۱ء)

سیاست سے لاتعلقی } "نوائے وقت" کے کالم نگار

پیرزادہ نے لکھا ہے کہ "تبلیغی جماعت کا سیاست سے اتنا تعلق بھی نہیں جتنا شرعی طور پر جائز ہے"۔ (نوائے وقت ۲۶ ۱/۷)

قول وفعل کا تضاد "تبلیغی جماعت میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جن کی اپنی دنیوی زندگی اُن کی تبلیغی زندگی سے مختلف ہے۔ بے عمل زندگی کبھی بھی دُوسروں کو متاثر نہیں کرتی۔ دگرنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وفود گلی گلی اور قریہ قریہ دورے کریں اور اصلاح احوال کی کوئی صورت دکھائی نہ دے"۔ (اداریہ روزنامہ سعادت لاہور ۲۴)

قرآن اور تبلیغی نصاب شیخ غلام احمد لکھتے ہیں: "تبلیغی جماعت کے ایک دو چلّوں میں آدمی نمازی تو ہو جاتا ہے مگر دیندار نہیں ہوتا۔ الا ماشاء اللہ۔ وُہ اُسی طرح سودی کاروبار کرتا ہے، سینما دیکھتا ہے، رشوت کھاتا ہے، کم تولتا ہے، لوگوں کے حق غصب کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، ہر مسجد میں تبلیغی نصاب کی کتاب پڑھ کر سُنائی جاتی ہے۔ خطرہ ہے کہ لوگ قرآن کو چھوڑ کر اسی کو الہامی کتاب کا درجہ دے دیں گے۔ رائے ونڈ کے مرکز میں کچھ سرمایہ دار باقاعدگی سے چندہ بھیجتے ہیں جو زیادہ تر زکوٰۃ، رشوت، سُود اور رچلہ بدل کی رقوم پر مشتمل ہوتا ہے"۔ (رسالہ المجاہد وار برٹن بحوالہ انوار الصوفیہ ستمبر ۷۵ء)

یاد رہے کہ شیخ غلام احمد تبلیغی جماعت کے ایک بڑے ہمنوا کے صاحبزادے ہیں

——— (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ۱۳۹۶ھ ذوالحجہ ص ۱۰-۱۹)

تبلیغی جماعت کے متعلّق

حضرت علّامہ مفتی جلال الدین امجدی مفتیٔ دارالعلوم فیضِ رسول براؤں بھارت کا فتویٰ

مسئلہ: مولانا الیاس کاندھلوی کے عقائد کیسے تھے اور انھوں نے جو جماعت بنائی اور نام "تبلیغی جماعت" رکھا اس جماعت کا قیام کیسا ہے؟ اس جماعت کے چلّے کو جانا اور اس جماعت کے اجتماع میں بیٹھنا، ان کے ساتھ گشت کرنا کیسا ہے جبکہ اس اجتماع میں وہ کتاب جس کا نام تبلیغی نصاب ہے جس میں سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں نقل کی گئی ہیں پڑھتے ہیں اس کے سُننے کے لیے بیٹھنے میں کیا حرج ہے۔ شانِ رسالت میں گستاخی اسماعیل دہلوی اشرف علی تھانوی وغیرہم نے کی۔ الیاس کی ذات توہین رسالت سے بری ہے۔ ان کی جماعت کا کام صرف کلمہ، نماز، کی تبلیغ ہے جبکہ سرکار نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم ہر مسلمان کے لیے فرمایا ہے۔ اس جماعت میں شرکت صحیح ہے یا نہیں؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب:۔ مولوی الیاس کے عقائد وہی تھے جو اشرف علی تھانوی کے تھے۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی کے عقائد کفری تھے جیسا کہ اُس کی کتاب "حفظ الایمان ص ۸" سے ظاہر ہے۔ جس کے سبب مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور ہندوستان و پاکستان وغیرہ کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے حسام الحرمین اور الصوارم الهندیہ میں اشرف علی تھانوی کے کافر و مرتد ہونے پر فتویٰ دیا اور تحریر فرمایا کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ اور

مولوی الیاس کاندھلوی کی تبلیغی جماعت کا مقصد چونکہ اشرف علی تھانوی اور رشید گنگوہی وغیرہم کی کفری تعلیم کی نشر و اشاعت اور مسلمان اہلسنت کو وہابی بنانا ہے اس لیے اس کا قیام ناجائز ہے۔ تبلیغی جماعت کے چلے کو جانا' اس کے اجتماع میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ گشت کرنا جائز نہیں کہ دین و ایمان کے لیے زہر قاتل ہے۔ اور تبلیغی نصاب جو اجتماع میں پڑھا جاتا ہے اگرچہ اس کی سب باتیں غلط نہیں ہیں کہ اس میں قرآن مجید کی آیتیں اور حدیثیں بھی ہیں۔ مگر بدمذہب و گمراہ سے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا بھی تو جائز نہیں۔ مسلم شریف کی حدیث ہے انظروا عمن تاخذون دینکم۔ یعنی جس سے اپنے دین کا علم حاصل کرو اسے دیکھ لو (کہ گمراہ و بدمذہب تو نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷) مولوی الیاس کاندھلوی کی ذات اگرچہ بظاہر توہین رسول سے بری ہے لیکن جب وہ اشرف علی تھانوی وغیرہ توہینِ رسول کرنے والوں کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں تو وہ بھی مجرم ہیں۔ صرف ظاہر میں ان کی جماعت کا کام کلمہ و نماز کی تبلیغ ہے حقیقت میں مسلمانانِ اہلسنت کو وہابی بنانا ہے اس لیے اس جماعت میں شریک ہونا حرام و ناجائز ہے۔ (فتاوٰی فیض رسول ص۲۴۳-۲۴۲)

سوال :۔ جو مسجدیں اہلسنت کی ہیں ان میں دیوبندی' الیاسی' تبلیغی' جماعت اسلامی' قادیانی وغیرہم جماعت کے لوگوں کو نماز پڑھنے تقریر کرنے بلکہ داخل ہونے سے روکنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب :۔ مذکورہ جماعتیں چونکہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان و ایذا پہنچانے والی ہیں اس لئے ان کو مسجدوں میں نماز پڑھنے' تقریر کرنے بلکہ داخل ہونے سے بھی روکنا ضروری ہے۔ درِ مختار مع شامی ج۱ ص۴۴۴ میں

ہے یمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ ۔ (فتاویٰ فیض رسول ج ۱ ص ۔)۔

مولانا سید احمد علی شاہ نقشبندی فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا تبلیغی جماعت کے متعلق فتویٰ

سوال: یہ تبلیغی پارٹی والے اس مقام ہندو کے لیے کیوں نکلتے ہیں؟

جواب: ان کا عقیدہ ہے کہ رائے ونڈ کے لیے نکلنے والوں کی ایک نماز رائے ونڈ میں انچاس کروڑ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ قاضی عبدالسلام صاحب فاضل دیوبند نے اپنی کتاب شاہراہِ تبلیغ ص ۵۲ پر تبلیغیوں کے قول پر گواہی تحریر کی ہے۔

سوال: کیا یہ کسی قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت ہے کہ اس راہ میں نکلنے والوں کی ایک نماز رائے ونڈ میں انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے؟

جواب: یہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ یہ آیت و حدیث پر افتراء ہے۔ کسی عمل کے ثواب کا درجہ اگر کوئی قرآن و حدیث کے بغیر تجویز کرے تو یہ دعوائے خدائی یا دعوائے نبوت ہے، اور تکذیب خداوندی اور تکذیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ثواب مقرر کرنا کسی اور کا حق نہیں۔

سوال: ایسے تکذیب کرنے والے کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: قرآن و حدیث سے بکثرت ثابت ہے کہ اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن و حدیث کی تکذیب کرنا کفر ہے،

اور طریقۂ کفار ہے۔

سوال: کیا بیت اللہ شریف کے لئے نکلنے والوں کی حرم شریف میں بھی انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے یا یہ فضیلت صرف رائیونڈ کی ہے؟

جواب: احادیث سے ثابت ہے کہ بیت اللہ شریف کے لیے نکلنے والوں کی ایک نماز حرمِ بیت اللہ شریف میں ایک لاکھ نمازوں کا درجہ رکھتی ہے اور رائے وِنڈ کے لیے بڑھ چڑھ فوقیت دینا اور افضلیت دینا یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں مشرکوں کی ایجاد ہے۔

کسی آیت یا حدیث سے ثبوت نہیں اور نہ یہ کسی مسلمان کا عقیدہ ہے اور نہ ہی کوئی مسلمان یہ بات روا اور جائز سمجھتا ہے بلکہ حرمِ بیت اللہ شریف پر ایسے مقام کو فوق سمجھنا اور افضلیت دینا اور ایسے مقام کے لیے نکلنے والوں کو ایسا درجہ دینا کفر اشد ہے اور تخفیفِ حرمِ بیت اللہ شریف ہے۔

سوال: کیا تبلیغی تحریک والے اللہ و رسول اور قرآن و حدیث کے خلاف کفار کی طرف داری کرتے ہیں؟

جواب: ضرور کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ "ہم کافروں کو بھی کافر نہیں کہتے"۔ اس لیے قاضی عبد السلام صاحب نوشہروی فاضلِ دیوبند "شاہراہِ تبلیغ ص۹۶" پر تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغی لوگوں کو انگریزوں سے پیسے ملتے ہیں اور یہ تحریک انہی کے اشاروں پر چلتی ہے۔ (مکالمۃ الصدرین ص۸)

سوال: جو کافر کو کافر نہ کہے قرآن و حدیث کے حکم کے تحت علمائے کرام کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں؟

جواب: محمد مرتضیٰ حسن دیوبندی نے لکھا ہے کہ جو کافر و مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وُہ خود کافر اور مرتد ہے۔ جس طرح مسلمان کو بے ایمان، کافر،

اور مشرک سمجھنا کفر و شرک ہے اسی طرح کافر کو کافر نہ کہنا کفر ہے۔

سوال: کیا تبلیغی تحریک والوں کا مقام "رائے ونڈ کو تبلیغ کے نام سے نکلنا عبادتِ خداوندی" ہو سکتا ہے؟

جواب: قاضی عبدالسلام نوشہروی سہارنپور اپنی کتاب شاہراہِ تبلیغ صفحہ ۳۸ سے صفحہ ۵۲ تک مکمل دلائل کے ساتھ فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی عبادت قرآن و حدیث کے خلاف ہے لہٰذا یہ عبادتِ شیطان ہے اس لیے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

یٰبَنِیٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ (سورۃ یٰسین آیت ۶۱)	اے آدم کی اولاد نہ پوجیو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور یہ کہ پوجو مجھ کو یہ راہ ہے سیدھی۔ (محمود الحسن دیوبندی و شبیر احمد عثمانی دیوبندی)

اس لئے موصوف قاضی صاحب نے شاہراہِ تبلیغ ص۱۲۱ پر فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ موجودہ عوامی رسمِ تبلیغ بظاہر نام سے تبلیغِ دین ہے مگر درحقیقت دینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالکل اُلٹ ہے۔ دینداری کی نیت سے بے دینی ہے۔ اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دین دشمنی زور و شور سے پھیلائی جا رہی ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ) اس لیے غور کرنا چاہیے کہ اسلام کا دشمن شیطان ہے یا نہیں؟ اور دشمنِ اسلام کی عبادت عبادتِ شیطان ہے یا نہیں؟ ضرور ہے۔

اس لیے ارشادِ خداوندی ہے کہ شیطان کو نہ پوجیو، شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تو ثابت ہوا کہ یہ وہابی تبلیغی تحریک والے ضرور بالضرور

حزب الشیطان ہیں۔

جیسا کہ علامہ شیخ عارف باللہ تعالیٰ احمد الصاوی المالکی رضی اللہ عنہ تفسیر صاوی جلد سوم ص۳۰۷ ۔ آیت انما یدعوا حزبہٗ" (الخ) ــــــــــــــــ کے تحت ۔ کی تفسیر میں فتویٰ دیتے ہیں کہ فرقہ خوارج وہابیہ گروہِ شیطانی ہے تو ان کی عبادت خود بخود عبادتِ شیطان ہے ۔

سوال: جب فرقۂ وہابیہ مسلمانوں کو بے ایمان یعنی کافر و مشرک سمجھتے ہیں تو اِن کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے بقول رشید احمد گنگوہی دیو بندی، فتاویٰ رشیدیہ ص۲۲۴ (بحوالہ صحیح البخاری ص۹۰۱ جلد دوم، مَنْ اَکْفَرَ اَخَاہُ بِغَیْرِ تَاوِیْلٍ فَھُوَ کَمَا ۔)

سوال: وہابی تو ابنِ عبدالوہاب نجدی کے نام سے مشہور ہیں جیسا کہ خاص و عام اکابرین علمائے دیوبند اور خاص طور سے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ میں واضح کیا ہے لیکن عبدالوہاب نجدی پہلے کس نام سے مشہور تھے ۔؟

جواب: ۔ کتاب عقائدِ علمائے دیوبند ص۲۲۵ پر مذاہب اربعہ کے لیے حرمین شریفین و جمہور اکابر علمائے دیوبند کا فیصلہ موجود ہے اور مولوی محمد تھانوی صاحب دیوبندی حاشیۂ نسائی شریف ج۱ ص۲۶۰ پر اور مولوی حمد اللہ صاحب فاضل دیوبند سہارنپور اپنی کتاب البصائر ص۱۵۵ پر ابنِ عبدالوہاب نجدی اور جملہ وہابیوں کے متعلق فتویٰ تحریر کرتے ہیں کہ ابنِ عبدالوہاب اور اس کے جملہ معتقدین جو اپنے کو وہابی کہتے ہیں، جمہور علماء کے اتفاق پر

خوارج میں سے ہیں۔

"یقولون ان ابن عبد الوهاب من خوارج۔ یعنی ابن عبد الوہاب نجدی بہ اتفاق اکثر علماء خارجی ہے۔ البصائر ص ۱۵۴ تا ۱۵۵۔ حاشیہ نسائی شریف ص ۳۶ پر محمد تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اب تو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ رہی کہ وہابیہ خوارج نہیں۔

سوال: کیا خوارج وہابیہ کے لیے کوئی خاص عذاب الٰہی قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی تفسیر معارف القرآن جلد دوم ص ۱۴۵ تا ۱۴۷ پر یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ کے تحت لکھا ہے: "ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ایک مشہور حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد خوارج ہیں۔ یعنی سیاہ چہرے خوارج کے ہوں گے۔ اور سفید چہرے ان لوگوں کے ہوں گے جن کو وہ قتل کریں گے۔ یعنی سفید چہرے والے اہل السنّت اور سیاہ چہرے والے خوارج ہیں۔" فقال ابو امامۃ الخوارج کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء وخیر قتلی من قتلوہ ثم قراء یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ۔

"ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ خوارج دوزخ کے کتے ہیں آسمان کی وسعت کے نیچے بدتر مقتولین ہیں۔ بہتر مقتول وہ ہے جس کو یہ قتل کریں۔ پھر پڑھا "کچھ منہ اُس دن سفید ہوں گے اور کچھ مُنہ کالے ہوں گے"۔

ابو امامہ سے جب پوچھا گیا کہ آپ نے یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے سُنی ہے؟ تو آپ نے جواب میں شمار کر کے بتا دیا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَیں نے سات مرتبہ یہ حدیث سُنی ہوئی نہ ہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔" (ترمذی شریف)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قولِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق خارجی لوگ مُرتد خارج از اسلام اور کفّار ہیں۔

سوال: ابن عبدالوہاب نجدی وہابی اور اس کے معتقدین وہابیہ کس کے شاگرد اور تابعدار ہیں؟

جواب: مولوی حمداللہ صاحب فاضل دیو بند سہارنپور اپنی کتاب البصائر ص۱۵۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ابنِ قیم اور ابنِ عبدالوہاب نجدی دونوں ابنِ تیمیہ کے تابعدار اور معتقد تھے۔ یعنی وہابیہ سب کے سب ابن تیمیہ کے معتقد ہیں۔"

سوال: کیا تبلیغی پارٹی بھی ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم کی مدح کرتی ہے اور ان کے معتقد ہیں؟

جواب: مولوی الیاس بانیٔ تحریکِ رسمی تبلیغ اپنی کتاب "دینی دعوت" کے ص۲ پر فرماتے ہیں (جو مکتبۂ محمودیہ رائے ونڈ سے شائع ہوئی ہے) کہ "متوسطین ہیں علامہ ابنِ تیمیہ اور حافظ ابنِ قیم کو ناواقف باطن سے خالی سمجھتے ہیں"۔ اِدھر اِن دونوں کے نام کے بعد الیاس صاحب نے رحمہما اللہ تعالیٰ بھی لکھا ہے۔

سوال: جو لوگ ابنِ تیمیہ کو شیخ الاسلام یا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کیا اُن کے لیے کوئی بُرائی ہے؟

جواب: فاضل دیوبند مولوی حمداللہ کی کتاب البصائر کے ص۱۵۳ پر ہے " امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہا وہ کافر ہے " اور مولوی الیاس نے شیخ الاسلام سے زیادہ درجے کا لقب " رحمۃ اللہ علیہ " اس کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس لیے مولوی حمداللہ صاحب ص۱۵۲ پر فتویٰ صادر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے اللہ تعالیٰ کے لیے جسم ثابت کیا تھا، لہذا وہ مجسّمہ میں سے تھا اور مجسّمہ کافر ہیں۔ اس لیے ابن تیمیہ کو رحمۃ اللہ علیہ یا شیخ الاسلام کہنے والا کافر ہے۔ کیونکہ ابن تیمیہ کافر تھا۔

سوال: کیا ابن عبدالوہاب نجدی، ابن تیمیہ اور ابن قیم کے عقائد کا خُبث یکساں ہے؟

جواب: مولوی حمداللہ صاحب فاضل دیوبند سہانپور نے مولانا قطب الدین غورغشتوی صاحب کا قول نقل کیا ہے کہ اتباعِ ابن عبدالوہاب نجدی وابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم کے عقائد یکساں ہیں۔ تمام وہابیہ خبیثہ کے عقاید یکساں ہیں۔ یعنی یہ سب کے سب ابنِ خوارج ہیں۔ (البصائر ص۱۵۴)

سوال: کیا پُرانے اماموں میں سے کسی نے وہابیہ خوارج کی تکفیر کی ہے؟

جواب: علامہ قاضی عیاض، مولانا احمد شہاب الدین الخفاجی مصری نے نسیم الریاض فی شرح شفا جلد چہارم کے ص۲۷۶ پر امام مالک کا فتویٰ تحریر کیا ہے کہ خوارج کافر ہیں۔ جیسا کہ ص۲۸۵ پر حدیث شریف موجود ہے:

وان (وقال صلی اللہ علیہ وسلم) فی روایۃ رواہ شیخان عن ابی سعید الخدری (فاذا وجد تموھم فاقتلوھم قتل عاد) وفی روایۃ ثمود وھم کفرۃ کمافی القران (فظاھر ھذا)

(الحدیث) (الکفر) ای کفر الخوارج ولذا ذھب الیہ اکثر العلماء کالطبری والسبکی۔

سوال: مولوی الیاس بانیٔ تحریکِ تبلیغ نے مثلِ انبیاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا ایسا دعویٰ کسی صحابی یا تابعی یا امام مذاہبِ اربعہ میں سے کسی مجدد، ولی یا عالم نے کیا ہے؟ کیا ایسا دعویٰ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مثل کا معنیٰ ہے "مانند"۔ کسرِ میم کے ساتھ مثل کا معنیٰ ہے "تمام صفات میں برابر ہونے والا (بحوالہ غیاث اللغات ص۴۵۲) اس سے پتہ یہ چلا کہ جو کسی کی مثلیت کا دعویدار ہو وہ اس کی تمام صفات کا دعویدار ہے جو دعوائے نبوت ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مماثل ہو گا۔

اس میں صفتِ نبوت بھی پائی جائے گی، اور یہ ناممکن ہے کہ ایک عام آدمی اپنی زبانی یا شیطان کے دھوکہ میں آکر نبوت کے منصب کی برابری کا دعویٰ کر کے ان کی مثل ہو جائے اور جو ایسا کرے گا وہ قطعاً یقیناً کافر ہے۔ جیسا کہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، دیوبندی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان مطبع نعمت علی پرنٹرز لاہور نے کتاب "رئیسِ قادیان" کے ص۱۷ سے ص۲۳ تک تحریر کیا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے مثل و مثیل و مماثلتِ عیسیٰ کا دعویٰ کیا لہٰذا مثل و مثیل ہونے کے لیے باہمہ وجوہ اور پوری مشابہت کا ہونا شرط ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ وہ باذن اللہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے، مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے۔ تو آپ کیسے مسیح ہیں کہ اپنے آپ کو بھی اچھا نہیں کر سکتے۔ یعنی جب پیغمبر کے مثل و مثیل و مماثلت کا دعویٰ کرنا

مکمل طور پر نبوت کا دعویٰ ہے۔ تو جب قادیانی یہ دعویٰ کرتے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں میں سے کوئی معجزہ کیوں نہیں بتاتے۔ (رئیس قادیان ص۱۷۱) اس سے ثابت ہوا کہ مولوی الیاس کا دعویٰ مرزا غلام قادیانی سے لاکھوں درجہ بڑا دعویٰ نبوت ہے۔ کیونکہ اس نے مثلِ انبیاء کا دعویٰ کیا اور مثلِ انبیاء جمع ہے۔ یعنی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔

سوال: کیا تمام انبیاء علیہم السلام کے کل صفات مولوی الیاس میں موجود ہیں؟ اور کتنا اتنا بڑا نبی کہ سب میں جو صفات ہیں وہ اکیلے مولوی الیاس میں جمع ہیں؟

جواب: العیاذ باللہ تعالیٰ! ایسا خبیث عقیدہ قادیانیوں کے بغیر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ابھی تک کسی مسلمان نے ظاہر نہیں کیا۔ صحیح بخاری شریف کے ص۲۶۳ پر حدیث شریف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے سامنے اپنی مثل پیدا ہونے کی نفی فرماتے ہیں:-

"لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ" (الحدیث)

یعنی میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں یعنی میں تم میں سے کسی کی صورت کا نہیں ہوں۔ (اِنِّی لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ) اِنِّی لَسْتُ مِثْلَكُمْ یعنی میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ اَيُّكُمْ مِثْلِي تم میں میری مثل کون ہے؟ ان ارشادات کا خطاب صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے تھا۔ لیکن کسی صحابی، کسی تابعی، تبع تابعی، یا کسی امام، مجتہد، مجدد سے

ابھی تک یہ ثابت نہیں ہوا کہ میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل ہوں ۔ لہٰذا مثلِ انبیاء کا دعویٰ کرنے والا اسلام سے خارج ہے۔

سوال : تبلیغی جماعت والے جُہلاء جو تبلیغ کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور عوام کے لیے یہ تبلیغ سُننا کیسا ہے ؟

جواب: مجالس الابرار میں مولوی ابرار الحق دیوبندی اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی سے حکیم محمد اختر دیوبندی، مولوی عبدالغنی پھولپوری دیوبندی، مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مولوی محمد یوسف بنوری دیوبندی یہ فتویٰ تحریر کرتے ہیں کہ علم کی شرط ہونے سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل لوگوں کو وعظ کہتے پھرتے ہیں اور بے دھڑ غلط سلط روایات واحکام بلا تحقیق بیان کرتے ہیں سخت گناہگار ہوتے ہیں، اور سامعین کو بھی اُن کا ایسا وعظ سُننا جائز نہیں ہے۔ کہ اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی کا اندیشہ قوی ہے۔ (ص۱۰۱) جیسا کہ "شاہراہِ تبلیغ" میں جناب قاضی عبدالسلام صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ تبلیغی پارٹی پارٹی والے ضَالٌّ ومُضِلٌّ ہیں ۔

الحاصل تبلیغی فرقہ وہابیہ کا مقصد نہ معبودانِ باطلہ کا رد ہے اور نہ معبودِ برحق کا اثباتِ معبودیت ہے بلکہ ان لوگوں کا اصل مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد الوفات کچھ نہیں کر سکتے اور نہ سُنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں نہ کرتے ہیں ۔ بلکہ ان وہابیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ جیسا کہ حسین احمد دیوبندی اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" ص۴۷ پر تحریر کرتا ہے کہ "وہابیوں کا بڑا مقولہ ہے معاذاللہ ثم معاذاللہ نقلِ کفر کفر نباشد کہ "ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو

زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کُتّے کو بھی دفع کر سکتے ہیں۔ اور ذاتِ فخرِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ثابت ہوا کہ وہابی لوگ نہ کر سکنے کی جو نسبت کرتے ہیں کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا یہ نسبت رحمۃٌ للعالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ کی طرف کرتے ہیں۔ یعنی یہ لوگ وہابیہ ظاہری دعوٰی میں اللہ تعالیٰ سے مستغنی نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ سیّد العالمین محمّد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اولیاء اللہ سے مستغنی ہیں جس طرح کفّار اور مشرکین و منافقینِ مکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستغنی تھے جیسا کہ سُورۃ عبس کی آیت اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی کے معنی ہیں کہ وہ جو بے پرواہ بنتا ہے۔ یعنی اس سے مراد ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیع، ابی بن خلف اُمیہ بن خلف اور شیبہ وغیرہ ہیں۔

ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ سے مستغنی اور بے پرواہ ہونا کفار و مشرکین کی پیروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے کو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پرواہ جاننا یعنی مستغنی جاننا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ نہیں کر سکتے یہ بد ترین کفر ہے۔ جیسا کہ وہابیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے ایسے مستغنی اور بے پرواہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہابیہ شفاعت کے بھی منکر ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

اب اہلِ سُنّت علماء کا اور عوام کا عقیدہ مولانا حمد اللہ صاحب کی کتاب "البصائر" سے سُنیئے۔ ص۴۲ پر لکھتے ہیں: وقال الامام الغزالی من یستمد بہٖ فی حیوٰتہٖ یستمد بعد مماتہٖ۔ یعنی سب اولیاء اللہ

اور انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد اُن سے استمداد طلب کرنے کے لیے اتنی دلیل کافی ہے کہ جو بحالِ حیات امداد کر سکتے ہیں تو بعد الوفات بھی وُہ امداد کر سکتے ہیں ——— جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اس اُمّت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بعد الوفات یہ امداد اور احسان فرمایا تھا کہ شبِ معراج میں پچاس نمازوں کے بجائے پانچ کروا دیں۔ اگر صرف قرآن و حدیث کے دلائل اس مسئلہ کے لیے لکھنا چاہیں تو کافی دفتر بن جائے گا۔ عاقل اور اصیل کے لیے اتنا اشارہ کافی ہے۔

الحاصل: کلمہ طیبہ بھی آیت قرآنی ہے اور اس میں معبودانِ باطلہ کی نفی ہے اور معبودِ برحق وحدہٗ لاشریک کا اثبات ہے اور تبلیغی وہابیہ جو خوارج میں سے ہیں وُہ اس کا معنیٰ اپنی رائے کے مطابق بخلاف قرآن بلکہ بخلاف وحدہٗ لاشریک کے کرتے ہیں جو کہ سخت ترین کفر ہے۔

سوال: بے شک لفظ خبیث و خبیثہ تو جامع سب خباثت و کفریات نجاستوں کا ہے لیکن جب مولوی حسین احمد صاحب نے خوارج وہابیہ کو خبیث اور خبیثہ کہا ہے۔ اور ان پر ایسا سخت فتویٰ لگایا ہے تو خوارج وہابیہ نے ان کو کوئی تعزیر نہیں دی۔ کیونکہ جس کسی نے کسی کو فاسق یا کافر یا خبیث کہا اور وُہ ایسا نہیں تھا تو اس کو تعزیر دینا چاہیے۔ (فتویٰ وودودیہ ۲۷، شامی، درمختار، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ج ۳ ص ۲۰۸)، زندیق، فاجر، منافق، لوطی، دیوث کہنے پر ایک ہی تعزیر ہے یعنی سب ایک ہی ہیں جواب: نسبتِ خبیث و خبیثہ جو جامع سب خباثت و کفریات نجاستوں کا ہے یہ تو اس وقت ان لوگوں نے اپنے لیے قبول کیا کہ جب ان لوگوں نے خارجیت وہابیت کو قبول کیا۔ اُمرائے تبلیغ نے یہ سب کچھ

بہت خوشی سے قبول کیا اور لکھا "ہم خود بھی اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بہت بڑے وہابی ہیں"۔ دوسرے مخاطب نے جواب دیا مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح محمد یوسف امیر تبلیغ ص ۱۹۲ ۱۹۱)

جب ان لوگوں نے خود خارجیت وہابیت بہت فخر سے منظور کرلی تو خبیث و خبیثہ کہنے پر حسین احمد صاحب کو تعزیر کس طرح دی جا سکتی ہے۔

اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ۔ یہ لوگ خوارج وہابیہ خود اپنے کفر پر رضامند ہیں۔ اور ان لوگوں نے بخوشی اس کو قبول کیا ہے یعنی ان لوگوں نے عقائد و افعالِ فاسدہ، شیطانیہ، کفریہ، منافقانہ، خارجیہ، جبریہ، وہابیہ کو قبول کیا ہے۔

جب ایک آدمی اپنا نام "ابلیس لعین" رکھ لے پھر لوگ اس کو ایسا کہیں کہ "او لعین ابلیس" تو اس کہنے والے پر کوئی جرم ہے کہ نہیں؟ نہیں پھر اگر وہ خود اس نام پر خفا ہوتا ہے تو وہ خود سزا کا لائق ہے اوروں کا کیا قصور ہے۔

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ ان تبلیغی فرقہ والوں نے خود اپنے کو بڑا سخت وہابی کہا ہے اور کہتے ہیں۔ اور یہ بھی میں نے تسلیم کیا کہ جمہور علماء محققین فضلا علماء خصوصاً اکابر حضرات دیوبند نے بھی تحریر کیا ہے کہ وہابی ابن عبدالوہاب نجدی اور ابن تیمیہ کے معتقدین اور مقلدین کو کہتے ہیں اور ابنِ تیمیہ اور ابنِ عبدالوہاب نجدی اور ان کے معتقدین اور مقلدین سب کے سب خوارج ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا گروہ جو کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں سب دنیا سے رائیونڈ میں جمع ہو جاتے ہیں یہ کیسے خبیث و خبیثہ ہیں۔ یہ سب ناممکن ہے۔ اتنا بڑا گروہِ خبیث و خبیثہ کیسے بن گیا؟

جواب: قولِ خداوندی ہے: قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۰) ۔ معارف القرآن ج ۳ ص ۲۳۷ محمد شفیع دیوبندی صاحب

(ترجمہ) تو کہہ دے کہ برابر نہیں ناپاک یعنی خبیث اور پاک اگرچہ تجھ کو بھلی لگے ناپاکی یعنی خبیث کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو تاکہ تمہاری نجات ہو"۔

مفتی صاحب تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اے دیکھنے والے تجھ کو ناپاک (یعنی خبیث) کی کثرت (جیساکہ دنیا میں یہی واقع ہوتا ہے) تعجب میں ڈالتی ہے جو کہ باوجود ناپسندیدہ ہونے کے یہ کثیر کیوں ہیں مگر یہ سمجھ لو کہ کثرت جو کسی حکمت کی دلیل ہے حق ہونے کی نہیں یعنی کثرت' دلیلِ صداقت اور حق مقبولیت کا نہیں۔

آگے ارشاد فرمایا وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ۔ یعنی اگرچہ دیکھنے والوں کو بعض اوقات خراب چیزوں کی کثرت مرغوب کر دیتی ہے اور گرد و پیش میں خبیث اور خراب چیزوں کے پھیل جانے اور غالب آجانے کے سبب انہی کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں مگر یہ انسانی علم و شعور کی بیماری اور احساس کا قصور ہوتا ہے۔ (ص ۲۴۲)

یہ آیت اگرچہ ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی کہ اعداد و شمار کی کمی، زیادتی کوئی چیز نہیں۔ کثرت و قلت سے کسی چیز کی اچھائی یا برائی کو نہیں جانچا جا سکتا۔ انسانوں کے سر اور ہاتھ شمار کر کے ایک یا دو ان ہاتھوں کو انچا سچ کے مقابلے میں حق و صداقت کا معیار نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ اگر دنیا کے ہر طبقہ کے حالات پر ذرا بھی نظر ڈالی جائے تو سارے عالم میں بھلائی کی مقدار اور

تعداد کم اور برائی کی تعداد میں کثرت نظر آئے گی ۔ ایمان کے مقابلہ میں کفر، تقویٰ و طہارت اور دیانت و امانت کے مقابلہ میں فسق و فجور، عدل و انصاف کے مقابلہ میں ظلم و جور، علم کے مقابلہ میں جہل، عقل کے مقابلہ میں بے عقلی کی کثرت کا مشاہدہ ہوگا ۔ جس سے اس کا یقین لازمی ہو جاتا ہے کہ کسی چیز یا کسی جماعت کی تعداد کی کثرت اس کے اچھے یا حق ہونے کی قطعاً دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ کسی چیز کی اچھائی اور بہتری اس چیز اور اس جماعت کے ذاتی حالات و کیفیات پر دائر ہوتی ہے ۔ حالات و کیفیات اچھے ہیں تو وہ اچھی، اور اگر وہ بُرے ہیں تو وہ بُری ہے ۔ یہ ہرگز نہیں کہ جس چیز (یا جس جماعت) کو زیادہ تعداد کے لوگوں نے اختیار کر لیا ہے وہی چیز حلال اور جائز ہے ۔ یا کسی جماعت کو زیادہ تعداد کے لوگوں نے اختیار کر لیا وہی جماعت اچھی اور برحق ہے ۔ آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا :۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۔ یعنی اے عقل والو! اللہ سے ڈرو ۔ جس میں اشارہ فرمایا کہ کسی چیز (کسی جماعت) کی تعداد کی کثرت سے مرعوب ہونا، یا کثرت کو مقابلہ قلت کے حق و صحیح کا معیار قرار دینا عقلاء کا کام نہیں ۔ اسی لیے عقلاء کو خطاب اور ان کو اس غلط رویہ سے روکنے کے لیے فَاتَّقُوا اللّٰهَ کا حکم دیا گیا ۔ (معارف القرآن ج ۳ ص ۲۴۳، مفتی محمد شفیع دیوبندی)

سوال : کیا صدر مدرسین دیوبند حسین احمد کے علاوہ اور حضرات دیوبند نے بھی کچھ ایسا فتویٰ دیا ہے کہ واقعی ابن عبدالوہاب نجدی اور ان کے معتقدین وہابیہ خوارج میں سے ہیں اس بنا پر یہ لوگ خبیث و خبیثہ ہیں ۔ ؟

جواب : فتویٰ علماء سرحد ابن عبدالوہاب نجدی بہ اتفاق جمہور علماء و فقہا خارجی ہے اور اس کے جملہ معتقدین نام نہاد موحدین وہابی خارجی ہیں ۔

(عقائد علمائے دیوبند ص۲۲۸ وسنن النسائی شریف ص۳۶ برحاشیہ محمد تھانوی دیوبندی حصہ اوّل۔ البصائر ص۱۵ مولوی حمد اللہ دیوبندی"۔ مزید تفصیلات کے لیے انگریز جاسوس ہمفرے کے اعتراضات شائع کردہ مجلس اہلسنت وجماعت ملاحظہ فرمائیں۔ حنفی المسلک علمائے دیوبند تحصیل صوابی ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء بمقام جامع مسجد اکرم خاں میں عظیم الشان دینی اجتماع میں متفقہ طور پر فتویٰ مذکورہ شائع ہوا۔

"وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ"۔

فقیر سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی ساکن شاپلین ضلع سوات۔

حقانی علمائے اہلسنت وجماعت (مینگورہ) ضلع سوات کا رائیونڈ والوں کا رسمی خلاف شرع اور ناجائز تبلیغ کے بارے میں متفقہ رائے کے ساتھ

فتوےٰ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام شرع متین اور فقہائے عظام دین مبین اس مسئلہ میں کہ ایک قوم کی رُو سے تبلیغِ احکامِ شرعی اُمت کے ہر فرد پر خواہ وُہ عامی ہو یا عالم فرضِ عین ہے۔ اور یہ کہ یہ تبلیغی فریضہ اقامت میں تکمیل پذیر نہیں ہوتا جب تک اس کے لیے قریہ قریہ اور شہر شہر میں گشت نہ لگائی جائے۔ اور اسی سلسلے میں "رائیونڈ" قصبے کی فضیلت دیگر شہروں اور قصبوں سے بالاتر مانتے ہیں یہاں تک کہ کثرتِ اجر وثواب میں مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بیت اللہ شریف پر بھی فوقیت دیتے ہیں؟ براہِ مہربانی

استفتاء بالا کا مفصل جواب صادر فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔ (مستفتی ابوالکرم غلام نبی (دیروی) خادم علمائے اسلام)

جواب: شرعی احکام کی تبلیغ فرض کفایہ ہے اس دلیل کے ساتھ کہ اللہ پاک جل جلالہٗ قرآن پاک میں فرماتے ہیں: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (الآیۃ) (تاکیداً ہو جائیں بعض تم میں سے (علماء) جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائیں اور نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں۔)

جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر جلالین کے ص۵۸ پر فرماتے ہیں وَمِنْ لِلتَّبْعِيْضِ لِاَنَّ مَاذُكِرَ فَرْضُ كِفَايَةٍ یعنی وَمِنْ مِنْكُمْ سے جو خدا کے قول کے مطابق تبعیض کے لیے ہے خواص (علماء) کے لیے ہے اس لیے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے اور اس فرض کفایہ کی ادائیگی (تبلیغ) عوام کا کام نہیں ہے اور علمائے کے بیان کے ذریعے عوام سے ساقط ہوتی ہے اس لیے کہ عوام احکام شریعت سے بے خبر ہیں۔

اسی وجہ سے درج ذیل بیانات کی رو سے عوام کی تبلیغ اور اس کے لیے گشت لگانا ناجائز ہے۔

(۱) جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يَلْزَمُ كُلَّ الْاُمَّةِ وَلَا يَلِيْقُ لِكُلِّ اَحَدٍ كَالْجَاهِلِ (ص۵۸)۔ یعنی پوری امت پر تبلیغ کرنا لازم نہیں اور ہر جاہل کے لیے مناسب بھی نہیں ہے کہ تبلیغ کرے بلکہ تبلیغ عوام کے لیے ناجائز ہے۔

(۲) علامہ شیخ محمد صادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَلَا يَاْمُرُ الْجَاهِلُ وَلَا يَنْهٰى لِاَنَّهٗ رُبَّمَا اَمَرَ بِمُنْكَرٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مَعْرُوْفٍ لِعَدَمِ عِلْمِهٖ

بِذٰالِکَ (ج ۲ ص ۱۹۱) ان پڑھ جاہل کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جاہل ان پڑھ اپنی لاعلمی سے کبھی تو بدی اور منہیات کا حکم دیتا ہے اور کبھی حسنات اور نیکی سے منع کر دیتا ہے۔

(۳) جلالین شریف کے ص۵ حاشیہ ۲۴ میں فرماتے ہیں: لَا یَصْلُحُ لِلْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ اِلَّا مَنْ عَلِمَ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ وَعَلِمَ کَیْفَ یَتَرَتَّبُ الْاَمْرُ۔ امر بالمعروف ان لوگوں کا کام ہے جو احکامات شریعت سے واقف ہوں، روا اور ناروا یعنی جائز اور ناجائز کی پہچان کر سکیں۔ اور جن میں یہ خوبیاں نہ ہوں اُن کے لیے تبلیغ کرنا ناجائز ہے۔

(۴) علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں لَا یُبَاشِرُ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ اِلَّا مَنْ یَّعْرِفُ مَرَاتِبَ الْاِحْسَانِ وَتَفَاوُتَ الْمُنْکَرَاتِ وَیُمَیِّزُ بَیْنَ الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ وَالْمُخْتَلَفِ فِیْہِ مِنْھَا۔ یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر ان لوگوں کے لیے جائز ہے جو نیکیوں کے مراتب کو جانیں کہ کونسا فرض ہے، کونسا حرام، کونسا واجب، کونسا مکروہ، کونسی سنت اور کونسی مستحب ہیں، اور وہ لوگ جو متفق علیہ اور مختلف فیہ مسائل میں فرق کر سکتے ہیں۔ عوام شریعت کے ان اسرار و رموز سے ناواقف ہیں اس لیے عوام کی تبلیغ ناجائز ہے۔

(۵) فتاوائے عالمگیریہ میں فرماتے ہیں: اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ یَحْتَاجُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ اَوَّلُھَا الْعِلْمُ وَالْجَاھِلُ لَا یُحْسِنُ بِالْمَعْرُوْفِ کَذَا فِیْ حَاشِیَۃِ جَلَالَیْن۔ (ص۵ حاشیہ ۲۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے پانچ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں سے پہلے علم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جاہل وبے علم آدمی امر بالمعروف کیا جانے۔

(۶) اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ کے لیے لازمی شرط ہے "علم کا ہونا"۔ جس سے معلوم ہوا کہ آج کل اکثر جاہل اور ناسمجھ اور احکاماتِ شریعت سے ناواقف لوگ تبلیغِ دین اور وعظ میں مصروف رہتے ہیں اور بغیر تحقیق کے شرعی احکامات اور روایتیں بیان کرتے ہیں۔ خود بھی گنہگار ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ اور تفسیر بیان القرآن مصنف اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی ص۴۵ ج۲ کی رو سے اس قسم کے لوگوں کا وعظ و نصیحت سننا ناجائز ہے۔

(۷) اسی لیے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اس واعظ کو جو ناسخ اور منسوخ نہیں جانتا تھا "کوفہ کی مسجد سے نکالا تھا۔ (تفسیر عزیزی ص۲۸)

پس حاصل یہ ہوا کہ رائے ونڈ والوں کی موجودہ رسمی تبلیغ شرعی لحاظ سے خلاف شرع اور ناجائز ہے۔ اور رائیونڈ شہر کی فضیلت کا ثبوت کسی بھی شرعی کتاب میں موجود نہیں اور خاص کر رائیونڈ کو بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ پر فضیلت دینا محض جھوٹ اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ ہر وہ جماعت جو رائیونڈ کی فضیلت پر عقیدہ رکھتی ہے ان کی عاقبت تاریک ہے۔ اسی عقیدہ کے تحت رائیونڈ بمنزلہ مسجدِ ضرار کے ہے اور بمنزلہ گرجہ معبدِ ہنود کے ہے جس طرح ابرہہ کافر اور اشرف عیسائی کافر نے خانہ کعبہ کے مقابلہ میں بنایا تھا اور منافقوں نے مسجد نبوی کے مقابلہ میں مسجدِ ضرار بنائی تھی۔ شریعت محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی رو سے اس قسم کی مسجد میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بیت اللہ مسجد حرام، مسجد اقصےٰ اور مسجد نبوی کے علاوہ دنیا کی جتنی مساجد ہیں فضیلتِ اجر و ثواب میں سب برابر ہیں۔ دنیا کی کسی مسجد کو مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجد نبوی پر اجر و ثواب کے سلسلے میں فوقیت

دینا شریعت محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہے اور اس قسم کے عقائد سے بچنا چاہئے ______ واللہ اعلم۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

تصدیق کرنے والے چند علمائے کرام

(۱) مولانا قاضی فضل الرحمٰن صدر جمعیت العلماء حقانی سوات (مقام امان کوٹ)
(۲) مولانا فضل الرحمٰن صاحب نائب صدر " " (مقام گولدرہ)
(۳) مولانا عبدالرحمٰن صاحب مقام کانجو۔
(۴) مولوی صنوبر صاحب مقام کالاکلی (کبل)
(۵) قاضی عبدالمطلب (مانیار)
(۶) فقیر سید احمد علی شاہ (شاپین)
(۷) مولانا محمد یوسف صاحب نقشبندی حنفی۔
(۸) مولانا سید محمد شیرین پیر صاحب مہاجر کیمپ۔
(۹) علامہ محمد روشن صاحب خادم القادری صدر انجمن بزم مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اخراج المنافقین عن مساجد المومنین ص۲ تا ۳۴۔

تبلیغی جماعت کے اس تبلیغی مخصوص طریقہ کار کا کوئی ثبوت نہیں ملتا لہٰذا یہ اپنے دعوائے تبلیغ اور دعوائے محبت میں جھوٹے ہیں از روئے قرآن مقدس فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ یعنی جھوٹوں پر اللہ کی لعنت اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الکذب مقراض الایمان یعنی جھوٹ ایمان کی قینچی ہے۔ (مولانا سید احمد شاہ سوات۔ اظہار الکمال علی کشف جہل الجہال ۱۹۶)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ : اَمَّا بَعْدُ

برادرِ مکرم سیّد احمد علی شاہ صاحب حفظ اللہ الکریم من کل اسوءٍ آمین!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ:

حافظ عبداللہ جان کے ذریعے جناب کے چند رسائل موصول ہوئے جناب کے التماس پر فقیر نے آپ کے مطبوعہ رسائل خصوصاً "اخراج المنافقین عن مساجد المسلمین" کا بغور مطالعہ کیا۔

آپ نے نقلاً و عقلاً ثابت کیا ہے کہ وہابی و تبلیغی وہابی خبیث خبیثہ و منافق اور کافر ہیں۔ فقیر کاتب الحروف کا اس مسئلہ میں آپ سے مکمل اتفاق ہے۔ کیونکہ یہ صرف جناب کا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی خارجی ہے اور اس کے تمام معتقدین پیروکار چونکہ بعینہٖ وہی عقیدہ باطلہ رکھتے ہیں لہٰذا جو حکم اصل کا فرع پر بھی وہی حکم صادر ہوگا۔ جب ابن عبدالوہاب نجدی خارجی ہے تو اس کے معتقدین تمام کے تمام خارجی ہیں۔ جس طرح جمہور علماء بشمول میرے جد امجد حضرت شمس شریعت قاطع نجدیت الحاج شائستہ گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے وہابی تمام کے تمام کافر ہیں۔

فقیر محمد عبد العلیم القادری کا یہی فتویٰ ہے۔ قادیانی، رافضی، وہابی کافر ہیں۔ "ومن شك فی کفرھم فقد کفر"۔

وہابی تبلیغیوں کا مسجد سے نکالنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ جس طرح سرکار نے منافق وہابی تبلیغیوں کو مسجد نبوی سے نکالا تھا۔ ان کو اسی طرح ذلیل کر کے نکالنا چاہیے۔ ان کے ساتھ کوئی نرمی نہ کرنی چاہیئے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

محمد عبد العلیم قادری۔ دار العلوم قادریہ سبحانیہ ڈرگ روڈ کراچی۔

"اخراج المنافقین عن مساجد المومنین۔ علامہ سید احمد علی شاہ نقشبندی"۔

تبلیغی جماعت و معنیٔ کلمہ طیبہ

رائیونڈ کی تبلیغی جماعت نے کلمہ طیبہ کا نہایت ہی عجیب اور منگھڑت مفہوم اختراع کیا ہے جس پر وہ بہت زیادہ زور دیتے ہیں کہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ" کا مفہوم ہے "خالق سے ہر کام کے ہونے کا یقین اور مخلوق سے نہ ہونے کا یقین"۔ حالانکہ آج تک جمہور علماءِ امت نے کلمۂ طیبہ کا متفقہ طور پر یہ معنیٰ کیا ہے کہ "نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر ایک اللہ" ہزارہا مسائل میں اختلاف ہوگا مگر آج تک دنیا کے کسی شخص نے کلمہ شریف کے معنیٰ میں اختلاف نہیں کیا ہے۔ تفسیر روح البیان ص۲۵۶ میں کُلّ حَوْلِہٖ

يَقْبَلُ الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا قَوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جنوبی وزیرستان میں ناخواندوں کی اس جماعت نے جب یہ تحریف شدہ معنیٰ بیان کیا تو مولانا حفیظ اللہ صاحب نے فرمایا کہ کلمہ شریف کا یہ معنیٰ کرنا کہ "سارے کاموں کا خدا سے ہونے کا یقین اور مخلوق سے کسی کام کے نہ ہونے کا یقین"۔ خالص کفر ہے۔ • کیونکہ قرآن پاک میں بندے (مخلوق) کو ہزار حکم، ہزار نہی، ہزار وعدہ ہزار وعید۔ اور پانچسو آیاتِ احکام سُنائی گئی ہیں۔ اگر مخلوق کچھ بھی نہیں کرسکتی ہے تو قرآن مجید کی اِن ساڑھے چار ہزار آیات کا انکار لازم آتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عبادات ادا کرنے کا حکم دیا ہے یا حرام کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے یا نیک کاموں پر وعدہ دیا ہے اور بُرے کاموں پر وعید سنائی ہے۔ • نیز اگر خدا سے ہر کام کے ہونے کا یقین کیا جائے تو یہ قضیہ موجبہ کلیہ ہے۔ پھر تو شرک لازم آتا ہے۔ حرام کاری، فسق و فجور کے تمام کاموں کا صدور خالق سے ماننا ہوگا حالانکہ یہ صریحاً کفر ہے۔ کیونکہ یہ عیوب ہیں اور عیوب کا صدور اللہ تعالیٰ سے محال ہے جیسے کہ علم کلام میں اس کی تصریح موجود ہے۔ مناظرہ: مولانا حفیظ اللہ صاحب کے اس فتوے پر تبلیغی جماعت سے مناظرہ کا پروگرام طے کیا گیا۔ • چنانچہ ساٹھ[1] سے زیادہ علماءِ اہلسنت (جو کراچی، افغانستان اور پشاور سے آئے ہوئے تھے) مولانا حفیظ اللہ کی سربراہی میں مقامِ مناظرہ میں ۷ر سے ۱۲ر اپریل تک منتظر مناظرہ رہے۔ مگر رائیونڈ کے کسی مولوی تبلیغی میں مناظرہ پر آمادہ ہونے کی جرأت پیدا نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ اس علاقہ میں اُن کے داخلہ پر شدید پابندی لگادی گئی۔ اور علمائے اہلسنت نے فتویٰ کی شکل میں

اُن کے تحریف شدہ معنی کو مستند اور معتبر کتب کی روشنی میں کفر ثابت کر کے ان کے اس معنی کو مذہب جبریہ قرار دیا (جو کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور محض مانتے ہیں اور وہ جائز و ناجائز، قدیم و حادث ہر فعل کی نسبت اللہ کی طرف کرتے ہیں۔)

شرح عقائد ص۱۲ میں ہے کہ "جبریہ بندے کے لئے کسی قسم کی قدرت کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ نہ مؤثرہ اور نہ ہی کاسبہ۔ بلکہ جہمیہ فرقے کی طرح انسان کو جمادات کی طرح بالکل بے بس مانتے ہیں۔ لَا یُثْبِتُ لِلْعَبْدِ قُدْرَۃً لَا مُؤَثِّرَۃً وَلَا کَاسِبَۃً بَلْ یَجْعَلُہٗ بِمَنْزِلَۃِ الْجَمَادَاتِ کَالْجَھْمِیَّۃِ۔

امام ربانی مجدد الف ثانی نے "مکتوبات شریف" میں تحریر کیا ہے کہ فاعل سے حقیقی طور پر فعل کی نفی کرنا اور مجازاً اس کے لیے ثابت کرنا جیسا کہ جبریہ کا مذہب ہے یہ کفر محض ہے کہ اَلْاَفْعَالُ کُلُّھَا مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْعَبْدُ مَجْبُوْرٌ فِیْ ذٰلِکَ وَھٰذَا کُفْرٌ۔

فتاویٰ بزازیہ: باب الکفار داہل البدع اور عالمگیری ص۳۱۹ میں ہے "جبریہ" میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے مگر صواب یہ ہے کہ وہ اپنے اس قول میں کافر ہیں کہ بندے کے لیے اصلاً کوئی فعل ہی نہیں ہے یہ اور اس طرح بے پناہ دلائل ہیں جن سے جبریہ کے عقائد کے کفریہ ہونے پر تصریحات موجود ہیں۔

وضاحت: جب جبریہ کا کفر ثابت ہو چکا تو اب جو شخص بھی اس عقیدے کی تصدیق تائید کرے گا تو مندرجہ بالا کتب کی روشنی میں وہ بھی کافر ہو جائے گا اگرچہ وہ اپنے آپ کو عالم کہلواتا ہو ● واضح رہے کہ

رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت کے اور بھی کئی عقائد و نظریات قرآن و سنت سے متصادم ہیں مگر علمائے کرام مصلحت کے پیشِ نظر اُن کو نہیں چھیڑتے۔ البتہ ضرورت پڑنے پر ہم تمام گندے انڈے طشت از بام کر دیں گے۔ تاکہ چوراہے پر اس گندم نما جو فروش جماعت کا دجل و فریب آشکارا ہو سکے اور سادہ لوح مسلمان نماز روزہ کے نام پر ان کے دام تزویر سے بچ جائیں۔

● واضح رہے کہ جن لوگوں نے جھوٹے اشتہارات کے ذریعہ حضرت مولانا حفیظ اللہ صاحب کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ یہ بھی اسی جماعت رائے ونڈیہ کی پہلے سے سوچی سمجھی سازش ہے۔ ان بے لگام منافقوں نے جس عظیم شخصیت کو بلا دلیل ضال مضل کہا ہے خود اس کی زد میں آتے ہیں۔ ● ان مساکین فی العلم کو دعوت ہے کہ آئیے قرآن و سنت کی روشنی میں آج بھی ہمیں اس مسئلہ میں آزما سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ روزِ قیامت تک یہ لوگ دلیل کے ساتھ ہمارا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے ● اور یہ متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے کہ یہ فرقہ جبریہ مذکورہ دلائل کی روشنی میں خوارج از اسلام ہیں ● لہٰذا ان کو اپنی مساجد میں چھوڑنا، ان کا وعظ سُننا اور دین و شریعت کا پابند سمجھنا بدترین جُرم ہے۔ اور جو ایسا کرے گا وہ بھی ضال گروہ میں شامل ہوگا جیسا کہ رائے ونڈ کی تبلیغی جماعت ضال مضل، گمراہ اور بے دین ہے۔

(جماعت اہلسنت جنوبی وزیرستان بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ)

"محرم ۱۴۱۵ھ"

مسکین صورت، یزید سیرت تبلیغی جماعت کی جارحیت
(وحشت و بربریت کی شرمناک لرزہ خیز داستان)

رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے ملّاؤں نے تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شریک ہونے والے لاہور کے جن دو محنت کشوں پر بہیمانہ تشدد کیا تھا اُن میں سے ایک محنت کش محمد اقبال زخموں اور ضربوں کی تاب نہ لاتے ہوئے سروسز ہسپتال میں جاں بحق ہوگیا تھا اور اس کی نعش پوسٹ مارٹم کئے بغیر قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن کر دی گئی تھی جبکہ دُوسرے زخمی محمد خاں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ متوفی کی نعش کا اُس کی بیوہ نسیم بیگم کی درخواست پر ڈپٹی کمشنر کے حکم پر قبر سے نکال کر پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ ملزمان بیوہ اقبال پر دباؤ ڈالتے رہے کہ وُہ مقدمہ کی پیروی نہ کرے اس سلسلے میں اُسے دس ہزار روپیہ کا لالچ بھی دیا، اور انکار کی صورت میں سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی بھی دی۔ چند روز قبل گنگارام ہسپتال میں نمائندہ روزنامہ "حیات" سے ایک ملاقات کے دوران متوفی نے کہا تھا کہ ملزمان نے اسے دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے ان ملزمان کے بارے میں پولیس کو کچھ بتایا تو اسے زہریلا ٹیکہ لگوا کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد متوفی کے لواحقین نے اسے سروسز ہسپتال میں داخل کروا دیا تھا۔

تفصیلات کے مطابق حمید علی پارک نیو سمن آباد کا محمد اقبال جو اپنے علاقہ میں "صدیقِ اکبر مسجد" کی انجمن کا صدر تھا، رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کی شہرت اور مذہبی جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے دوست محمد خان کے ساتھ تبلیغی جماعت کے اجتماع میں شامل ہوا جہاں محمد خان نے عالمِ جذبات میں

نعرۂ رسالت اور باباشاہ جمال زندہ باد کا نعرہ بلند کیا۔ جس پر رات کو تقریباً
ایک بجے جماعت کے منتظم اُسے وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ صبح کو محمد اقبال
عبادت سے فارغ ہو کر اپنے دوست کی تلاش میں نکلا تو مسجد کے عقب میں
ایک گودام میں اس نے محمد خان کو چھت سے الٹا لٹکا پایا جس کو چند افراد
ڈنڈوں سے زدوکوب کر رہے تھے۔ اقبال نے اندر جا کر ان کو روکنا چاہا
تو انہوں نے اُسے بھی پکڑ کر بٹھا لیا اور کہا کہ ہمارے مولوی صاحب آ کر
فیصلہ کریں گے۔ گودام میں پہلے سے چار لڑکے بھی انہوں نے بند کئے ہوئے
تھے۔ مولوی صاحب آئے اور آتے ہی اقبال کے سر میں ڈنڈا دے مارا،
جس سے اقبال بے ہوش ہو گیا۔ بیہوشی کے دوران انہوں نے اُسے
بھی چھت سے اُلٹا لٹکا دیا اور ڈنڈوں سے زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔
ہوش میں آ کر اس نے پھر چلانا شروع کر دیا کہ وہ چور نہیں ہے مسجد صدیقِ
اکبر کا صدر ہے۔ بعد ازاں مولوی کا ایک کارندہ بس میں بٹھا کر انہیں غشی کی
حالت میں لاہور لے آیا اور گنگا رام ہسپتال میں فرضی حادثہ کی داستان
سُنا کر انہیں داخل کرا دیا۔ جب اقبال کو ہوش آیا تو اس نے اپنی بیوی نسیم
بیگم کو ساری بات بتائی۔ اس واقعہ کا دوسرا زخمی محمد خان ابھی تک مدہوشی
کے عالم میں بسترِ مرگ پر سسک رہا ہے اور اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔

(روزنامہ "حیات" لاہور "مشرق" "نوائے وقت"۔ ۲۰/۲۱ نومبر ۱۹۷۶ء)

تبلیغی جماعت کا دُوسرا قاتل اور اس کا انجام!

(رائیونڈ کے سانحہ قتل سے پہلے قصور میں خونی ڈرامہ کا پیش منظر)

قصور ۲۸ جون ۱۹۷۶ء۔ مقامی پولیس نے کوہاٹ کے ایک شخص شربت خان

کو ایک معمر نمازی حاجی محمد خاں کے قتل کے الزام میں گرفتار کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم شربت خان جو کہ ضلع کوہاٹ کا رہنے والا ہے اور رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کا رکن ہے وہ کوٹ حلیم خاں کی مینار والی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے حاجی محمد خان سے مذہبی مسائل پر جب بحث کی تو اُسے مقتول کے عقیدے اور اپنے عقیدے کے مبینہ اختلاف کی وجہ سے سخت رنج پہنچا جس پر اس نے غصے میں آکر حاجی محمد خان کو ڈنڈے سے پیٹنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے حاجی محمد خاں شدید زخمی ہو گیا۔ اس کی چیخ و پکار سُن کر جب راہگیر مسجد میں پہنچے تو اس کو خون میں لت پت پایا جس پر ملزم بھاگ نکلا۔ لوگوں نے ملزم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ حاجی محمد خاں نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ مقتول ہر وقت مسجد میں عبادت کرتا رہتا تھا"۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ ۲۹ر جون ۱۹۷۰ء)

ماہنامہ رضائے مصطفٰے (گوجرانوالہ) کے نمائندۂ خصوصی کی رپورٹ کے مطابق مینار والی مسجد قصور کے امام حافظ مرزا بیگ صاحب نے اپنی مسجد میں براجمان تبلیغیوں سے کہا کہ تمہارا اور ہمارا عقیدہ ایک نہیں ہے۔ آپ لوگ میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر تقریبات کو نہیں مانتے" اور ویسے بھی آپ کا مسجد میں کھانا، پینا، سونا، لیٹنا، باتیں کرنا آداب مسجد کے خلاف ہے اس لئے آپ لوگ ہماری مسجد سے نکل کر اپنے ہم عقیدہ سامنے والی غیر مقلدین کی مسجد میں چلے جائیں۔ چنانچہ تبلیغی جماعت والے مسجد کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر حافظ صاحب کو گالیاں دینے کے بعد اُس وقت تو چلے گئے۔ مگر:۔

شربت خاں کا انتقام :- ۲۸ رجون ۱۹۷۶ء بروز سوموار ان کا ایک رکن شربت خان بقصدِ انتقام ۹ بجے صبح مسجد میں آیا۔ حاجی محمد خان مرحوم ابھی مسجد میں ہی تھے۔ شربت خاں نے پہلے نفل پڑھے پھر مسجد کی صفائی کی اور اس کے بعد حافظ مرزا بیگ صاحب کی رہائش گاہ کی طرف جانے کی کوشش کی۔ حاجی محمد خاں صاحب نے کہا کہ میں تمہیں اُوپر نہیں جانے دوں گا۔ تمہارا اُوپر جانے کا کیا مطلب ہے؟ نیچے رہو ــــ! چنانچہ شربت خاں بدبخت نے حاجی محمد خان صاحب کو ڈنڈے سے مارنا شروع کر دیا اور مسجد کا دروازہ بند کر کے خوب مارا۔ اور چاقو سے ان کے ہونٹ چیر دیئے۔ جب حاجی محمد خاں بے ہوش ہو گئے تو اس خبیث نے مسجد کا دروازہ کھولا اور حاجی محمد خاں کو بے ہوشی کی حالت میں ٹانگوں سے گھسیٹ کر بازار میں پھینک دیا۔

گرفتاری :- لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ پٹھان نے حاجی محمد خاں کو مار دیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور پٹھان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کے قابو نہ آیا۔ اتنے میں ایک نوجوان محمد عاشق برف لے کر آرہا تھا اس نے تانگے پر سے پٹھان کے منہ پر پاؤں دے مارا۔ پٹھان گر پڑا اور اُسے پکڑ کر تھانے لے گئے۔ حاجی محمد خاں کا لڑکا محمد نذیر خاں یہ سُن کر موقع پر پہنچ گیا اور حاجی صاحب کو ہسپتال لے گیا۔ ہسپتال میں دو گھنٹے بعد حاجی صاحب دو بجے دن مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

خودکشی :- شربت خان کو جب پولیس نے جیل بھجوایا تو وہاں اس نے جیل والوں کو بھی تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر اُسے چکی میں

بند کر دیا گیا اور وہاں اُس نے دیوار کے ساتھ ٹکریں مارنا شروع کر دیں۔ اور جیل میں پندرہ دن بعد خود کشی کر کے مر گیا۔ اصل پروگرام کے تحت شربت خاں' حافظ مرزا بیگ صاحب کو قتل کرنے آیا تھا۔ وُہ ہاتھ نہ آئے تو ظالم نے حاجی محمد خاں صاحب کو شہید کر دیا' اور چند دنوں بعد خود حرام مَوت مر کر خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق بنا۔

عذرِ گناہ۔ "مسکین صورت یزید سیرت تبلیغی جماعت" کے افراد کو جب رائیونڈ کے قتل و تشدد کا واقعہ بتایا جاتا ہے تو یہ جھوٹے لوگ بلا تحقیق اس واقعہ کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ مگر جب اخبارات و ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے حوالہ سے ان کی گرفت ہوتی ہے تو فوراً پینترا بدل کر کہتے ہیں کہ رائیونڈ میں جس کا قتل اور جن پر تشدد ہوا ہے وُہ چور تھے۔ حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے نہ وُہ چور تھے۔ اور نہ چور کی سزا قتل ہے۔ اور نہ ہی تبلیغیوں کو قانون ہاتھ میں لینے کا حق ہے۔ اصل واقعہ وہی ہے جو بحوالہ اخبار پہلے بیان ہوا۔

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ دسمبر ۱۹۷۷ء ۔ فروری ۱۹۷۸ء)

(دو جماعتیں صفحہ ۵۹ تا ۶۴)

ایک لرزہ خیز عبرتناک واقعہ!

غازی گھاٹ ضلع مظفر گڑھ میں رفیق نامی شخص بستر بند تبلیغی جماعت کا رکن ہے جو تبلیغی چلّہ "چلت پھرت" میں مصروف ہو کر دو دو ماہ گھر سے غائب رہتا تھا۔ اس کی ماں مر گئی تھی اور اس کے بعد اس کی غیر موجودگی میں گھر میں صرف اُس کی بیوی اور اُس کا باپ رہتے تھے۔ چنانچہ رفیق کے ہم مسلک باپ پر ایسا شیطانی غلبہ ہوا کہ اس نے بیٹے کی "تبلیغی مجبوری" اور غیر موجودگی

میں اس کی بیوی یعنی اپنی بہو سے ناجائز تعلق قائم کرلیا اور اس کے ساتھ زیادتی کا مرتکب ہوتا رہا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

کاش: تبلیغی جماعت کے افراد کو بیرونی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے اندرونی معاملات و بیوی بچوں کے حقوق و حفاظت کا بھی کچھ احساس ہو۔

(محمد عبداللہ صدیقی ۔ غازی گھاٹ ضلع مظفر گڑھ) بحوالہ رضائے مصطفےٰ ص ۱۳

"جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ"

مبلغ یا سمگلر: داؤد خیل ۸ مئی ۔ کالا باغ پولیس نے بستروں میں بند نوے ہزار روپے مالیت کا غیر ملکی کپڑا برآمد کرلیا ۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ بنوں سے میاں والی جانے والی بس میں چند افراد تبلیغی جماعت کا روپ دھار کر گیارہ بستر بندوں میں بھاری مقدار میں غیر ملکی قیمتی کپڑا اسمگل کر کے لا رہے ہیں ۔ جونہی بس کالا باغ اڈہ پر پہنچی حوالدار نور محمد نے ایک سپاہی کی مدد سے بس کی چیکنگ شروع کردی اور بستروں میں موجود بھاری تعداد میں غیر ملکی کپڑا برآمد کرلیا جس کی مالیت تقریباً نوے ہزار روپے بتائی گئی ہے ۔ تاہم ملزمان فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ۔ (بشکریہ روزنامہ امروز: ۹ مئی ۱۹۸۱ء بحوالہ رضائے مصطفےٰ ص ۳۲ ، رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ)

تبلیغ کے بعد قتل: جھنگ ۱۴ اپریل ۔ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جس نے دو بیویوں کو جلا کر اور تیسری کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا کیونکہ اُسے ان کے چال چلن پر مبینہ طور پر شبہ تھا۔ تفصیلات کے مطابق جمر داد گنال سے ایک نامعلوم خاتون کی لاش ایک بوری میں بند ملی جس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے لیکن بعد میں متوفیہ کے بھائی نے اسے پہچان لیا۔ تحقیقات کے دوران معلوم ہوا ہے کہ اُس کو

اس کے شوہر یار محمد رند نے قتل کیا جو کئی ماہ تک تبلیغی دورے پر رہنے کے بعد واپس ہوا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ دورہ سے واپسی پر اس نے اپنی بیوی پر بدچلنی کا الزام عائد کیا۔ اور اس کا گلا گھونٹ کر اُسے ہلاک کر دیا۔ تحقیقات کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ ملزم نے اس سے پہلے ایک موقعہ پر دو بیویوں کو اسی الزام میں جلا کر ہلاک کر دیا تھا جب طویل عرصہ تبلیغی دورے پر رہنے کے بعد واپس ہوا تھا۔ (روزنامہ حریت کراچی ۱۸/۱۴)

عورتوں کی تبلیغ "کانپور جوہی لال کالونی کے ایک مکان پر چند عورتیں داخل ہوئیں اور دریافت کرنے پر انہوں نے اپنے کو تبلیغی جماعت سے منسلک بتایا۔ کلمہ، نماز اور تبلیغ کی بات کرتے کرتے نہ جانے کیا جادو کر دیا کہ گھر کی عورتوں سے کئی تولے سونے کے زیورات اور نقدی ہتھیالی اور فرار ہو گئیں۔ اس قسم کے حادثات اس سے قبل بھی شہر میں ہو چکے ہیں۔" (ماہنامہ اعلیحضرت بریلی۔ ماہ جون)

تبلیغی جماعت کی چوری تبلیغی جماعت نے کئی مرتبہ نوں میں اہلسنت کی ایک مسجد سے "مدنی مسجد" کا بورڈ چوری کر لیا۔ یہ معاملہ جب ڈی، ایس، پی، کے پاس پہنچا تو انہوں نے فریقین کو بلایا۔ یہاں بھی تبلیغی جماعت نے کہا کہ "ہمیں مدنی مسجد کا بورڈ اچھا نہیں لگتا۔" چنانچہ بحث کے بعد قرعہ اندازی ہوئی کہ مدنی مسجد کا بورڈ لگایا جائے یا نہ لگایا جائے۔ جب قرعہ نکالا گیا تو الحمد للہ "مدنی مسجد" کا نام نکلا۔ (محمد انور بابر)۔ (رضائے مصطفےٰ ص ۲۱، جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ)

ارباب سکندر مرحوم کے قاتل نے علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے اقبالِ جُرم کر لیا

مرحوم سے میرا مذہبی اختلاف تھا انہوں نے میرے ساتھ تبلیغ پر جانے سے انکار کیا تھا (ملزم کا بیان)

پشاور ۔ ۱۸ مارچ (نمائندہ جنگ) سرحد کے سابق گورنر ارباب سکندر خان خلیل کے قاتل محمد طاہر کو آج دوپہر خصوصی تفتیشی جماعت نے حفاظتی اقدامات کے تحت علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جہاں اس نے اقبالِ جرم کرتے ہوئے اپنا بیان قلمبند کرایا ۔ بعد میں اس کے خلاف جوڈیشنل ریمانڈ منظور کرتے ہوئے جوڈیشنل حوالات بھجوا دیا گیا ۔ ملزم کو اقبالِ جرم کے لیے عدالت میں پیش کیا گیا تو مروجہ قوانین کے تحت اُسے سوچنے سمجھنے کا وقت دیا گیا ۔ بعد میں اس نے اقبالِ جرم کر لیا معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو ملزم نے اپنے طویل ترین بیان میں یہ کہا ہے کہ ارباب سکندر خان مرحوم کے ساتھ اس کے مذہبی اختلافات تھے اور دار العلوم کی زمین جو عیدگاہ کے لئے وقف کی دار العلوم کی تعمیر کے بعد جب یہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا تو اس دار العلوم کو خالی کرانے کی کوشش کی جانے لگی ۔ اور مرحوم کے پاس وُہ ایک دفعہ گئے کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ تبلیغ کے لیے چلیں ۔ تو مرحوم نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ پہلے اپنے آپ کو ٹھیک کرو پھر دوسروں کی طرف توجہ دو ۔ اس بنا پر اختلافات بڑھتے گئے ۔ پھر مَیں نے ارباب سکندر کے قتل کا منصوبہ بنایا ۔ ارباب سکندر مرحوم روزانہ نشانہ بازی کے میدان کی طرف تفریح کے لیے جایا کرتے تھے ،

اور دو قوسے کے روز میں وہاں ان کا منتظر تھا اور جب وہ وہاں پہنچے تو انہیں قتل کیا۔ اس جگہ کا انتخاب اس لیے کیا تھا کہ یہاں قتل کا پتہ نہیں چل سکے گا اگر فائر کی آواز کسی نے سنی بھی تو یہ سمجھے گا کہ نشانہ بازی کی جا رہی ہے آج ملزم طاہر کی انگلیوں کے نشانات بھی محفوظ کر لیے گئے۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۹ / مارچ ۱۹۸۲ء۔ بحوالہ روپ بہروپ ۴۴)

تبلیغی جماعت کا انصاف و کردار

"پشاور (نمائندہ جنگ) قبائلی لشکر نے باڑہ میں ۱۹ / فروری کو منعقد ہونے والے تبلیغی اجتماع کے سلسلہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ اگر کسی بھی شخص نے تبلیغی اجتماع کے دوران چوری کی تو اس کا گھر جلانے کے علاوہ اس سے پانچ لاکھ روپے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ قبائلی لشکر کو جب سپاہ قبیلہ کے ایک شخص میجر کے بارے میں شکایت ملی کہ اس نے تبلیغی اجتماع کے دوران چوری کی ہے تو لشکر کے مسلح قبائلیوں نے میجر کے مکان کو آگ لگا کر جلا دیا۔"

(جنگ لاہور ۱۶ / مارچ ۱۹۸۶ء)

قانون کو ہاتھ میں لینے کے علاوہ چوری کے جرم پر گھر جلانا اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ کرنا معلوم نہیں کونسی شریعت ہے۔

تبلیغ پر معذرت:۔ بعض جماعتیں جنہوں نے تبلیغ کو اپنا مقصد قرار دے رکھا ہے ان کی تبلیغ بھی صرف مسلمانوں تک محدود ہے کہتے ہیں اس جماعت کے چند افراد نے ایک شخص کو گھیر لیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں کلمہ طیبہ سنائے۔ اس نے کہا "میں تو عیسائی ہوں"۔ انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا: "غلطی ہوئی ہم نے سمجھا تھا آپ مسلمان ہیں"۔ واہ وا

کیسی تبلیغ ہے۔ (نوائے وقت لاہور۔ کالم نورِ بصیرت۔ ۳ نومبر ۱۹۸۶ء)
"بحوالہ رضائے مصطفٰے ص۲۲، ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ"

(دُوسروں کی زبان سے)

تبلیغی جماعت، تھانوی کلمہ اور مرزائیت نوازی

"اہلحدیث لاہور" رقمطراز ہے کہ "تبلیغی جماعت کے مرکزی قائد منظور نعمانی کی کتاب "ملفوظاتِ الیاس" سے جماعت کے بانی مولوی الیاس کی زبانی ایک بیان منقول ہے کہ "مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو الیاس کے طریقۂ تبلیغ سے عام کیا جائے تاکہ تھانوی کی روح کی مسرتیں بڑھیں"۔ اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ اس کا مرکزی نقطہ خدا اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی سے کہیں زیادہ تھانوی کی رُوح کی خوشنودی منظور ہے۔ اسی لیے اُن کی تعلیمات وہدایات کو پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تقیہ: ہر جماعت کو اپنا مقصد متعین کرنے کی پوری آزادی اور پُورا اختیار ہے۔ اعتراض صرف اس پر ہے کہ تبلیغی جماعت اپنے اصل مقصد کو چھپاتی کیوں ہے اور بلا جھجک یہ کیوں نہیں کہتی ہے کہ یہ جماعت تھانوی کی تعلیم کو عام کرنے اٹھی ہے، جو اُن سے اتفاق وہمدردی رکھتے ہوں وُہ اس میں شامل ہو جائیں۔

نمونہ:۔ تھانوی کی تعلیمات کا ایک نمونہ یہاں درج ہے۔ قارئین کرام اندازہ لگائیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کے احساس کے ساتھ یہ فیصلہ فرمائیں کہ وُہ تعلیمات دین کے لیے مفید ہیں یا مضر؟ اور ان کی ہدایات سے

ایمان کی سلامتی ہے یا اسے خدشہ۔

تھانوی کلمہ و درود: ۔ ایک مرتبہ تھانوی کے کسی مرید نے اپنا خواب لکھ بھیجا وُہ یہ ہے "میں نے رات خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہر چند کلمہ صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منہ سے نکل جاتا ہے (نقل کفر کفر نباشد) اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وُہ اثرِ ناطاقتی بھی بدستور تھا۔ لیکن حالتِ بیداری میں حضور کا (تھانوی کا) ہی خیال تھا۔ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دُور کیا جائے باین خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دُوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِی "۔ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں بے اختیار ہوں مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں ہے"۔

کفر پر تسلی: ۔ (مرید کا یہ خط دیکھ کر تھانوی نے اسے یہ جواب لکھ بھیجا ہے کہ) "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالےٰ متبع سُنّت ہے"۔ (رسالہ الامداد ص ۳۴ ۱۳۳۵ھ)

اس اقتباس پر غور فرمائیں کہ تھانوی صاحب نے مرید کی زبان سے نکلے ہوئے "کفر صریح" کے جملے کا کس نشاط و سرور طبع کے ساتھ تحسین آمیز انداز میں حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔

تبصرہ: ۔ تھانوی کا دینی معاملات میں اغماض اُمّتِ مسلمہ کے حق میں

کس قدر زہر قاتل ہے۔ اس پر کچھ کہنے کے بجائے انہی کے مکتبِ فکر کے آدمی مولانا سعید احمد اکبر آبادی (رکن مجلسِ شورٰی دارالعلوم دیوبند) کا تبصرہ درجِ ذیل ہے ملاحظہ ہو:۔ ”تھانوی میں اپنے معاملات کی تاویل اغماض و مسامحت کی خو تھی۔ ظاہر ہے اس کا سیدھا اور صاف جواب یہ تھا کہ ”یہ کلمۂ کفر ہے، شیطان کا فریب ہے اور نفس کا دھوکہ ہے۔ تم فوراً توبہ کرو اور استغفار کرو۔ لیکن تھانوی صرف یہ کہہ کر بات آئی گئی کر دیتا ہے کہ تم کو غایت مجھ سے محبت ہے یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔ (برہان فروری ۱۹۵۲ء، ص۱۰۷)

اس تبصرہ کے بعد اس تشنۂ تکمیل تبصرہ میں اپنی طرف سے اتنا اور اضافہ کئے دیتا ہوں:۔

اہلحدیث کا تبصرہ:۔ اس خواب کا واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بفرضِ محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان بے قابو ہو گئی تھی اور بے اختیاری میں کلمۂ کفر نکل گیا تھا تو تعجب اس پر ہے کہ پیر و مرشد تو ہوش میں تھا اور اس کا قلم اختیار میں تھا۔ تو پھر مرید کو سرزنش کرنے کے بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ بھیجا؟ اب قارئین ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کیا تبلیغی جماعت اس قسم کی باتوں کی بھی تبلیغ کرے گی؟ اور مسلمانوں کو تھانوی کا کلمہ پڑھوا کر ان کی اُمت میں داخل کرائے گی؟

پیغمبرانہ منصب:۔ بعضوں کا یہ شبہ بجا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اب نہیں پھر کبھی نہ کبھی اس تبلیغی جدوجہد کی آڑ میں ایک اور تحریک جنم دے دے گی۔ اس دعوت و تبلیغ کے پردے سے پورے

تقدس کے ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی پیغمبرانہ منصب پر جلوہ گر ہو جائے گا کیونکہ اس سے پہلے بھی اسی "طلائے ناب" کے سلسلہ کی کڑیوں میں سے تین اکابر دیوبند نانوتوی، گنگوہی اور الیاس نے اپنے آپ کو پیغمبرانہ سطح پر پہچانے کی کوشش کی ہے۔ جب یہ جماعت اسی قسم کے تجدیدی کارناموں کی تکمیل کرنا چاہتے ہے تو ایک اور نئے فتنہ کو جنم دینے کے لیے راہ ہموار کرنے کی صورت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ منحوس دن نہ دکھائے۔ اس جماعت سے وابستہ تینوں ملاؤں نے یکساں طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی کی ہے۔ پھر ان تینوں پیشواؤں کے مشترک اقدامات کی کیا تاویل ہو سکتی ہے۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک پیغمبر کی سطح پر پہنچنے کی کوشش کر کے بعد والوں کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ (مختصراً ملخصاً) ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۶ جولائی ؁ بحوالہ رضائے مصطفےٰ ۱۹۶۱ء، ذیقعدہ ؁۱۴۰۵ھ)

تبلیغی جماعت اہلحدیث کی نظر میں!

تبلیغی جماعت :- کی مقبولیت کے لیے چند ظاہری محاسن نمائشی تقدس کام کر رہا ہے۔ تبلیغی دوروں میں اس کے بانیوں اور رہبروں کے ہزاروں محیر العقول واقعات اور کرامات پوری کرشمہ سازیوں اور سحر انگیزیوں کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں محض اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ "جو اللہ کا کام کرنے اور اس کا دین پھیلانے نکلے تو قدرت اس کے ہاتھوں حیرت انگیز کارنامے کرا دیتی ہے"۔ تعجب تو اس پر ہے کہ جو کرامتیں حضرت محبوب سبحانی، خواجہ اجمیری و دیگر بزرگوں

کی طرف منسوب ہو کر "شرک و گمراہی" ہو جاتی ہیں وُہ کرامات و برکات اس جماعت کے مخلص بانیوں، رہبروں و رہنماؤں کی طرف منسُوب ہو کر "ایمان و آگہی" کیونکر ہو جاتی ہیں۔ مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ اس تضاد بیانی پر حیران ہے۔ اور اسے اس پر بھی بڑی حیرانی ہے کہ اس کے مرکز اور اس کے سالانہ اجتماعات پر ضرور کثیر رقم خرچ ہوگی۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ "بس اللہ دیتا ہے"۔ سو فیصد درست ہے۔ مگر یہ عالم اسباب ہے۔ یہاں اس کی عطاء اور بخشش کے لیے مادی ذرائع و وسائل کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ امر ہماری سمجھ سے بالا تر ہے کہ اس معاملہ میں اس قدر کامل رازداری کیوں ہے؟

بے علم مبلغ:۔ اَن پڑھ لوگوں کے دستے تبلیغ دین کے لیے تیار کئے جا رہے ہیں۔ اب وُہ دین سے ناآشنا لوگ انجام دینا چاہتے ہیں۔ ان میں دیندارانہ نخوت و غرور آ گیا ہے۔ وُہ علماء دین اور عربی مدارس کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں۔ جماعت سے اپنی وابستگی کو ہی اپنی علمی سند تصوّر کرتے ہیں۔ اور دین کو اِتنا آسان سمجھ کر بغیر سند کے خود کو دینی پیشوائی اور اقتدار کے لائق سمجھتے ہیں۔

دیوبندی تعلیم:۔ اجتماعی چلّوں کے پروگرام چلانے اور جماعت کے ساتھ گشت کرانے کو کارِ ثواب کہہ کر جامد معتقدات کو ذہن نشین کراتے ہیں۔ اکابر دیوبند کی تعلیمات اور متصوّفانہ خیالات و معتقدات کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کے مبلّغین مسلمانوں کو دین کے لیے دُنیا ترک کرنے کی تعلیم دیتے ہیں تو وُہ اپنے وقت کو فارغ کر کے اپنے بال بچوں سے بے پروا اور دنیوی معاملات سے الگ تھلگ ہو کر ایک

نئی قسم کی رہبانیت اختیار کر لیتے ہیں اور اس نئے دور کے لائق نئے خانقاہی طریقے عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایجاد بندہ:۔ مولانا منظور احمد نعمانی، اس جماعت کے بانی الیاس کی زبانی یہ بیان نقل کرتے ہیں: ”آج کل خواب میں مجھ پر علومِ صحیحہ کا القا ہوتا ہے اس لیے کوشش کرو کہ ”مجھے نیند زیادہ آئے چنانچہ میں سر میں تیل کی مالش سے نیند میں زیادتی ہوگئی“۔ آپ (الیاس) نے کہا کہ ”اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا“۔ (ملفوظات الیاس ص۵۱)

جب بانیٔ جماعت خود ہی یہ واضح کر چکا ہے کہ اس پر اس تبلیغ کا طریقہ خواب میں منکشف ہوا ہے، تو اس جماعت کے مبلغین عام طور پر اسے انبیاء و صحابہ کا طریقہ کہتے ہیں۔ یہ صریح جھوٹ اور سو فیصد غلط ہے۔ اگر یہ فی الواقع مسنون طریقہ ہوتا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا خواب میں منکشف ہونے کا مطلب اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کی ”ایجاد“ ہے۔

حیرت و استعجاب اس پر ہے کہ بانیٔ جماعت نے تعلیم و طریقۂ تبلیغ دونوں میں سے کسی کو بھی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہیں کیا ہے جیسا کہ ملفوظات میں تحریر ہے کہ: ”ایک بار فرمایا حضرت تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی“۔ (ملفوظات ص۵۷) یہ واضح شہادت موجود ہے کہ اس کی غرض تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اس پر ہمارا کوئی

اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض صرف اس پر ہے کہ وُہ اپنے اصل مقصد کو چھپاتے کیوں ہیں۔ وہ بلا جھجک صاف صاف یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اُٹھے ہیں۔ جنہیں یہ پسند ہے وُہ ہمارے ساتھ ہو جائیں۔

تھانوی کی خوشنودی :۔ اس سلسلہ کی ایک اور ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ اس جماعت کی جدوجہد کی غایت بھی اللہ اور رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی نہیں بلکہ تھانوی کی روح کی خوشنودی ہے وُہ کس طرح حاصل ہو گی۔ لکھتے ہیں :۔

"الیاس نے کہا کہ تھانوی سے تعلق بڑھانے اس کی برکات سے استفادہ کرنے اور اُس کی ترقیٔ درجات کی کوشش میں حصہ لینے اور اس کی روح کی مسرتوں کو بڑھانے کا سب سے اعلیٰ اور مستحکم ذریعہ یہ ہے کہ اس کی تعلیماتِ حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے (ملفوظات ص۴۷)

یہ واضح ہو چکا ہے کہ اس جماعت کا مرکزی نقطہ اللہ اور رسُول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی سے بڑھ کر تھانوی کی روح کی خوشنودی منظور ہے۔ وُہ کس طرح حاصل ہو گی؟ پس ان کی تعلیمات و ہدایات کو پھیلانے کی کوشش کی جائے۔

مقصدی رشتہ :۔ اب آپ ہی انصاف سے بتائیے ان کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے تبلیغی جماعت کا چلانا کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟ بہر حال تھانوی اور اس جماعت کے درمیان مقصدی رشتہ ہے۔ جب تک ہم الیاس کے ذہن و فکر سے آگاہ نہ ہو جائیں اور تھانوی

کی تعلیمات کا منصفانہ جائزہ نہ لے لیں، اس جماعت کی مقصدیت سمجھ میں نہیں آسکتی"۔ (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔ ۲۲ر فروری ۱۹۸۵ء)

_______ بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ مارچ ۱۹۸۵ء

(دُوسروں کی زبان سے)

تحریکِ رائے ونڈ، ایک بدعت ایک سازش!

سوال:- آپ کے خیال میں جو رائے ونڈ کے مرکز میں عمل ہو رہا ہے وُہ سب بدعت ہے؟

جواب:- میرے خیال میں اور کوئی عمل بدعت نہ بھی ہو، یہ چلّے لگانا ضرور اس قبیل سے ہے۔

غرورِ چلّہ:- مجھے تو یہی تجربہ ہُوا ہے کہ جو شخص ایک چلّہ لگا لیتا ہے اُس کو عجب کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ وُہ کیلکولیٹر سے جب چلّہ کی نمازوں کو اُنچاس کروڑ سے ضرب دیتا ہے تو وُہ اپنے آپ کو بالکل جنتی تصوّر کر لیتا ہے۔ وُہ صرف چلّہ لگانے اور نمازیں پڑھنے کو ہی دین سمجھ لیتا ہے اگر وُہ رشوت لیتا ہے تو لیتا ہی رہتا ہے۔ اگر وُہ بینک میں ملازم ہے تو وُہ سُودی ملازمت کو بالکل نہیں چھوڑتا۔ اگر وُہ زرگر ہے تو وُہ کھوٹ ڈالنے سے بالکل باز نہیں آتا۔ اگر وُہ ملاوٹ کا دھندا کرتا ہے تو وُہ اس کو ہرگز ترک نہیں کرتا۔ اگر اس کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے تو وُہ اسیطرح جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب جرم کر کے آکر وُہ ایک چلّہ لگا لیتا ہے تاکہ یہ سب جرائم اُسے معاف ہو جائیں، گویا چلّہ کشی کو وُہ کفارۂ گناہ سمجھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چلّہ کش

ایسا نہ بھی ہو مگر میں نے اکثریت ایسے ہی لوگوں کی دیکھی ہے۔

قربانی:- باقی رہا جان و مال کی قربانی، وُہ ان بدعتیوں کے نصیب کہاں۔ کیونکہ میں دس سال سے ان کی حرکات و سکنات کو دیکھ رہا ہوں میں نے اِس دوران جہاد کا لفظ ان کے مُنہ سے کبھی نہیں سُنا۔ اگر ان کو اپنی تقریر میں جہاد کا مفہوم ادا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے مترادف "محنت" کا لفظ بولتے ہیں۔ مَیں نے ان کو اکثر مسجدوں سے زبردستی باہر نکالتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کبھی نہیں پُوچھا کہ ہم کو کس جرم کی وجہ سے اِس مسجد سے نکالا جا رہا ہے۔

میرا مشاہدہ:- مَیں نے اکثر ان کو دیکھا ہے کہ کبھی انہوں نے خلافِ شرع کام کرنے والوں کو نہیں ٹوکا۔ میں نے کبھی ان کو جہاد کے مسائل و فضائل پر تقریر کرتے نہیں سُنا۔ میں اُن کے بڑے بڑے اجتماعوں میں شامل ہُوا ہوں میں نے کبھی ان کی زبان سے بھارت کے مشرکوں، اسرائیل کے یہودیوں اور روس کے دہریوں کے خلاف کوئی قرارِ دادِ مذمت پاس ہوتے نہیں سُنی۔ میں نے کبھی اِن کو دین کی حمیت میں کسی سے لڑتے نہیں دیکھا۔ میں نے کبھی ان کو بھارت کے مُسلم کُش فسادات کے خلاف احتجاج کرتے نہیں پایا۔ انہوں نے کبھی اپنے آپکو رضاکارانہ طور پر کافروں سے جہاد کرنے کے لیے پیش نہیں کیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ چلہ کشی سے نمازی تو بن جاتے ہیں مگر غازی نہیں بنتے۔

سازش:- یہ تحریکِ چلہ کشی بھی واقعی سازش ہے۔ علامات درج ذیل ہیں:-

- سیاست سے کنارہ کشی۔ جس کا مطلب یہ ہے ملک کے دفاع سے

غفلت، دُعاؤں پر زور۔ غلامی اور آزادی کو ایک سا سمجھنا۔ جو حکومت بھی ان کو نماز سے نہ روکے وُہ چاہے ان کو مستقل غلام بنالے۔

• بھارت میں کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی اور بستی نظام الدین دہلی میں ان کا مرکزی دفتر ہونے کے باوجود نہ وہاں آزادی کی تحریک چلانا، نہ مُسلم کشی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا۔

• جماعتوں کی شکل میں غیر ملکی دَورے کرنا، زرِ مبادلہ کا ضیاع کرنا، اور وہاں جاکر نہ توحید کی تبلیغ کرنا نہ تثلیث کا رد کرنا۔

• جس اسلامی ملک میں بھی جانا نہ وہاں اتحاد کی تبلیغ کرنا نہ وہاں کے رہنے والوں کو جہاد کا سبق دینا۔

خانہ جنگی:۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ جس مُلک میں بھی گئے ہیں وہاں خانہ جنگی کرادی۔ مشرقی پاکستان گئے تو بنگلہ دیش بنا آئے، عراق ایران گئے تو وہاں جنگ کرادی۔ لبنان گئے تو اسرائیل سے حملہ کرادیا۔ مصر گئے تو وہاں بھی یہودیوں سے لڑائی کرادی۔

بھارت:۔ یہ لوگ جب اتحاد کی تبلیغ ہی نہیں کرتے تو وہاں کیا لینے جاتے ہیں۔ صرف اپنی شکلیں دکھانے جاتے ہیں کہ ہمیں دیکھو کہ ہم کتنے امن پسند ہیں؟ بھارت میں کروڑوں موجود ہیں مگر بھارت سے کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔ • بھارت میں بُت پرستوں کو توحید کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ بھارت سے باہر جاکر چلّوں کی تبلیغ کرتے ہیں۔ • قرآن پاک کا ترجمہ نہیں پڑھتے، جس وقت دیکھو تبلیغی نصاب پڑھتے نظر آتے ہیں۔ • ان کے بڑے بڑے اراکین تنخواہ دار ہیں مگر ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم نے ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ اپنی زندگیاں

وقف کی ہوئی ہیں ——————— !

(از مدیر ماہنامہ "المجاھد" دار برٹن۔ اگست ۱۹۸۲ء)

———— "بحوالہ رضائے مصطفےٰ ستمبر ۱۹۸۲ء"

سرحد سُنّی بریلوی مساجد میں
تبلیغی جماعت کا داخلہ بند!
اسسٹنٹ کمشنر لکی مروت کا فیصلہ!)

موضع درہ پیزو ضلع بنوں (سرحد) کے علاقہ میں سُنّی بریلوی مساجد میں تبلیغی جماعت کے گروہوں کی آمدورفت سے ہر وقت جھگڑا فساد ہوتا تھا۔ ● تبلیغی جماعت چونکہ اوّل آخر دیوبندی مکتبِ فکر کی پیروکار ہے اور یہ لوگ تبلیغ کے نام پر سُنّی بریلوی مساجد میں آمدورفت کے باعث بھولے بھالے سُنّیوں کو اغوا کرنے اور مساجد پر قبضہ کی راہ ہموار کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اس لیے اختلاف و فساد متوقع ہوتا ہے۔
● چنانچہ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اے سی صاحب تحصیل لکی مروت کی عدالت میں فریقین پیش ہوئے اور گفتگو کے بعد یہ طے پایا کہ:۔
● فریقین اپنی تقاریر میں ایک دوسرے کے متعلق اعتدال سے کام لیں گے
● تبلیغی جماعت رائیونڈ کا کوئی وفد بریلوی مساجد میں نہ جائے گا۔ ● اگر کسی فریق نے فیصلہ کی خلاف ورزی کی تو ایک لاکھ روپیہ جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور قانونی کارروائی بھی کی جائے گی ● عدالت میں سُنّی بریلوی فریق کی طرف سے مولوی عبدالمنان مہتمم جامعہ غوثیہ درہ پیزو۔ اور دیوبندی فریق

کی طرف سے مولوی محمد حسین مہتمم جامعہ حلیمیہ درہ پیزو مع رفقاء پیش ہوئے۔ (نمائندہ خصوصی) یاد رہے کہ سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر مکمل پابندی ہے۔ اور تبلیغی جماعت پر یہ پابندی خانہ کعبہ میں منحرفین کی بغاوت و شرارت میں ملوث و مشکوک ہونے کے باعث عائد کی گئی تھی۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۲۳ جون۔ حیدر راولپنڈی، ۲۲ جون ۱۹۸۳ء)

(بحوالہ رضائے مصطفیٰ ص ۲۱، ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ)

(معاذ اللہ) چھینتا ہوں میں عشق نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(نتیجۂ فکر:۔ علامہ مفتی محمد فاروق صاحب نظامی، ہارون آباد)

اِک مبلغ میں نے دیکھا جبہ و دستار میں — کرتا تھا تبلیغ وہ ہر کوچہ و بازار میں
ہاتھ میں تسبیح تھی وردِ زباں تھا لا الٰہ! — مصروف تھا تبلیغ میں تلقین میں تکرار میں
مصنوعیت ظاہر تھی اس کے رُخ کے خد و خال سے — تھا وُہ گر یہ صفت پیکرِ عاجزی گفتار میں
کلمۂ طیب پڑھاتا تھا مسلمانوں کو وُہ — گویا کافر تھے مسلماں اُس کے ذہن افکار میں
دے رہا تھا اہلِ ایماں کو نمازوں کا سبق! — مشغول تھا اسلام کے ارکان کے پرچار میں
میں نے پوچھا کون ہے تو اے ولی، ابدال غوث — اے مبلغ، متقی، اے پارسا ابرار میں
سر پہ بستر، ہاتھ میں لوٹا، عجب انداز ہے — سادگی کتنی نمایاں ہے ترے اطوار میں
رات دن تیرا سفر جاری ہے برائے دینِ حق — شہر، جنگل، گاؤں، بستی وادیٔ پرخار میں
قول تیرا دل نشیں، تیرا عمل کتنا حسیں — ہر کوئی ہوتا ہے داخل دیکھ کر اخیار میں
بولا بہرِ مصلحت یہ راز کہہ سکتا نہیں، — "زائیونڈ" ہوگا مجل ورنہ دیارِ یار میں
اِک اشارہ کرتا ہوں عاقل اگر ہے تو سمجھ لے — یعنی ہے مُشتے نمونہ اس بھرے بازار میں

پھینکتا ہوں "پردۂ تبلیغ" میں عشقِ نبی
قلبِ مومن سے ہمیشہ اس بھرے بازار میں
اے مسلماں! حق شناس اے عاشقِ میرِ حجاز
شیطان کی یہ چال بازی ہے ترے ادوار میں!

بچو ان سے خدارا! مشعلِ ایمان بجھاتے ہیں

(از جناب محمد انور بابر چشتی۔ ایم۔اے۔ لکی مروت۔ بنوں۔)

اِدھر بستر اُٹھاتے ہیں اُدھر تسبیح گھماتے ہیں
بڑی شانِ عبادت یہ زمانے کو دکھاتے ہیں
یہ خود گمراہ ہیں پھر بھی ہمیں رستہ بتاتے ہیں
غضب ہے، رمزِ دین اہلِ طریقت کو سکھاتے ہیں
لباسِ خضر میں رہزن ہزاروں ہیں تعاقب میں
یہ ڈاکو مومنوں کی دولتِ ایماں چُراتے ہیں
شہِ اجمیر "چلہ" کے لیے لاہور میں آئے
مگر یہ چھوڑ کے داتا کو "رائیونڈ" جاتے ہیں
بخاری، ترمذی، ابوداؤد کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں
مساجد میں یہ "تبلیغی نصاب" آکے سُناتے ہیں
ادائیں لاکھ ہیں لیکن ادا یہ دل کو کھائی ہے
کہ یہ بے دین اہلِ دین کو کلمہ پڑھاتے ہیں
شریعت "تھانوی" کی ہے طریقت زکریا کی ہے

ارے یہ بدعتی دین میں نئی بدعات لاتے ہیں
یہ وہ گستاخ جو خود کو "نبی کا بھائی" کہتے ہیں
یہ وہ ظالم جو پیغمبر کو "شاگردی" میں لاتے ہیں
بڑے مغرور ہیں خود کو "صحابہ" سا سمجھتے ہیں
مگر یہ مرتبہ شاہِ رسالت کا گھٹاتے ہیں:
نکالا ہے کتابوں سے درُودِ پاک انہوں نے!
جو مومن ہیں تو کیوں شانِ نبوت کو مٹاتے ہیں
نہ خود جاتے، نہ جانے دیتے ہیں یہ آستانوں کو
طریقِ کاملیں سے اہلِ سُنت کو ہٹاتے ہیں
عَلم توحید کے لے کے یہ قلعے دیں کے ڈھاتے ہیں
بچو ان سے خدارا! مشعلِ ایماں بجھاتے ہیں
ہدایت نور ہے اور نُور، یہ بے نور کیا دیں گے
جو منکر مصطفٰے کے نور کے ہوں راہ نہ پاتے ہیں

یہ کون لوگ ہیں؟ بُوجھو تو جانیں

نظم ۱

جو اکثر رہتے ہیں باہر ہی گھر سے
رہا کرتے ہیں اکثر در بدر سے
پڑھاتے کلمہ ہیں قرآں نمازیں
بظاہر مولوی ہیں، جلوہ گر سے
درندے ہیں جنہیں تم کہہ رہے ہو

نظم ۲

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً بہروپیوں کے ہر شر سے
ہیں ننگی پنڈلیاں، ماتھے پہ دھبہ
ہے لوٹا ہاتھ میں بستر کمر سے
نرالا دین انہوں نے نکالا

(۱) خدا کے نیک بندے بے ضرر سے
لگایا جس نے نعرۂ رسالت!
یہ ڈنڈے مار کر مارے ہیں سر سے
بظاہر رب رسول اللہ کی باتیں!
بباطن دُور ہیں خیر البشر سے
نہیں آگاہ جو شانِ نبی سے
وہی ہیں لوگ بدتر گاؤ خر سے
ہے چُبھتا ذکرِ میلادِ نبی یوں!
اِسے گنتے ہیں بدعت اور شر سے
جہادِ فی سبیل اللہ بھلایا
مزاجِ مصطفےٰ سے بےخبر سے
بزعمِ خود ہیں یہ داعی الی اللہ
مسلح ہیں یہ بُولہبی شرر سے
موحد ہم ہیں باقی سب ہیں مشرک
ملے موقعہ تو کہہ دیں یہ نڈر سے
یہ ڈاکہ ڈالتے ایمان پر ہیں!
نہ ہونا اِن سے حافظ بے خطر سے

(۲) ہے گشت "اچھی شہادت کے سفر سے"
پکار رکھی ہیں، رٹ رکھی ہیں باتیں
عطائی ہیں بظاہر ڈاکٹر سے
ادھورا علمِ دیں ہے مہلکِ دیں
بچاؤ خود کو اس مہلک شرر سے
کہے قرآں "قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْ"
بچائیں یہ نہ اپنوں کو سقر سے
ہیں فاقوں مر رہے بیوی و بچے
انہیں فرصت نہ تبلیغی سفر سے
نہیں ملحوظ اِن کو حقِ زوجہ
بلا سے پھر رہی ہو در بدر سے
ہوئے شامل وہ ابلیسی گروہ میں
پھرے جو احمدِ مرسل کے در سے
دُعائیں مانگتا لاکھوں کا مجمع
قبولیت نہیں ہے رب کے در سے
نہیں رہتا کسی بھی کام کا وہ
جو ہتھے چڑھ گیا ان کے کدھر سے

تصنع ہے، ریاکاری ہے حافظ
دُعا رہتی ہے یوں خالی اثر سے

(از حافظ لاہوری)

تبلیغی جماعت رائے ونڈ والوں سے چند سوالات

۱:۔ رائیونڈی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہر عقیدہ والے امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے۔ لیکن تبلیغی وفد نے آجتک کبھی بھی اہلِ تشیع کے پیش امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا نہیں کی۔ کیا تبلیغی جماعت کے نزدیک وہ مسلمان نہیں ہیں؟ اور اگر اُن کو مسلمان سمجھتے ہو تو اُن کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

۲:۔ تبلیغی جماعت والے جب بھی مل کر بیٹھیں گے تو تبلیغی نصاب مرتبہ مولوی زکریا پڑھیں گے، حالانکہ مسلمانوں کو ہدایت کے لیے کتاب اللہ اور حدیثِ رسُول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دینا چاہئے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ قرآن پاک کی بجائے تبلیغی نصاب پر کیوں زور دیا جاتا ہے؟

۳:۔ ہر اہلِ مذہب نے علیحدہ اپنا مرکز بنایا ہوا ہے۔ مثلاً سکھوں کا ننکانہ صاحب، مرزائیوں کا ربوہ، اور مسلمانوں کا مرکز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے۔ لیکن تبلیغی جماعت والے مکہ شریف اور مدینہ شریف میں بھی جا کر حاجیوں کو رائے ونڈ کی طرف متوجہ کرتے ہیں کیا تبلیغی جماعت کے نزدیک رائیونڈ مکہ اور مدینہ سے بھی افضل مقام ہے؟

۴:۔ رائیونڈی جماعت والے یہ کہتے کہ ہمارا کسی خاص فرقہ سے رابطہ نہیں ہم صرف مسلمان ہیں۔ جبکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میری اُمت تہتّر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، باقی فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ جنتی ہوگا"۔ اور رائیونڈی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں، کیا ان کا جنتی فرقہ سے بھی تعلق نہیں؟

۵:۔ رائے ونڈی جماعت والوں کا دعوےٰ ہے کہ دُنیا میں سب سے بڑا اجتماع

رائے ونڈ میں ہوتا ہے۔ تو آج تک اتنے بڑے اجتماع نے مجموعی طور پر کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جبکہ تحریکِ پاکستان میں بالکل حصّہ نہ لیا، تحریکِ خلافت میں بالکل حصّہ نہ لیا۔ تحریکِ ختمِ نبوّت میں تبلیغی جماعت والوں نے بالکل تعاون نہ کیا۔ اور تحریکِ نظامِ مصطفٰے میں تو جب مسلمان جان کی بازیاں لگا رہے تھے اُس دور میں بھی رائیونڈی جماعت والوں نے اشارۃً بھی حصّہ نہ لیا۔۔۔ سوال یہ ہے کہ رائیونڈی جماعت نے ملک و ملّت کی خاطر اور خالص مذہبی تحریکوں میں حصّہ کیوں نہیں لیا۔۔۔؟ کیا ان کا پروگرام صرف سیدھے سادے یارسولُ اللہ کہنے والے سُنّیوں کو گستاخ دیوبندی اور وہابی بنانا ہے؟

۶:۔ جو شخص تبلیغی جماعت والوں کے کہنے کے باوجود رائے ونڈ نہ جائے یا چلّہ نہ کاٹے تو اس کو تبلیغی جماعت والے فوراً مشرک، بدعتی، جاہل، فسادی جیسے القابات دے دیتے ہیں۔ خواہ وُہ حاجی ہو، نمازی ہو، سیّد ہو، عالمِ دین ہو، مبلغِ اسلام ہو، خطیب مسجد یا امام مسجد ہو، بزرگانِ دین و اولیاءِ کرام کا غلام ہو۔ تبلیغی جماعت کا مخصوص مشن اور ذہن رکھنے والے اس کو کتنی بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ سوال یہ ہے کہ کیا رائے ونڈ میں نہ جانے سے اس کی تمام نمازیں روزے تقویٰ سب ضائع ہو گئے؟ کیا رائیونڈ نہ جانے سے اس کا دین سے رشتہ ٹوٹ گیا؟ کیا جب رائے ونڈ، جماعت کا مرکز نہ بنا تھا تو اس وقت مسلمان نہیں تھے؟ مبلغ نہیں تھے؟ تبلیغ نہ ہوتی تھی؟ سب مسلمان ہی بدعتی مشرک تھے؟ کیا رائے ونڈ نے مسلمانوں کو شرک اور بدعت سے پاک کیا ہے؟ اور رائیونڈی جماعت نے اسلام پھیلایا ہے یا کہ مکہ شریف اور مدینہ شریف سے اسلام پھیلایا گیا ہے۔۔۔؟

۷:۔ رائے ونڈ کی نیّت سے سفر کرنے والے کو ہر قدم پر کتنا درجہ ملتا ہے؟

تین دن کا چلہ کاٹنے پر کتنا ثواب ملتا ہے۔ غازی کا ثواب یا حج کا۔ ؟ جہاد کا ثواب یا شہید کا ؟ چلہ کاٹنے کے دوران کونسا کھانا کھانا چاہیئے جس سے ثواب زیادہ ہو ؟ ۸ :۔ رائے ونڈ کے مرکز سے عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور مرزائیوں کو تبلیغ کرنے کے لیے وفد کیوں نہیں بھیجے جاتے ؟ رائے ونڈی جماعت کے غازیوں کا پہلا نشانہ اہل سنت و جماعت ہے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے والوں کی مسجدوں کی طرف کیوں ہوتا ہے ؟ میں ایک دفعہ ایبٹ آباد سے تقریر کر کے واپس آرہا تھا کہ بس میں ایک تبلیغی رکن نے بتایا کہ ہم جیسا ماحول پاتے ہیں ویسی ہی تبلیغ کرتے ہیں۔ اہلسنت کی مساجد میں ان کو کلمہ نماز وغیرہ پڑھاتے ہیں۔ اور جب وہ چلہ کے لیے چل پڑتے ہیں تو دوران چلہ ان کے مشرکانہ اور بدعتی عقیدہ کی صفائی کرتے ہیں۔ تو میں نے اس رائے ونڈیئے تبلیغی رکن کی منافقانہ پالیسی پر کہا کہ بشکل مومناں اور کرتوت ——؟
۹ :۔ ہر مسلمان کسی نہ کسی فرقہ سے وابستہ ہے۔ مثلاً اہل نجدی وہابی خود کو غیر مقلد کہتے ہیں۔ دیوبندی خود کو حنفی سمجھتے ہیں۔ اہل تشیع فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنی اہلسنت وجماعت سے۔ لیکن تبلیغی جماعت والے وہابیوں، غیر مقلدوں، حنفیوں، غیر حنفیوں سب کو سلام کرتے ہیں۔ کیا یہ پر اسرار پروگرام کھلی منافقت نہیں ہے ؟ کیا اسی منافقت کا نام مسلمانی ہے ؟ ۱۰ :۔ مساجد کو خراب کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں ظالم کہتا ہے۔ حالانکہ تبلیغی جماعت والوں نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو سرائے، باورچی خانہ اور مسافر خانے کا مقام دے رکھا ہے۔ ساری رات مسجد کی مقدس زمین پر تبلیغیوں کے منہ سے نسوار والی گندی تھوک کے فوارے چلتے ہیں۔

آخر انسان ہی ہیں، زیادہ پیاز اور مٹر کی دال کثرت سے کھانے کی وجہ سے ساری رات اللہ کی رحمت کے فرشتے ان رائیونڈ والی جماعت کے نمازیوں کے بدبودار پاخانوں کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں۔ کئی ماہ کے میلے کچیلے بستروں میں جوئیں ہوتی ہیں وہ جوئیں ان صفوں میں داخل ہو جاتی ہیں جن پر بندہ اپنے مولیٰ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتا ہے۔ یقین جانیے جس مسجد میں ایک رات یہ جماعت رہ کر چلی جائے وہاں کئی دن بدبو آتی رہتی ہے اور جوئیں کپڑوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ تبلیغی نصاب میں فضائل تبلیغ کے باب، صفحہ نمبر ۲۳۲ میں لکھا ہے کہ امیر اگر پیشہ کرنے کا حکم کرے تو پیشہ کر مگر اس کے حکم سے نہ کہ اپنی رائے سے۔ اب کوئی مسلمانوں مسجدوں میں ایسی لعین اور ذلیل حرکت نہیں کرنے دے گا۔ لیکن رائے ونڈی جماعت کے نزدیک یہ ذلیل پیشہ بھی بڑے کا ایک معنہ ہے۔ اس لیے مسلمان رائیونڈی جماعت کو مسجدوں میں داخل نہیں ہونے دیتے اور رات کو بھی نہیں رہنے دیتے۔ اور یہ بات خاص طور پر توجہ کے لائق ہے کہ آخر بے چارے انسان ہیں شاید مسجد میں رات یا دن کو سوتے ہوئے جسم پلید اور ناپاک ہو جائے اور غسل ضروری ہو جائے، تو ــــ؟

۱۱:۔ دیوبندی علماءِ کرام تبلیغی جماعت سے کھل کر تعاون کرتے ہیں جبکہ علماءِ اہلحدیث، علماءِ اہل تشیع، علماءِ اہلسنّت و جماعت تبلیغی جماعت سے تعاون نہیں کرتے، اس کی کیا وجہ ہے؟

۱۲:۔ روزنامہ جنگ ۱۵ فروری ۱۹۸۳ء کی خبر کے مطابق رائیونڈ کے سالانہ اجتماع موقع پر محمد اقبال نامی شخص کو صرف اس جرم میں تبلیغی اجتماعِ رائے ونڈ کے انچارج جنگ شیر نے قتل کیا تھا کہ محمد اقبال نے "بابا شاہ جمال زندہ باد"

کا نعرہ لگایا تھا۔ کیا یہ خبر غلط ہے ؟ اگر غلط ہے تو تبلیغی جماعت نے روزنامہ جنگ کے خلاف عدالتِ عالیہ میں کارروائی کیوں نہیں کی ؟ اور اگر خبر سچ ہے تو تبلیغی جماعت والے یہ دعویٰ کیوں کرتے ہیں کہ "وہاں کسی فرقہ کی دل آزاری نہیں کی جاتی"۔ حالانکہ رائیونڈ میں بزرگانِ دین کا نام لینے والے کو قتل کیا گیا ہے۔ اس منافقانہ پالیسی کا کیا مقصد ہے ——— ؟

۱۳ :۔ روزنامہ جنگ ۴ ، ۲ جون ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کی خبر کے مطابق سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی لگا دی گئی ہے، اس جماعت سے منسلک ارکان کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکہ مکرمہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈ کوارٹر مسجد الخفا کو سر بمہر کرنے کے علاوہ ریکارڈ اور لٹریچر اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل بھی سعودی حکومت نے ہر قسم کے تبلیغیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی تھی جس کے تحت تبلیغی جماعت کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ سعودی حکومت کے تازہ فیصلے کی وجوہ معلوم نہیں ہو سکیں۔ رائے ونڈ والے وضاحت کریں ؟

۱۴ :۔ تبلیغی نصاب میں فضائل درود شریف کے ص۸۹ پر لکھا ہے، کہ نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد پڑھنے والے کو خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ملتے ہیں ——— لیکن موجودہ رائے ونڈی جماعت اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه پڑھنے والوں کو مشرک کیوں قرار دیتے ہیں ——— ؟ سوال یہ ہے کہ اب تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب جو بازار سے ملتا ہے، اس میں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے لیکن پرانے تبلیغی نصاب میں

یہ عبارت موجود ہے۔ کیا موجودہ رائے ونڈ کی جماعت کی یہ حرکت کھلم کھلا گستاخی نہیں ہے اور یارسول اللہ سے عداوت کا مظاہرہ نہیں ہے ؟ ۱۵ :۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں قاری عبدالباسط کی تلاوت سے پہلے مولوی آزاد کے چھوٹے بھائی کی تقریر کے دوران ایک شخص نے نعرۂ رسالت بلند کیا تو گستاخوں نے مردہ باد کہا۔ جس کی وجہ سے پورے ملک کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ حکومت نے ٹریبونل مقرر کیا۔ دیوبندیوں نے اس گستاخ کو بچانے اور حمایت کے لیے گواہیاں دیں۔ اور عوام اہلسنت نے عدالت میں یہ ثابت کر دیا کہ بادشاہی مسجد میں یہ واقع ہوا ہے۔ اور دیوبندی مذہب میں "مردہ باد" کہنا جائز ہے۔ اب رائیونڈ والی جماعت کا دیوبندی عقیدہ کے متعلق کیا خیال ہے ——— ؟

یہ سوالات غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے کئے گئے ہیں لہذا
——— غلط اثر نہ لیا جائے ———

(از قلم مولانا عبدالشکور رضوی جامعہ اہلسنت لاہور)

اخبارات کی سرخیاں

۱۔ تبلیغی جماعت کے ملاؤں کے بہیمانہ تشدد کا شکار ہونے والا جاں بحق ہو گیا۔ متوفی کو چھت سے اُلٹا لٹکا کر ڈنڈوں سے پیٹا گیا۔ آج قبر سے لاش کو نکال کر پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ مرحوم کی بیوہ کو مقدمہ رد کرنے کے لیے دس ہزار روپے کی پیشکش کی گئی ہے۔

(روزنامہ حیات لاہور۔ راولپنڈی۔ جلد ۱، شمارہ ۱۱۹)

۲:۔ رائے ونڈ میں زخمی ہونے والے دوکاندار نے ہسپتال میں دم توڑ دیا۔ اجتماع کے منتظمین نے دوکاندار اور اس کے ساتھی کو الٹا لٹکا کر تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ (روزنامہ مساوات۔ لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء)

۳:۔ رائے ونڈ میں زخمی ہونے والا نوجوان چل بسا۔ متوفی کی میت قبر کھود کر آج پوسٹ مارٹم کیا جائے گا۔ (روزنامہ مشرق لاہور۔ ۱۹ نومبر ۷۷ء)

۴:۔ سمن آباد کے محمد اقبال کی لاش قبر سے نکال کر پوسٹ مارٹم کرنے کا حکم دے دیا۔ متوفی کو مبینہ طور پر رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع میں زدوکوب کیا گیا۔

(روزنامہ امروز۔ ۱۸ نومبر ۷۷ء)

۵:۔ زخمی محمد خاں کے گھر کے گرد پُراسرار نقل و حرکت۔ تبلیغی جماعت کے غنڈے تشدد کے واحد عینی گواہ کو اغوا کرنا چاہتے ہیں۔ پولیس قتل کی واردات کو حادثے کا رنگ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ (روزنامہ حیات۔ ۲۲ نومبر ۷۷ء)

۶:۔ سانحہ رائیونڈ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر ملزموں کو سزا دی جائے۔ دینی و سیاسی حلقوں میں تبلیغی جماعت کے خلاف اظہارِ غم و غصہ۔

(روزنامہ مغربی پاکستان۔ لاہور۔ یکم دسمبر ۷۷ء)

۷:۔ سانحہ رائیونڈ پر ہر مسلمان سراپا احتجاج بن گیا ہے۔ (روزنامہ سیاست)

۸:۔ محمد اقبال کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۹: (روزنامہ نوائے وقت۔ لاہور۔ راولپنڈی ۲۸ دسمبر ۷۷ء)

۹:۔ رائیونڈ کی تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع پر پابندی لگائی جائے۔

(روزنامہ آزاد۔ ۲۸ نومبر ۷۷ء)

۱۰:۔ محمد اقبال کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ۔ (روزنامہ وفاق لاہور راولپنڈی۔ ۲۸ نومبر ۱۹۷۷ء)

سعودی مفتی دا فتویٰ

تبلیغی جماعت والے مشرک ہیں

از سعودی عرب کے نامور عالم مفتی حمود بن عبداللہ

- تبلیغی جماعت کی دیانت جہالت پر مبنی ہے اور ان کا خرافات و حکایات، جہل و جہلا کی محبت اور علم و علماء حق کی عداوت پر ایمان ہے۔
- تبلیغی جماعت کے مشائخ (مولوی زکریا۔ مولوی الیاس۔ مولوی محمد یوسف۔ مولوی انعام الحق۔ مولوی بنوری) شرکیات کے مرتکب ہیں۔
- مولوی زکریا کم عقل ہے۔
- تبلیغی جماعت کے عقائد فاسدہ ہیں۔
- تبلیغی جماعت والے شرک و بدعات اور خرافات کو اہمیت دیتے ہیں اور وہ توحید، کتاب و سنت سے دور ہیں۔
- تبلیغی جماعت کی توحید مشرکین سے بڑھ کر نہیں۔ یہ لوگ توحید الوہیت و عبادت میں فقیر و معدوم و مفلس ہیں بلکہ مشرک ہیں۔
- تبلیغی جماعت والوں کا کسب و کمائی خبیث ہے، اور شرک و بدعت اور عقائد فاسدہ میں ملوث تبلیغی جماعت کے مشائخ بھی خبیث ہیں۔
- تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب صحیح، غلط، ضعیف، جھوٹ اور موضوع و ایرا غیرا مسخریوں پر مشتمل ہے۔

- تبلیغی جماعت کے تبلیغی دورے اور چلّے مردُود ہیں۔
- تبلیغی جماعت بدعت و گمراہی ہے۔ ان کا لٹریچر بھی بدعت و ضلالت اور شرک کی دعوت پر مشتمل ہے۔
- تبلیغی جماعت کی دعوت ربّانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔
- کلمہ کے معنیٰ و مفہوم سے جاہل ہیں۔
- تبلیغی جماعت کے مشائخ و مبلغین مکّار اور فریبی ہیں۔
- تبلیغی جماعت والے کتاب و سُنّت کی دعوت کا اظہار کرتے ہیں اور بعد میں اپنی بدعت و ضلالت پھیلاتے ہیں۔

القول البليغ فى التحذير
من جماعة التبليغ
ص ۲۴ - ۲۸۸ - ۲۲۲ ملخصاً

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت پر پابندی

راولپنڈی۔ ۲۱ر جون۔

سعودی عرب سے پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے تبلیغی جماعت پر پابندی لگادی ہے، اور اس جماعت سے منسلک تمام ارکان اور رہنماؤں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سعودی حکام نے مکّہ میں تبلیغی جماعت کے ہیڈکوارٹر کو سربمہر کرکے تمام لٹریچر اور ریکارڈ اپنے قبضہ میں لے لیے۔

(روزنامہ حیدر راولپنڈی۔ جنگ لاہور۔ ۲۱ر جون ۸۳ء
۲۲ر جون ۸۳ء)

تبلیغی وہابیوں کی لاجوابی و بے بسی
تبلیغی جماعت کے وفد سے خطاب

گذشتہ دنوں مولانا محمد حسن علی قادری صدر جمعیت العلماء پاکستان سب ڈویژن میلسی تبلیغی دورہ پر تھے کہ ان کی عدم موجودگی میں اہل سنت کی جامع مسجد "بہادر خاں" میں دیابند وہابیہ کی تبلیغی جماعت کے وفد نے آکر ڈیرہ ڈال دیا۔ اہل سنت کو تبلیغی وہابیوں کی اس جسارت پر تعجب و حیرت ہوئی۔ بالاخر شام کو مولانا محمد حسن علی رضوی کی مراجعت پر مسجد "بہادر خاں" میں محفل میلاد کا پروگرام مرتب ہوا۔ بعد نماز عشاء مولانا حافظ غلام حیدر صاحب اور مولانا محمد حسن علی صاحب نے بیان فرمایا۔ مولانا محمد حسن علی نے اپنے بیان میں کہا کہ تبلیغی جماعت کے مبلغین اور مولوی صاحبان میرے قریب ہو جائیں۔ ہم آپ حضرات کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اہل سنت مکتب فکر کے لوگ آپ حضرات سے کیوں نفرت کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ کیا ہے۔

علم و عمل:۔ وجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ لوگ اعمال صالحہ کی دعوت دیتے ہیں اور دوسری طرف تبلیغی جماعت کے مسلم و مستند اکابر دیوبند میں سے مولوی محمد قاسم نانوتوی تحذیر الناس (ص ۴) پر تحریر کرتے ہیں کہ۔ "انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" یہ تحذیر الناس موجود ہے کتاب ملاحظہ فرمائیں۔

دیکھئے یہاں تو بانی مدرسہ دیوبند نے عمل میں نبی سے امتی کو نہ صرف مساوی

کر دکھایا بلکہ بڑھا دیا ہے۔ دوسری طرف آپ کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

"بعض علوم غیبیہ میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر بچہ و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وچوپاؤں کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۷)

ان دونوں گستاخانہ عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کے اکابر میں سے ایک صاحب عمل میں انبیاء سے امتیوں کو مساوی بنا رہا ہے اور بڑھا رہا ہے تو دوسرا علم میں جانوروں پاگلوں مجنونوں کو سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے برابر قرار دے رہا ہے۔ اب ہم آپ کی تبلیغ پر کیسے اعتبار کریں۔

کلمہ طیبہ:۔ مولانا نے کہا دیکھو آپ حضرات کلمہ پڑھاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس اگر ہم اہل سنت تیجہ سوم قل میں چنوں پر کلمہ و قل شریف پڑھیں تو آپ حضرات کے پیشوا اس کو شرک اور بدعت قرار دے کر قرآن و کلمہ پڑھنے کے جرم میں مسلمانوں کو مشرک و بدعتی بنا ڈالتے ہیں۔ دیکھو تقویۃ الایمان اور دیگر کتب وہابیہ' حالانکہ آج تک کلمہ پڑھا کر مشرکوں کو اسلام میں داخل کیا جاتا تھا۔ آج دیوبندی وہابی سوم قل (تیجہ) میں کلمہ شریف پڑھنے والوں کو مشرک و بدعتی قرار دے کر اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ پھر ہم آپ کو کلمہ پڑھانے میں کس طرح مخلص سمجھیں؟

نماز:۔ مولانا محمد حسن علی نے کہا آپ حضرات نماز سکھانے اور نماز کی تربیت دینے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم میں لکھا ہے۔ "نماز میں زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کو مجامعت کا خیال بہتر

ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے گدھے اور بیل کی صورت میں مستغرق ہو جانے سے زیادہ برا ہے۔"

فرمایئے ہم آپ حضرات کی تعلیم نماز پر کیسے اعتبار کریں۔ آپ حضرات خالی الذہن ہو کر غور کریں۔ آپ حضرات اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں یا اسلام کی بنیادوں کو منہدم کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی گستاخانہ عبارات ایمان و اسلام کی نہیں کفر و ضلالت کی علامت ہیں۔ مولانا حسن علی نے کہا کہ ممکن ہے آپ میں سے بعض حضرات اس قسم کے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ سے واقف نہ ہوں یا آپ لوگوں میں نئے لوگوں کو ابھی اس قسم کی عبارات و عقائد و نظریات کا علم نہ ہو۔ آپ لوگ حوالہ جات نوٹ کر لیں اور اصل کتابوں سے نہ صرف یہ کہ مطابقت کر لیں بلکہ اللہ توفیق دے تو ان سے توبہ کر لیں اور مولویوں کی عظمت کو حضور اقدس سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں خاطر میں نہ لائیں۔ ان گستاخانہ عبارات پر غور کریں کہ بارگاہ رسالت سے عشق و محبت ہے یا بغض و عناد۔ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

ظالمو محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

"صراط مستقیم" کی طرح مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان ص ۶۵ پر بھی یہ توہین کی ہے کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" حالانکہ آپ کے چاہنے پر پچاس کی بجائے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

تبلیغی جماعت کی اندرونی کہانی
اور درودو سلام دشمنی

(از مولانا محمد قاسم شاہ صاحب خطیب جامع مسجد جلینگھم کینٹ لندن)

راؤ شمشیر علی المتوفی ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء بمقام ہڈرز فیلڈ انگلینڈ ایک پاکستانی تھا۔ جس نے یہاں ایک تبلیغی ماہنامہ "دعوت الحق" جاری کیا تھا۔ یہ رسالہ تقریباً ۵ سال جاری رہا۔

تبلیغی جماعت:۔ نے اپنے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی کتاب "فضائل درود شریف" تبلیغی نصاب اردو اور انگلش ترجمہ سے نکال دی ہے۔ جس کی وضاحت راؤ صاحب کے پمفلٹ میں ہے۔

برطانیہ:۔ کے امیر تبلیغی جماعت حافظ پٹیل جو دزبیری مرکز میں انچارج ہیں۔ ان سے میں نے کہا کہ "فضائل درود شریف" کو کیوں نکالا گیا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ پریس والوں نے کیا ہے۔ حالانکہ پریس والوں نے کتاب کے آخری صفحہ پر اس کی وضاحت کردی ہے کہ ہم نے تبلیغی بزرگوں کے کہنے پر تبدیلی کی ہے۔ جس کی فوٹو سٹیٹ حاضر ہے۔ ایک اور تبلیغی جماعت کے امیر سے میں نے کہا (جو تبلیغی سلسلہ میں ہماری مسجد میں آئے ہے) کہ فضائل درود شریف کو کیوں نکالا ہے۔ انہوں نے کہا اس لئے کہ اس میں فضائل درود پڑھ کر لوگ باقی اعمال ترک کردیں گے۔ **و لا حول و لا قوۃ الا باللہ**

الغرض:۔ دروغ گورا حافظہ نہ باشد کے مطابق یہ لوگ "فضائل درود شریف" کو کتاب سے نکالنے کے لئے مختلف بہانے بتاتے ہیں۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے

کہ سعودی نجدیوں کے کہنے پر انہوں نے ایسا کیا ہے سنا ہے کہ یہ تبلیغی جماعت والے برطانیہ کے بنکوں میں نجدیوں کی رقم کا سود لے کر اس پر سارا انتظام چلاتے ہیں۔ نجدی سارا سود ان کو دے دیتے ہیں جیساکہ راؤ صاحب نے پمفلٹ میں لکھا ہے۔

ایک معتبر آدمی:۔ نے یہ بھی بتایا ہے کہ مولوی محمد زکریا مذکور کو بھی کہا گیا تھا کہ آپ اجازت دیں تاکہ "فضائل درود شریف" کو تبلیغی نصاب سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ اس پر سعودیوں کو اعتراض ہے۔ اس پر انہوں نے کہا تھا کہ پھر "حکایات صحابہ" کو بھی نکال دینا چاہئے کیونکہ اس پر شیعوں کو اعتراض ہے۔ الغرض انہوں نے اجازت نہ دی تو ان کے مرنے کے دو سال بعد "فضائل درود شریف" کو نکال دیا گیا۔ کیونکہ اس میں اہل سنت کے عقیدہ کی تائید میں باتیں تھیں۔

راؤ شمشیر علی کا پیغام، تبلیغی جماعت کے نام

"اس سے پہلے میں دو عدد اشتہار عاشقان رسول اللہ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ میرا ایک ایک لفظ حقیقت پر مبنی ہے۔ گو مجھے لوگ ڈرانے دھمکانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ قتل تک کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ مگر میں ان کی ہر طرح سے تسلی کرنے کو تیار ہوں۔ میرے پاس ثبوت برائے تسلی موجود ہیں۔ میرے اشتہارات پر چار اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جن کے مختصراً" جوابات ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

پہلا اعتراض:۔ یہ کیا گیا ہے کہ میں نے بریلوی حضرات کی خوشنودی حاصل

کرنے کے لئے اشتہارات شائع کئے تھے۔

○ دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ فضائل درود حضرت شیخ محمد زکریا مرحوم کا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ کسی اور کا لکھا ہوا ہے۔

○ تیسرا اعتراض کہ ہم نے یہ نہیں چھاپا بلکہ کسی دوسرے ادارے نے چھاپا ہے۔

○ چوتھا اعتراض یہ کہ میں اس لئے جماعت کے خلاف ہوا ہوں کہ مجھے عربوں سے مال نہیں ملا۔ یہ ہیں وہ چار اعتراضات جن کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

جواب:۔ اس کا جواب میں خدا کی قسم کھا کر لکھ رہا ہوں کہ مجھے عشق رسول اللہ نے مجبور کیا۔ کسی بھی بریلوی یا دیوبندی یا کسی اور کا مجھے تعاون حاصل نہیں ہوا۔ یہ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ "دعوت الحق" اور دیگر کتب کے ذریعہ وہ خداوند عالم کے سچے دین کی صحیح ترجمانی کرنے کی پوری پوری کوشش کرتا ہوں۔ آج تک میں ان کے حق میں لکھتا رہا اور میری کتاب "تجارت" پوری تبلیغی جماعت کی حمایت میں ہے۔ جب انہوں نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو چھیڑا اور علماء حق کا ساتھ چھوڑا تو ناموس رسول کے تحفظ کے لئے یہ قدم مجھے اٹھانا پڑا۔ اگر تبلیغی نصاب کے اندر سے "فضائل درود" جیسے نکالا ہے۔ ویسے ہی شامل کردیں۔ میرا ان سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

جواب:۔ جماعت والے فرما رہے ہیں کہ "فضائل درود" حضرت شیخ محمد زکریا کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ حضرت مرحوم کی پوری زندگی میں یہ فضائل درود مجلسوں میں پڑھتے اور اٹھائے پھرتے رہے۔ پھر اچانک عربوں کا سودی حرام مال ان کے اندر گیا تو سودی حرام مال کھانے کا اثر یہ ہوا کہ ۱۲۶ صفحات فضائل درود پاک کو "تبلیغی

نصاب" سے خارج کردیا گیا۔ حضرت کی زندگی میں بھی۔

"موجودہ پستی کا واحد حل" شامل کرنے کی کوشش کی گئی تھی تو حضرت نے سخت پابندی سے منع کردیا تھا کہ اس کتاب کو میری کتاب میں شامل نہ کریں۔ مگر ان کی وفات کے فوراً بعد تبلیغی نصاب سے "فضائل درود" کو نکال کر مولوی احتشام الحسن کی کتاب "پسی کا حل" شامل کردی گئی۔ یہاں ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت شیخ کا لکھا ہوا فضائل درود زیادہ افضل ہے یا "موجودہ پستی کا حل" زیادہ قیمتی ہے۔ جس نے مسلمانوں کو غم اور رنج میں ڈبو دیا ہے۔ حرام مال کی خاطر رسول اللہ پر اتنا بڑا حملہ کردیا۔ چودہ سو سال سے جو عقیدہ پوری امت کا تھا اس کو بدل کر رکھ دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

جواب:۔ تبلیغی جماعت کے بڑے نمبردار ایک جھوٹ بول کر سو جھوٹ بولنے پر بھی اس جھوٹ کو چھپا نہیں سکتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "یہ ہمارا چھاپا ہوا نہیں ہے"۔ میں یہ پورا ثبوت عوام و خواص کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہوں کہ ان تبلیغی نمبرداروں نے ہی چھپوایا ہے۔ اس کا پورا ثبوت میرے پاس موجود ہے۔ جس کا دل چاہے آکر وہ ثبوت دیکھ لے۔ مرکز کی طرف سے عیسائی پریس والے کو رقم دی گئی ہے۔ مرکز کا فوٹو بھی کتاب میں شامل ہے۔

جواب:۔ یہ اعتراض کہ میں اس وجہ سے جماعت کے خلاف ہوا ہوں کہ عربوں کی طرف سے مجھے سودی حرام مال نہیں ملا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا حرام مال کھانا ایسے ہی نمبرداروں کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ناپاک حرام مال سے آج تک بچائے رکھا ہے۔ اور میری دلی دعا اور تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری زندگی مجھے اس حرام سودی مال سے بچائے رکھے۔ جس انسان کی آنکھ پر جیسی عینک لگی

ہوئی ہو گی۔ اس کو ویسا ہی نظر آئے گا۔ یہ عینک اور یہ حرام مال ان کو مبارک ہو۔

الحاصل:۔ جب تک میرے محبوب آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل درود کو دوبارہ "تبلیغی نصاب" میں شامل نہیں کر دیتے۔ مجھے ڈرانے دھمکانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میری زندگی کا بٹن اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ میں کسی کی گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا۔

چلّے لگانے والو:۔ تم لوگوں نے اپنے شیخ زکریا سہارنپوری کی کتاب "تبلیغی نصاب" سے انگریزی اردو میں فضائل درود کو نکال دیا ہے۔ نجدی لوگو! تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ہمارے جیسے انسان تھے۔ مر گئے، مٹی میں مل گئے۔ عقل کے اندھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو قرآن مجید حدیث نبوی میں تلاش کرو۔ جس دل میں عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے۔ ان کے چلّے لگانے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ منافقانہ تبلیغ اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ اگر دین اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ تو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر کرو۔

اہل کوفہ:۔ نمازیں پڑھتے تھے، تبلیغ بھی کرتے تھے۔ لیکن ان کے دل میں عشق رسول نہ تھا۔ اگر عشق رسول ہوتا تو امام حسین کو کربلا کر شہید نہ کراتے۔ رسول اللہ کی محبت تمام کمی کو پورا کرتی ہے۔ ورنہ تمام دین اس کمی کو پورا نہیں کرتا

"عشق احمد نہیں تو کچھ بھی نہیں"

(تحفظ ناموس رسول کا ایک ادنیٰ غلام راؤ شمشیر علی خاں عفی عنہ)

(ماہنامہ "دعوت الحق" فروری ۱۹۸۹ء ہڈرز فیلڈ یو۔کے)

تبلیغی جماعت کی دھوکہ منڈی

جیساکہ "گھر کا بھیدی" کے طور پر راؤ شمشیر علی خاں نے تبلیغی جماعت کی اندرونی کہانی اور درود و سلام سے ان کی دشمنی کو بے نقاب کیا ہے۔

○ تبلیغی جماعت نے اپنے تبلیغی کورس "تبلیغی نصاب" میں سے پہلے تو "فضائل درود شریف" کے بغیر شائع ہوتا رہا

○ پھر جب ان لوگوں کو احساس ہوا کہ "فضائل درود شریف" کے بغیر نامکمل "تبلیغی نصاب" سے ہماری روسیاہی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

○ تو پھر مزید دھوکہ دہی کے لئے انہوں نے کتاب کا نام ہی بدل دیا اور "تبلیغی نصاب" کے مجموعہ کو "فضائل اعمال" کے نام سے شائع کردیا تاکہ پہلے مکمل تبلیغی نصاب اور "فضائل درود شریف کے بغیر" "فضائل اعمال" نام کی کتاب سے "تبلیغی نصاب" کا نام ہی گم کردیا جائے۔

○ چنانچہ اولا تبلیغی جماعت کے بھارتی مرکز دہلی سے اور پھر پاکستان میں بھی اب "تبلیغی نصاب" کی بجائے "فضائل اعمال" کو فروغ دیا جارہا ہے۔

○ مگر بطور مصنف نام "مولانا محمد زکریا" کا ہی استعمال کیا جارہا ہے۔ حالانکہ ان کی تصنیف "تبلیغی نصاب" مع "فضائل درود شریف" تھی نہ کہ "فضائل اعمال" یہ ہیں۔ مسکین صورت "فراڈ سیرت" تبلیغی جماعت کی "کرتوتیں" اور خفیہ وارداتیں۔

ع.... ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

۸ لاکھ کا اجتماع اور نامکمل دعا:۔ تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع اجتماعی دعا کے بعد ختم ہوگیا۔ جماعت کے امیر نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں ایک اندازے کے

مطابق آٹھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔

○ مگر دنیا کے مختلف خطوں سے جمع ہونے والے ان مسلمانوں نے کشمیر' بوسنیا' فلسطین اور بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کی حالت زار کے تذکرے سے بھی گریز کیا اور حد یہ ہے کہ اجتماعی دعا میں ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ کہ مالک برتر انہیں ظلم و ستم اور جبرو تشدد سے نجات دلائے۔

○ کیونکہ اسلامی برادری نے از خود ان کے لئے کچھ کرنے میں تو اس حد تک سستی دکھائی ہے کہ ان کے بیمار اور زخمی بروں' بوڑھوں اور بچوں کے لئے علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنے کی طرف توجہ بھی نہیں دی اور عالمی برادری کو بھارت' سربیا اور اسرائیل کے خلاف ایسی پابندیاں عائد کرنے پر مجبور بھی نہیں کیا جو ماضی میں جنوبی افریقہ اور حال ہی میں عراق پر عائد کی گئی تھیں۔

○ اگر تبلیغی اجتماع میں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی امداد و استعانت کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے دست دعا دراز کرنے سے بھی گریز کیا جاتا ہے تو حیرت کی بات ہے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ جس کے کسی عضو کو تکلیف ہو تو دوسرے اعضا تڑپ اٹھتے ہیں۔ (اداریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۹۲ء)

رضائے مصطفیٰ:۔ نوائے وقت کا جو مضمون آپ نے پڑھا ہے یہ کوئی عام قسم کی خبر نہیں بلکہ "ادارتی نوٹ" ہے جس میں تبلیغی اجتماع کی تعداد صرف آٹھ لاکھ بتائی گئی ہے۔

○ معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کی پراپیگنڈہ مشینری جو اجتماع کی تعداد میں مبالغہ

آمیزی سے کام لیتی ہے۔ اور اسے حج شریف کے عظیم اجتماع سے تشبیہ دے کر نمبر دو کا اجتماع قرار دیتی ہے۔ وہ مبالغہ آمیزی و غلط پراپیگنڈہ پر مبنی ہے۔

علاوہ ازیں:۔ "نوائے وقت" نے جس چیز کا نوٹس لیا ہے۔ کہ تبلیغی جماعت نے اپنے اجتماع میں عالم اسلام کے مظلوم مسلمانوں کی حالت زار کا تذکرہ کرنے سے بھی گریز کیا۔ اور دعا میں بھی ان کے لئے التجا کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

○ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ "تبلیغی جماعت" "ہنود و یہود" کو بھی راضی رکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے ان کے خلاف احتجاج و مذمت تو درکنار ان کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بننے والے مسلمانوں کا اپنی دعا تک میں ذکر نہیں کر سکتی۔ تاکہ ظالموں کافروں کو کسی سطح پر بھی ان سے کوئی ناگواری و شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور دعا کی حد تک بھی کسی تحریک جہاد سے ان کا تعلق ظاہر نہ ہو۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ)

دوسروں کی زبان سے

تبلیغی جماعت:۔ مولانا احتشام الحسن کاندھلوی اکابرین تبلیغی جماعت میں سے ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف مولانا کا قلم حقیقت شناس (بندگی سے متعلق) ایسی تحریریں سپرد قلم کرتا ہے۔ مگر دوسری طرف تبلیغی جماعت عملاً بندگی کے اس ہمہ جہتی اور ہمہ وقتی تصور سے گریز پا نظر آتی ہے۔ اور مولانا موصوف کے فرمودات سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔ مولانا احتشام الحسن فرماتے ہیں کہ بستی نظام الدین کی "تبلیغی جماعت" کی موجودہ تبلیغ

○ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے موافق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے جو علماء کرام اس تبلیغ میں شریک ہیں ان کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کام کو پہلے قرآن و حدیث' ائمہ سلف اور عصا حق کے مسلک کے مطابق کریں۔

○ چونکہ ایک غلط چیز دین کے نام سے پھیل رہی ہے اور تبلیغ کے نام پر غلط فہمی پھیل رہی ہے اور یہی میرے نزدیک تمام آفات و بلیات کے نزول کا اصل باعث ہے۔

○ اسی ضرورت نے مجھے اس رسالہ کی اشاعت پر مجبور کیا تاکہ علماء کرام اس کی طرف توجہ فرماویں اور ان خرابیوں کا انسداد فرماویں جن کی وجہ سے ملت تباہی اور بربادی میں مبتلا ہو رہی ہے۔ یہی اصل مقصود ہے۔

○ جو کام مولانا محمد الیاس صاحب (بانی تبلیغی جماعت) کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کو اب انتہائی بے اصولی کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جا رہا ہے۔

○ اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ میرا مقصد صرف اپنی دینی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے۔ اور غلط فہمی کو دور کرنا ہے۔

(ماہنامہ "میثاق" لاہور زیر ادارت ڈاکٹر اسرار احمد اپریل ۱۹۹۰ء)

تبلیغی جماعت کے بیانات

شیخ الحدیث ابوالحسن صاحب دیوبندی جامعہ اشرفیہ پشاور کی نظر میں

(۱) قرآن و حدیث اور پورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلہ میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ ہمارا یہ تبلیغی عمل سمندر ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ امت مسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو فرد امت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہو گا۔

(۳) ایک بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب امت کی اصلاح صرف اب اس "رائیونڈ" والے عمل سے ہو گی۔

(۴) تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتی نوح علیہ السلام کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوا۔

(۵) اور جو علما اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن و سنت کے درس و تالیف تحریر و تقریر' واعظ و اصلاح کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں۔ ان کے اس کام کی کوئی وقعت نہیں جب تک وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقے پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

(۶) قرآن حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

(۷) قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن و حدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

(۸) جو آئمہ کرام' مشائخ' محدثین گزرے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن و حدیث کے درس' فقہ و دیگر علوم میں صرف کی لیکن بستر سر پر اٹھا کر دربدر

سفر نہیں کیا۔ ان کی نجات نہیں ہوگی۔ (ماہنامہ صدائے اسلام پشاور ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء)

تبلیغی قتل:- گاؤں ہلکی چارمنگ باجوڑ ایجنسی میں محمد عالم خاں نامی شخص تبلیغی جماعت کے ساتھ تبلیغی دورہ پر گیا تھا گذشتہ روز جب وہ اپنے گھر آیا تو اپنے نوجوان بیٹے کے ساتھ کسی بات پر تلخ کلامی کے بعد طیش میں آکر کلاشنکوف رائفل سے اندھا دھند فائر کرتے ہوئے اپنے جوان بیٹے حبیب خان کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور فرار ہو گیا۔" (روزنامہ "خبریں" لاہور ۲۱ فروری)

تبلیغی جنگ:- پشاور باجوڑ سالا زئی میں تبلیغی جماعت اور قبائلیوں کے تصادم میں دونوں طرف سے تین افراد ہلاک اور سات افراد زخمی ہو گئے۔ ادھر جماعت اشاعت توحید و سنت باجوڑ ایجنسی کے آرگنائزر لطف الرحمان توحیدی نے کہا ہے کہ قبائلی راہنما ضیاء اللہ تبلیغی حضرات کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کر رہے تھے لوگوں نے منع کیا تو پیر ضیاء اللہ نے ایک طالب علم کو گولی مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا جس کے بعد جنگ چھڑ گئی۔ (جنگ لاہور ۲ اپریل)

درندگی:- لاہور راوی روڈ کے علاقہ چوہدری پارک میں ایک شخص نے درندگی کی انتہا کر دی۔ ایک اڑھائی سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کر کے ہلاک کر دیا۔ ۳۶ سالہ بار یش ملزم آزاد مردہ بچی کو وہیں چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ تاہم پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا اس افسوسناک واقعہ کے بعد علاقے میں لوگوں نے احتجاجی جلوس نکالا۔ پولیس کی حراست میں ملزم آزاد نے "جنگ" کو بتایا کہ وہ بے روزگار تھا اس کا ارادہ تھا کہ وہ تبلیغی جماعت کے ساتھ جائے رات اس نے مسجد میں عشاء کی نماز ادا کی وہ بچی کے ساتھ پیار کر رہا تھا کہ اس پر شیطان غالب آگیا۔

فوری سماعت کی خصوصی عدالت نے ملزم کو اغوا اور قتل کے جرم میں دو

مرتبہ سزائے موت اور حدود آرڈیننس کے تحت ۲۵ سال قید بامشقت اور ۳۰ کوڑوں کی سزا سنائی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۳۱ مارچ۔ نوائے وقت ۲۲ اپریل)

اخراجات چلّہ:۔ سرگودھا کے صنعت کار چوہدری خلیل کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے والے تین ملزمان کو اس وقت گرفتار کرلیا گیا جب ملزمان مدنی مسجد سرگودھا میں تبلیغی جماعت کے اجتماع میں درس سن رہے تھے۔ ملزمان زاہد سعید اور رؤف نے پولیس کو بتایا کہ وہ رحمان پورہ سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے عہد کر رکھا تھا کہ وہ تبلیغی جماعت میں شامل ہو کر چالیس روز کا چلّہ پورا کریں گے اور چلّہ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے یہ پہلی واردات تھی۔

(روزنامہ جنگ لاہور' ۷ جولائی ۱۹۸۶ء)

زکوۃ کے لالچی:۔ میں نے ایسے چالیس آدمیوں کے نام لکھوائے ہیں.... اگر ان کو زکوۃ دی جائے تو ان میں حرص و طمع پیدا نہ ہو گی اور وہ توکلا علی اللہ تبلیغ کے کام میں لگے ہوئے ہیں ان کی امداد بہت ضروری ہے۔

(ملفوظات الیاس ص ۶۲)

شکار کو دیکھ کر نماز توڑ دینی چاہئے:۔ فرمایا دین کی دعوت کا اہتمام میرے نزدیک اس وقت اتنا ضروری ہے کہ اگر ایک شخص نماز میں مشغول ہو اور ایک نیا آدمی آئے اور واپس جانے لگے اور پھر اس کے ہاتھ آنے کی توقع نہ ہو تو میرے نزدیک نماز کو درمیان میں توڑ کے اس سے دینی بات کرلینی چاہئے۔

(ملفوظات الیاس ص ۱۶۸)

قارئین آپ کو ان کی دینی تبلیغ کا تو پتہ چل ہی گیا ہو گا یہ دینی دعوت وہ نہیں جو آپ سمجھے ہوں گے وہ دینی تعلیم اشرف علی تھانوی کی تعلیم ہے جس کو پھیلانا

چاہتے اور نماز کو توڑنے کا حکم دے رہے ہیں۔

بد دینی:- فرمایا میری حیثیت ایک عام مومن سے اونچی نہ سمجھی جائے صرف میرے کہنے پر عمل کرنا بد دینی ہے۔

(ملفوظات الیاس ص ۱۶۹)

تبلیغی نصاب:- تبلیغ کے سلسلہ میں میرا جی چاہ رہا ہے کہ ایک نصاب مقرر ہو کر وہ ہر شخص کے یہاں رگ و پے میں سما جاوے جس کو یوں جی چاہتا ہے کہ اگر ایک شخص پڑھا لکھا ہے۔ اول تنہائی میں دیکھا کرے اور پھر سنایا کرے اور اس میں جو اعمال ہوں اس پر اول اپنے آپ کو جمانے کی کوشش کرے اس کو مجمع میں پھیلا دے کتابوں کا اہتمام ہے۔

راہ نجات' جز الاعمال' چہل حدیث (مولوی زکریا) فضائل نماز' حکایات صحابہ' ان پانچوں کے جزو زندگی ہونے پر اہتمام کیا جاوے۔ (مکاتیب الیاس ص ۹۴)

دھوکہ باز تبلیغی:- ایک مکتب سڑک کنارے اور ایک مکتب آگے بڑھ کر چوراہہ پر قائم کرایا اس میں حقہ پانی کا اہتمام کرایا.... اور شہری اور میواتی مبلغین کو تاکید کی کہ وہاں بیٹھیں اور آتے جاتے راہ گیر مسلمانوں کو محبت و شفقت سے بلائیں حقہ پانی سے ان کی تواضع کریں.... ان (مبلغین تبلیغی جماعت) کے حقہ پانی کے اہتمام کی فضیلت اور ثواب بیان کرتے تھے یہ زمانہ اجمیر کے عرس کا تھا ہندوستان کے اکناف و اطراف کے بکثرت غریب مسلمان حضرت نظام الدین اولیاء کی زیارت کے لئے آتے اور راستہ میں تازہ حقہ ٹھنڈا پانی اور گھنا سایہ دیکھ کر دم لینے ٹھہر جاتے اور اتنی دیر میں مبلغین (تبلیغی) اپنا کام کر جاتے۔

(دینی دعوت ص ۱۴۰)

بک رہا ہوں:۔ بعض مرتبہ پورا دردِ دل کہنے کے بعد (مولوی الیاس) غالب کے مشہور شعر کو بڑی لطیف ترمیم کے ساتھ پڑھتے۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی

(دینی دعوت ص ۱۸۹)

تبلیغی جماعت میں اہل علم کی کمی:۔ فرمایا مجھے علم اور ذکر کی کمی کا قلق ہے اور یہ کمی اس واسطے ہے کہ اب تک اہل علم اور اہل ذکر اس میں نہیں لگے۔

(ملفوظات الیاس ص ۴۶)

مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں:۔ مسلمان دو ہی قسم کے ہو سکتے ہیں تیسری کوئی قسم نہیں یا اللہ کے راستہ میں خود نکلنے والے ہوں یا نکلنے والوں کی مدد کرنے والے ہوں۔ (ملفوظات الیاس ص ۴۷)

قارئین اس ملفوظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک تبلیغی جماعت کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں۔

منافقانہ چال:۔ ایمان کے صحیح راستہ پر اس وقت تک نہیں پڑ سکتا جب تک منافقانہ چال کا اپنے اندر ڈر نہ ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ یوں سمجھے کہ یہ دینی کام جو کہ میں کرتا ہوں میرے سے شیطان کرا رہا ہے۔

(مکاتیب الیاس ص ۱۳۶)

نجس العین:۔ آپ نے اس ناپاک کی معیت و رفاقت کی آرزو لکھی ہے مگر یہ نجس العین (زکریا) اس پاک خطہ کے قابل کہاں (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۴۴)

قارئین آپ کو معلوم ہی ہوگا نجس العین کسے کہتے ہیں۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کے علماء دیوبند سے تعلقات

گنگوہی فیوض و برکات:۔ مولوی الیاس جب اپنے بھائی کے ساتھ گنگوہ آئے اس وقت گنگوہ علماء و فضلا کا مرکز تھا ان کی اور خود مولانا رشید احمد گنگوہی کی صحبت اور مجالس کی دولت مولانا الیاس کو شب و روز حاصل تھی..... جب گنگوہ آئے تو دس سال کے بچے تھے جب ۱۳۲۳ھ میں مولانا (رشید احمد گنگوہی) نے وفات پائی تو بیس سال کے جوان تھے گویا دس برس کا عرصہ مولانا (رشید احمد گنگوہی) کی صحبت میں گذرا۔

(دینی دعوت ص ۵۳)

دیوبندی صحبت:۔ مولانا الیاس صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت گنگوہی کے خاص فیض یافتہ اور تربیت یافتہ علماء گنگوہ آتے تو بعض اوقات میرا بھائی درس بند کر دیتے اور کہتے اب تمہارا درس یہ ہے کہ تم ان حضرات کی صحبت میں بیٹھو اور ان کی باتیں سنو۔ (دینی دعوت ص ۵۳)

گنگوہی سے بیعت:۔ مولانا گنگوہی (رشید احمد) بالعموم بچوں اور طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے فراغت و تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی مگر مولانا الیاس صاحب کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش و درخواست کی بنا

پر بیعت کر لیا۔ (دینی دعوت ص ۵۴)

گنگوہی سے قلبی تعلق:۔ مولانا (الیاس) کی فطرت میں شروع سے محبت کی چنگاری تھی' آپ کو حضرت مولانا رشید احمد سے ایسا قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کے بغیر تسکین نہ ہوتی۔ فرماتے تھے کہ کبھی کبھی رات کو اٹھ کر صرف چہرہ دیکھنے کے لئے جاتا' زیارت کر کے پھر آکر سو رہتا۔ حضرت (رشید احمد) کو بھی آپ کے حال پر ایسی ہی شفقت تھی۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے بھائی سے کہا اگر حضرت (رشید گنگوہی) اجازت دے دیں تو میں حضرت کے قریب بیٹھ کر مطالعہ کیا کروں؟ مولانا محمد یحییٰ صاحب نے حضرت مولانا سے ذکر کیا۔ فرمایا مضائقہ نہیں! الیاس کی وجہ سے میری خلوت میں فرق اور طبیعت میں انتشار نہیں ہو گا۔

(دینی دعوت ص ۵۴)

گنگوہی کی وفات پر رونا:۔ ۱۳۲۲ھ میں مولانا رشید احمد صاحب نے انتقال فرمایا مولانا محمد الیاس صاحب بالیں پر موجود تھے اور سورۃ یٰسین پڑھ رہے تھے اس حادثہ کا آپ کے اثر پذیر قلب پر جو اثر ہوا' اس کا اندازہ اس سے ہو گا کہ فرماتے تھے کہ دو ہی غم میری زندگی میں سب سے بڑھ کر ہوئے ایک والد کا انتقال' ایک حضرت کی وفات اور فرمایا۔ حضرت! ہم تو ساری عمر کا رونا اسی روز رو لئے جس روز حضرت دنیا سے رخصت ہوئے۔ (دینی دعوت ص ۵۶)

قارئین حضرات یہ رشید احمد گنگوہی صاحب وہ شخصیت ہے جنہوں نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ ص ۹۶' رحمتہ اللعالمین' خاصہ نبی کریم نہیں ص ۱۰۴' وہابی متبع سنت کو کہتے ہیں ص ۱۱۰ یزید مومن تھا ص ۵۰' وغیرہ ھم بانی وہابیت محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق لکھا ہے کہ

اچھا آدمی اور عامل بالحدیث تھا ص ۲۸۰ (تاریخ کی کتاب ہمزے کے اعترافات اور تاریخ نجد و حجاز پڑھ کر دیکھے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ محمد بن عبدالوہاب اہلسنت کا قاتل اور حضور کا سب سے بڑا گستاخ تھا) ایسے آدمی (رشید احمد) کا مرید و عاشق مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت مسلمانوں کے لئے کیسے مفید ہو سکتا ہے جس کا پیر اللہ تعالٰی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کا دشمن اور گستاخ ہو۔

حدیث کی تکمیل:۔ ۱۳۲۶ھ میں آپ شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب کے حلقہ درس میں شرکت کے لئے دیوبند تشریف لے گئے اور ترمذی شریف اور بخاری شریف کی سماعت کی۔ (دینی دعوت ص ۵۶)

مولانا خلیل احمد سے رجوع اور تکمیل سلوک:۔ مولانا رشید احمد کی وفات کے بعد آپ نے مولانا خلیل احمد سہارنپوری سے اپنا تعلق قائم کر لیا اور آپ کی نگرانی و رہنمائی میں منازل سلوک طے کئے۔ (دینی دعوت ص ۵۷)

میرے جسم و جاں:۔ شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری' مولانا محمود حسن دیوبندی اور مولانا اشرف علی تھانوی سے ایسا تعلق تھا کہ فرماتے تھے کہ یہ حضرات میرے جسم و جان میں بسے ہوئے تھے۔ (دینی دعوت ۵۸)

مقتدی و امام:۔ ایک مرتبہ کاندھلہ میں شاہ عبدالرحیم رائے پوری' مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اور اشرف علی تھانوی موجود تھے نماز کا وقت آیا تو امامت کے لئے آپ (الیاس) کو بڑھایا۔ (دینی دعوت ص ۵۹)

مظاہر العلوم:۔ مدرسہ مظاہر العلوم میں مدرس رہے اور متوسط کتابیں پڑھانے

کے لئے آپ کو دی گئیں۔ (دینی دعوت ص ۶۰)

مجلس نکاح:۔ مولوی رؤف الحسن کی صاحبزادی سے آپ کا عقد ہوا.... مجلس عقد میں مولانا خلیل احمد سہارنپوری شاہ عبدالرحیم رائے پوری اور اشرف علی تھانوی تینوں حضرات موجود تھے (یعنی گستاخوں کا اجتماع تھا) (دینی دعوت ص ۶۰)

ہندوستان تاریک:۔ ۱۳۳۲ھ میں مولانا خلیل احمد اور محمود حسن نے حج کا قصد فرمایا مولانا کو جب اس کا علم ہوا تو حج کے لئے بہت بے قرار ہوئے فرماتے تھے کہ مجھے ان حضرات کے بعد ہندوستان تاریک ہوتا نظر آتا ہے۔ (دینی دعوت ص ۶۱)

حج:۔ پہلا حج مولانا محمود حسن کے ساتھ کیا۔ (دینی دعوت ص ۶۱)

دوسرا حج مولانا خلیل احمد کے ساتھ کیا۔ (ایضاً" ص ۸۴)

لوگوں کو دیوبند بھیجنا:۔ آپ نے میواتیوں کو دیوبند سہارن پور' رائے پور اور تھانہ بھون کی طرف بھیجنا شروع کیا اور ہدایت فرمائی کہ بزرگوں کی مجلسوں میں تبلیغ کا ذکر نہ کریں۔ (دینی دعوت ص ۱۱۱)

قارئین حضرات دیکھا لوگوں کو کن جگہوں کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں پر سوائے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے اور کوئی تعلیم نہیں دی جاتی۔ غور فرمائیں ہندوستان میں اجمیر شریف سرہند شریف' کلیر شریف اور بریلی شریف دنیا اسلام کے عظیم مرکز ہیں جہاں پر ہر وقت عشق رسول کا درس دیا جاتا ہے ان جگہوں سے لاتعلق کرنے کی کیسی چال ہے۔

دیوبند کے متعلق ملاحظہ ہوں "تجلی دیوبند فروری ۱۹۵۷ء" سے چند اشعار

دغا کی دال ہے یاجوج کی ہے ی اس میں
وطن فروشی کا واؤ بدی کی ب اس میں

جو اس کے نون میں نار جحیم غلطان ہے
تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف تو بیچارہ دیوبند بنا
برے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

جلسہ تبلیغی مقررین دیوبندی:- اکثر مہینہ میں ایک مرتبہ میوات کے کسی مقام پر اور سال میں ایک مرتبہ نوح کے مدرسہ میں جلسہ ہوتا تھا دہلی کی تبلیغی جماعتیں اور نظام الدین کے مقیم حضرات نیز مدرسہ مظاہر العلوم دیوبند دارالعلوم ندوۃ العلماء اور مدرسہ فتح پوری دہلی کے بعض علماء اور مدرسین شرکت کرتے۔

(دینی دعوت ص ۱۲۲)

نوح کا بڑا جلسہ کے تحت لکھا ہے کہ جلسے کے وسیع شامیانے کے نیچے مولانا حسین احمد مدنی نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ (ایضاً" ص ۱۳۶)

سفارش:- ایک مرتبہ ایک طالب علم نے درخواست کی کہ اس لئے مولانا طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کو سفارش کا ایک خط لکھ دیا جائے مولانا نے وہ خط لکھوایا۔ (دینی دعوت ص ۱۸۴)

قارئین میواتیوں کو دیوبند بھیجنا اور جلسوں میں دیوبندی مولویوں کو بلا کر تقریریں کرانا اور داخلہ کے لئے سفارش کرنا اس بات کی بین دلیل ہے کہ لوگوں کو دیوبندی بنایا جائے اور یہی وجہ ہے کہ میواتی لوگ اکثر دیوبندی تبلیغی ہیں۔

دیوبندی قطب مجدد:- اس زمانہ کے دو قطب تھے پچھم میں حضرت گنگوہی اور پورب میں فضل الرحمٰن۔ (دینی دعوت ص ۲۲۱)

فرمایا حضرت گنگوہی اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے۔ (ملفوظات الیاس ص ۱۲۲)

علماء دیوبند سے اپیل :- ایک بار (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ جو وفود سہارن پور، دیوبند وغیرہ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں ان کے ہمراہ تجار دہلی کے خطوط کر دیئے جائیں جن میں نیاز مندانہ لہجہ میں حضرات علماء سے عرض کیا جائے کہ یہ وفود عوام میں تبلیغ کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔ آپ حضرات کے اوقات بہت قیمتی ہیں اگر ان میں سے کچھ وقت اس قافلہ کی سرپرستی میں دے سکیں جس میں آپ کا اور طلباء کا حرج نہ ہو تو اس کی سرپرستی فرمائیں۔ (ملفوظات الیاس ص ۵۶)

تعلیم تھانوی کی ہو اور اس کو پھیلایا جائے :- ایک بار فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو۔ (ملفوظات الیاس ص ۵۸)

حضرت (تھانوی) کی تعلیمات حقہ اور ہدایات پر استقامت کی جائے اور ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کی جائے۔ (ملفوظات الیاس ص ۶۹)

سکون سہارنپور میں :- چند روز کے لئے "سہارن پور" یا "رائے پور" کے خاص مجمع اور خاص ماحول میں جا کر نہ رہوں قلب اپنی حالت پر نہیں آتا۔

(ملفوظات الیاس ص ۶۹)

قارئین حضرات مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کی بجائے سکون دل سہارن پور، رائے پور سے ملتا ہے اسے کہتے ہیں بقول شاعر

"پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیرہ تھی"

گنگوہی گھرانے کا غلام ہوں :- حافظ محمد یعقوب گنگوہی زیارت و عیادت کے لئے تشریف لائے ان کے ساتھ ان ہی کے گھرانے کی کوئی خاتون بھی تھیں۔ (غالباً" ان کی صاحبزادی ہی تھیں) وہ بھی حضرت مولانا (الیاس) کی عیادت کے لئے

تشریف لائی تھیں .... حضرت نے ان سے کہا مجھے دین کی نعمت آپ کے گھرانے سے ملی ہے' میں آپ کے گھرانے کا غلام ہوں۔ (ملفوظات الیاس ص ۱۲۴)

سگ احمدی:۔ سگ آستانہ عزیزی و احمدی (مکاتیب الیاس ص ۵۶) احمد کی نسبت سید احمد کی طرف ہے جس نے جہاد کے نام سے ہزاروں سنی مسلمانوں کو شہید کیا۔ ملاحظہ فرمائیں تاریخ تناولیاں۔

تھانوی سے محبت:۔ حضرت تھانوی سے منتفع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی صحبت ہو اور ان کے آدمیوں سے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے منتفع ہوا جائے ان کی کتابوں کے مطالعہ سے علم آوے گا اور ان کے آدمیوں سے عمل۔

(مکاتیب الیاس ص ۱۳۶)

مصنف تبلیغی نصاب مولوی زکریا
کے علماء دیوبند سے تعلقات

تعلیم کی ابتدائی کتب:۔ ۱۳۲۸ھ تک یعنی ۱۲-۱۳ سال کی عمر تک گنگوہ قیام رہا اس عرصہ میں اردو کے دینی رسائل بہشتی زیور (مولف مولوی اشرف علی تھانوی) وغیرہ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں گنگوہ میں رہ کر پڑھیں۔

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۸۰)

دیوبندی مولویوں کو مٹھائی کھلانا:۔ جب شیخ (زکریا) کی فقہ کی تعلیم شروع ہوئی تو اس کے افتتاح کے موقعہ پر مولانا (یحیٰ) نے شیخ (زکریا) کو بیس روپے عطا فرمائے پھر ارشاد فرمایا کہ ان کا کیا کرو گے؟ شیخ نے جواب دیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اکابر اربعہ سہارن پوری (خلیل احمد) دیوبندی (محمد حسین) رائے پوری

(عبدالرحیم) تھانوی (اشرف علی) کی خدمت میں پانچ پانچ روپے کی مٹھائی پیش کروں۔ (حاشیہ بر سوانح محمد یوسف ص ۸۳)

گنگوہی کو ناز:- مولانا محمد یحییٰ صاحب (والد زکریا) مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد تھے استاذ کو بھی اپنے شاگرد پر ناز تھا۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۸۵)

نماز جنازہ کی امامت:- ۲۷ رمضان ۱۳۲۵ھ کو والدہ ماجدہ (مولوی زکریا) نے انتقال کیا حضرت خلیل احمد سہارنپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۹۴)

خلافت و اجازت:- (مدینہ منورہ سے مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے) رخصت کرنے سے پہلے چاروں سلسلوں میں بیعت و ارشاد کی عام اجازت عطا فرمائی اور اس کے لئے بڑا اہتمام فرمایا۔ اپنے سر سے عمامہ اتار کر مولانا سید احمد (بھائی حسین احمد مدنی) کو دیا کہ شیخ (زکریا) کے سر پر باندھیں۔ جس وقت عمامہ شیخ کے سر پر رکھا گیا شیخ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ چیخیں نکل گئیں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۰۳)

محبوب مشیر محرم راز:- مشائخ عصر اور اکابر سلسلہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی مولانا عبدالقادر مولانا محمد الیاس کاندھلوی مولانا عاشق الٰہی میرٹھی' حافظ فخرالدین پانی پتی' شاہ محمد یٰسین نگینوی سب کی بکثرت آمدورفت رہتی تھی اور آپ (زکریا) سب کے معتمد علیہ محبوب مشیر اور محرم راز تھے۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۰۳)

دیوبندی مشائخ سے تعلق:- ہمارے حضرت اقدس شیخ (زکریا) نے اپنے

مرشد پاک حضرت خلیل احمد سہارنپوری کے بعد وقت کے تمام مشائخ اکابرین مثلاً حکیم الامت (دیوبندی) اشرف علی تھانوی' (دیوبندی) شیخ الاسلام حسین احمد مدنی' حضرت شاہ عبدالرحیم' حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری مجدد تبلیغ شاہ محمد الیاس کے تمام فیوض و برکات اور کمال و خصوصیات کو اپنے میں جذب کیا اور ان میں سے جس کا جو طرز حضرت رشید احمد گنگوہی کے طرز کے قریب تر تھا اس کو عملاً اختیار فرمایا۔ (وصال کے بعد ص ۱۳)

مولوی یوسف بن مولوی الیاس کے علماء دیوبند سے تعلقات

اعزازی سند:۔ مولانا سید احمد فیض آبادی جو حسین احمد مدنی کے بڑے بھائی تھے انہوں نے مدرسہ علوم شرعیہ سے حفظ قرآن کی ایک اعزازی (بغیر تعلیم حاصل کئے) سند مولانا محمد یوسف صاحب کو بھیجی (سوانح محمد یوسف ص ۱۹۸)

مولوی خلیل احمد کو ابا کہنا:۔ مولانا محمد یوسف مولانا خلیل احمد سہارنپوری سے اس طرح پیش آتے تھے کہ جیسے لاڈلا بچہ اپنے بے پایاں شفقت کرنے والے باپ سے پیش آتا ہے یہ حضرت کو "ابا" کہہ کر پکارتے تھے۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۶۸)

دیوبند حاضری:۔ رائے پور' سہارنپور اور دیوبند کی حاضری ہمیشہ کا معمول بنالیا۔ (ایضاً" ص ۱۷۶)

نکاح مولوی حسین احمد نے پڑھایا:۔ ۳ محرم ۵۴ ۱۳ھ کو مظاہر العلوم کے سالانہ جلسہ میں حضرت مولانا زکریا صاحب کی بڑی صاحبزادی کے ساتھ مولانا محمد

یوسف کا نکاح ہوا... نکاح حضرت مولانا حسین احمد مدنی نے پڑھایا۔

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۸۲)

یاد رہے مولانا زکریا کی ایک صاحبزادی مولانا انعام الحسن کے نکاح میں ہے یہ دونوں نکاح ایک ہی وقت میں ہوئے۔ (ایضاً" ص ۱۸۲)

قارئین ایسے حضرات (مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت' مولوی زکریا مصنف تبلیغی نصاب' مولوی یوسف امیر تبلیغی جماعت) جن کا اٹھنا بیٹھنا' بیعت ہونا' قلبی تعلق' پڑھنا پڑھانا' دیوبندی مولویوں کے ساتھ ہو اور لوگوں کو دیوبند کی طرف بھیجتے ہوں جلسوں میں دیوبندی مولویوں سے تقریریں کراتے اور انہیں قطب مجدد مانتے ہوں (جیسا کہ میں نے دلائل سے ثابت کر دیا ہے) پھر بھی ان کے ماننے والے (مبلغین تبلیغی جماعت) کہیں کہ ہمارا کسی فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو یہ سراسر کذب بیانی' جھوٹ' فریب اور دھوکہ فراڈ نہیں تو اور کیا ہے۔

تبلیغی جماعت اسلام کی دو بنیادی باتوں کی منکر ہے

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری (جسٹس وفاقی شرعی عدالت)

تبلیغی جماعت اسلام کی دو بنیادی باتوں کی منکر ہے ایک تو وہ جہاد کو نہیں مانتے ان کی جو کتاب ہے جیسے وہ تبلیغی نصاب کہتے ہیں اس میں وہ مسواک کے فائدے بتاتے وضو کے بارے میں ہدایت دیتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا وہ ذکر بھی نہیں کرتے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی پذیرائی ہوتی ہے۔ بھارت ان کو ویزہ دیتا ہے امریکہ کینیڈا ان کو ویزہ دیتا ہے حتیٰ کہ پورے یورپ میں ان پر کوئی پابندی نہیں لگاتا کیونکہ یورپ کو اگر دشمنی ہے تو صرف اس مسلمان سے جو مجاہد مسلمان ہے جو

بے ضرر قسم کا مسلمان ہو اس سے انہیں کوئی عداوت نہیں یورپ کو صرف جہاد پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں سے خطرہ ہے۔ اگر وہ اتحاد کرلیں اور جہاد کے لئے پکے مسلمان ہو جائیں تو پھر ان کے آگے دنیا کی کوئی طاقت کھڑی نہیں رہ سکتی قرآن اور حدیث کے مطالعہ سے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں جہاد کی بڑی اہمیت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود جہاد میں شریک ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے اگر مسلمان میں جہاد کا عنصر غائب ہو جائے تو اس کی ساری شان ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ایک تو تبلیغی جماعت نے جہاد کو نظر انداز کیا دوسرا درود شریف کو۔ جب سے یہ تبلیغی جماعت شروع ہوئی ان کے پہلے مولوی زکریا صاحب تھے انہوں نے بڑے مفصل طریقے سے اسے نصاب میں شامل کیا تھا اس کے فضائل اور برکتوں کا بیان کوئی ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل باب فضائل درود شریف تھا اب انہوں نے اس کو بھی نکال دیا ہے۔ جو لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس پر خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں اور ساری امت ان پر درود بھیج رہی ہے ان کے نزدیک اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

(اخبار اہل سنت ص ۶-۷ اپریل ۱۹۹۵ء)

تبلیغی جماعت اور اس کی سازش

(۱) مسلمانوں کو نبیوں والی تبلیغ کا نام لے کر دھوکہ دینے والے یہ بتانے کی زحمت گوارا کریں گے کہ ان کی تبلیغ کا مقصد کافروں کو مسلمان بنانا ہے یا مسلمانوں کو وہابی کرنا' اگر کافروں کو مسلمان بنانا مقصود ہے تو پھر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ○ کیا یہ تبلیغی الیاسی جماعت کبھی گرجا گھر میں تبلیغ کے لئے جاتی ہے؟ کیا یہ لوگ ہندوؤں کے دھرم سالہ میں جا کر تبلیغ کرتے ہیں؟ کیا یہ لوگ سکھوں کے گوردوارہ میں جا کر تبلیغ کرتے ہیں؟ ○ کیا ان لوگوں کو ربوہ میں جا کر تبلیغ کرتے کسی شخص نے دیکھا ہے؟ ○ کیا یہ امام باڑوں میں جا کر تبلیغ کرتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں' کیا اب یہ بات کس سے چھپی رہ سکتی ہے کہ ان کی تبلیغ کا مقصد صرف بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر کلمہ پڑھاتے اور اپنے چنگل میں پھنسا کر وہابی کرنا ہے اور ہمارا تجربہ ہے کہ کئی سنی مسلمانوں کو اسی طریقہ سے ان لوگوں نے وہابی بنایا ہے' کیا انبیاء کی تبلیغ یہی تھی کہ مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر دوبارہ کلمہ پڑھاؤ۔ انبیاء کی تبلیغ سے اپنی مثال دینے والو! شرم' شرم' شرم' یہ جماعت کافروں مشرکوں کے ہاں تبلیغ کے لئے اس لئے نہیں جاتی کہ وہاں مار پڑتی ہے۔ مسجدوں میں بیٹھ کر روٹیاں کھانے والے انبیاء اور صحابہ کرام والا کام کر سکتے ہیں؟ ان پاک لوگوں نے تو کافر بادشاہوں کے درباروں میں جا کر حق کا علم بلند کیا اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے پرتھوی راجہ کی حکومت میں بیٹھ کر دین حق کی تبلیغ کی' اور حضرت داتا علی ہجویری نے سب سے پہلے مشرکوں کے گڑھ ہندوستان میں حق کا پرچم لہرایا اور تبلیغ فرمائی' انبیاء' صحابہ' اولیاء کی یہ تبلیغ تھی۔ اور تبلیغی جماعت فقط وہابیت کو پھیلانے کی غیر ملکی سہارے پر چلنے والی ایک خطرناک تحریک ہے'

مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اس خطرناک تحریک کی زد سے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بچا کر رکھیں ورنہ یہ لوگ گمراہ کر دیں گے۔

(۲) کیا نبی پاک نے مدینہ پاک کی گلیوں میں بستر اٹھا کر گشت کیا' کیا مسلمانوں کو مدینہ شریف کے گلی کوچوں میں دروازوں کے آگے کھڑے ہو کر دوبارہ کلمہ پڑھایا ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی حدیث سے ثابت ہے۔ صحابہ کرام عربی دان تھے جب ایک دفعہ کلمہ شریف پڑھ لیا دوبارہ غلطی کا امکان ہی نہیں۔

(۳) پھر کہتے ہیں ہم نماز کی تبلیغ کرتے ہیں کیا ان تبلیغ والوں کو کسی نے سینما میں جا کر تبلیغ کرتے دیکھا ہے جو بے نمازوں کا گڑھ ہے۔ مسجدوں میں جہاں پہلے ہی نمازی موجود ہوتے ہیں وہاں نماز کی تبلیغ کا کیا مطلب ہے۔ کہتے ہیں کلمہ اور نماز سیدھا کرواتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی عجیب دھوکہ ہے کہ چار ماہ تک بیوی بچوں کو چھوڑ (کہ جن کا نان نفقہ فرض ہے اور نہ پورا کرنے والا بھگوڑے غلام کی مانند ہے نہ اس کا فرض قبول نہ نفل) کر نکلے تو تب نماز سیکھی جائے ایسے گلی گلی گشت کر کے علم سیکھنے کی منطق بھی عجیب ہے۔ حالانکہ ہر شہر میں بلکہ ہر مسجد میں عالم موجود ہیں مسلمان کو چاہئے کہ دن یا رات میں کچھ ٹائم نکال کر سب مسائل ان سے سیکھ لے' یہ نہیں کہ سیکھنے کے لئے گھر سے ہی نکل پڑے اور بھگوڑے غلام والی حدیث کی زد میں آ جائے اور پھر جمعرات کا اجتماع (یہ بھی بقول وہابی) تعین یوم کی بدعت ہے ایک بدعت نہیں بلکہ بدعتوں کا مجموعہ ہے۔

کس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ ہر جمعرات کی رات کو نبی نے فرمایا ہو کہ سب صحابہ کرام مسجد نبوی شریف میں جمع ہوں کوئی دال پکا کر لائے کوئی گوشت'

کوئی مچھلی وغیرہ اور بستر بھی ہمراہ لائیں صحابہ نے پوچھا ہو کہ یا رسول اللہ یہ کس لئے آپ فرمائیں میری نصرت کے لئے کیا ایسی نصرت کسی حدیث سے ثابت کر سکتے ہو تبلیغیو!

اور پھر کہتے ہیں جی مسافر ہوتے ہیں مہمان ہوتے ہیں وہ مسافر مسجد میں آرام کر سکتا ہے جس کی شہر میں واقفیت نہ ہو چاہئے تو یہ کہ ہر آدمی اپنے جاننے والے کو گھر لے جا کر سلائے مگر یہاں گنگا الٹی بہہ رہی ہے شہر کے لوگوں کو مسجد میں آ کر سونے کی دعوت دی جاتی ہے' کیا یہ لوگ اپنے رشتہ دار مہمانوں سے بھی یہ سلوک کرتے ہیں کہ کوئی رشتہ دار مہمان ان کے یہاں آئے تو یہ لوگ کہیں کہ آپ مسجد میں چلیں میں اپنی اور آپ کی روٹی اور بستر وغیرہ لے کر مسجد میں آ رہا ہوں وہیں کھانا کھائیں گے اور وہیں سوئیں گے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ یہ کبھی ایسا نہ کریں گے اس لئے کہ رشتہ داروں میں بے عزتی کا باعث بنتا ہے۔ یہ مروت کے بھی خلاف دین کے بھی خلاف ہے کسی حدیث میں مہمان کے ساتھ ایسا برتاؤ اور مہمان کی ایسی نصرت ثابت نہیں بغیر اجازت شرعی کے مسجد میں سونا کھانا پینا وغیرہ بدعت ضلالہ نہیں تو اور کیا ہے اور یہ لوگ کون سے فرشتے ہوتے ہیں آخر بشر ہیں دال' گوشت' مچھلی وغیرہ کھا کر مسجد میں سو جاتے ہیں صبح کو کئی حضرات بتقضائے بشری احتلام سے دوچار ہوتے ہیں بتاؤ جماعت کی نصرت کی ایک بدعت سیئہ کی وجہ سے کتنے مفاسد لازم آئے اور مسجد کا احترام کتنا مجروح ہوا لیکن جو لوگ نبی پاک کی تعظیم و تکریم نہیں کرتے ان کے نزدیک احترام مسجد کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔

عذاب الٰہی اور تبلیغی جماعت

میں خواب میں عالم بالا کی سیر کو گیا پہلے آسمان سے گزرا چوتھے آسمان پہنچا جہاں جہنم کی بھٹی نظر آئی اس میں مولوی الیاس الخ کتے کی شکل میں چلتے نظر آئے میرے پوچھنے پر جہنم کے داروغہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تفرقہ ڈالا بدراہ گروہ پیدا کیا۔ جو مسلمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت و بغض پیدا کرتا پھرتا ہے تبلیغ کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو بے دین بناتا ہے پھر اسی جہنم کے ایک طبقہ میں مولوی غلام اللہ' مولوی احسان الٰہی ظہیر' مولوی حق نواز جھنگوی نظر آئے ان کی زبانیں منہ سے باہر لٹکی ہوئیں تھیں جس کو بار بار کاٹا جا رہا تھا پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے تھے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا تھا میں پھر جہنم کے دوسرے ٹھکانے نہ دیکھ سکا اور عالم دنیا میں واپس آیا جب لاہور پہنچا تو مجھے ایک علاقہ پر سیاہ دھواں نظر آیا جس میں سیاہ پرندے گدھ جیسے اڑتے نظر آئے ہیں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ علاقہ گندگی سے بھرپور ہے کیچڑ میں کیڑے پھر رہے ہیں ہر طرف بدبو ہے۔ چرس' افیون فروخت ہو رہی ہے' اسمگلنگ کا اڈہ ہے لوگ بڑی بڑی داڑھیاں لگائے بستروں میں جو ان کی کمر پر لدھے ہیں ان میں ہیروئن و چرس لئے آ رہے ہیں اور بستر کھول کر فروخت کر رہے ہیں بڑا سا گندہ نالا ہے جس میں فضلہ بہہ رہا ہے تمام گندے کاروبار ہو رہے ہیں ہر طرف تاریکی ہے میرا دم گھٹنے لگا میں نے دیکھا یہ پرندے داڑھی والے اور سر منڈانے والوں کے سروں پر اڑ رہے ہیں۔ جیسے ان کا بھیجا کھائیں گے۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا یا اللہ یہ کون سی جگہ ہے تو ندا آئی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ کی ہر وقت لعنت برستی

ہے اس جگہ کو رائے ونڈ کہتے ہیں جو شخص رائے ونڈ کا خیال کرے گا اس پر ۱۰۰ لعنتیں اور جو یہاں آئے گا اس پر ایک لاکھ لعنت پڑے گی اور اس کا ٹھکانا جہنم میں مولوی الیاس کے ساتھ ابلغ کتے کی طرح ہو گا۔ میں یہ ندا سن کر کانپ گیا اور گھبرا کر آنکھ کھل گئی پسینے سے میرا بستر تر ہو گیا لہٰذا میں سب کو کہتا ہوں کہ اس لعنتی شہر کا رخ نہ کرنا ورنہ تمہاری مغفرت بھی نہ ہو گی اور الیاس پارٹی میں جانا جہنم میں ٹھکانا بنانا۔

(مفتی امام محمد رفیق شاہد دیوبندی)

مبلغ یا سمگلر

○ تبلیغی جماعت کا مبلغ سرحد سے کراچی اسلحہ لے جاتے ہوئے گرفتار

○ اٹک ریلوے اسٹیشن پر پولیس نے خوشحال ایکسپریس کی تلاشی لی تو ملزم کے بکس سے اسلحہ برآمد ہوا

○ تبلیغی جماعت کے ہمراہ اکوڑہ خٹک سے کراچی جارہا ہوں جہاں تعلیم حاصل کرتا ہوں! ملزم عبدالخالق اٹک (پ پ اے) تبلیغی جماعت کا مبلغ صوبہ سرحد سے سندھ ٹرین کے ذریعے بھاری مقدار میں اسلحہ لے جاتے ہوئے اٹک ریلوے اسٹیشن پر دھر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق تبلیغی جماعت کا ایک وفد صوبہ سرحد اکوڑہ خٹک سے خوشحال ایکسپریس کے ذریعے کراچی جارہا تھا کہ اٹک ریلوے اسٹیشن پر تبلیغی جماعت کے وفد میں شامل عبدالخالق نامی شخص کے سامان کی تلاشی کے دوران اس کے لکڑی کے بکس کے خفیہ خانے سے ریلوے پولیس نے چار عدد ۳۰ بور پستول ایک عدد ۲۲ بور پستول اور ۱۶ عدد راؤنڈ برآمد کر کے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے ملزم عبدالخالق نے پولیس کو بتایا کہ وہ تبلیغی جماعت کے ہمراہ اکوڑہ خٹک سے واپس کراچی جارہا تھا اور برآمد ہونے والا اسلحہ جامعہ نیو ٹاؤن کراچی لے جانا چاہتا تھا جہاں وہ زیر تعلیم ہے اٹک ریلوے پولیس نے تفتیش شروع کردی ہے۔

روزنامہ "خبریں" ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء

روزنامہ "پاکستان" ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء

تبلیغی جماعت مسلمانوں کی موثر دشمن ہے

گھر کے بھیدی کے اپنے قلم سے

جناب خلیل ملک کالم نگار روزنامہ "خبریں" لاہور رقمطراز ہیں۔

گوادر پر سیمینار سے خطاب کی دعوت ہم نے ایڈمرل کرامت نیازی صاحب کو بھی دی۔ وہ بھی آنا چاہتے تھے لیکن اس لئے نہ آسکے کہ انہوں نے اپنی زندگی اب دین کی دعوت و تبلیغ کے۔لئے وقف کردی ہے۔ کہنے لگے کہ میں جماعت کے نظم کا پابند ہوں اور ان کی اجازت کے بغیر نہیں آسکتا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر گوادر کے بارے میں اندیشے درست ہیں تو بلاشبہ پاکستان کے ہی نہیں ساری امت کے مفاوات داؤ پر لگے ہوئے ہیں یہ تو اس کشتی کی سلامتی کا سوال ہے جس میں بیٹھ کر اور دعوت و تبلیغ کا مقدس فریضہ انجام دے کر آپ جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ایڈمرل صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی جماعت سے دوبارہ بات کریں گے۔ انہوں نے دوبارہ بات کی لیکن وہاں سے یہی جواب تھا کہ گوادر کے مسئلہ پر بات کرنا ضروری نہیں ہے' رائے ونڈ جانا ضروری ہے۔ میں خود تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کرتا رہا ہوں اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلنے والوں کے ساتھ رہنے سے ایک بالکل نیا انسان وجود میں آتا ہے۔ وہ نیا انسان کیسا ہوتا ہے اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تجربے کی بات ہے۔ زمانے کو یاد کرتا ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ روحانی کثافت کیا ہوتی ہے۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ نکلے اور اپنے تزکیہ نفس کا اہتمام کرے۔

لگتا ہے کہ تبلیغی جماعت نے امت کے اجتماعی مسائل اور جہادی سرگرمیوں سے افسوسناک لاتعلقی پیدا کرلی ہے۔ بے شمار ایسے **مخلصین** موجود ہیں جن کا دین

سے اخلاص تبلیغی جماعت والوں سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تبلیغی جماعت ان مخصوص مقاصد کے لئے دانستہ یا نادانستہ استعمال ہو رہی ہو جو امت کو جہاد کے جذبے سے محروم کرنے کے لئے تلقین کئے گئے ہیں۔ مفاد پرستانہ گروہی سیاست میں حصہ لینا اور بات ہے۔ بلاشبہ مسلمانوں کو دین کی بنیادی باتوں کا پابند ہونا چاہئے لیکن دین اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کسی گناہ گار اور بے عمل مسلمان کو غیر مسلموں یا داخلی فاشسٹوں کے ہاتھوں قتل و بے آبرو ہونے کے لئے بے آسرا چھوڑ دیا جائے۔ جناب رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کوئی سچا امتی تو کسی بے گناہ غیر مسلم پر بھی ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔

دین جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عمل ہے اور آپ نے مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی مسائل سے کبھی لاتعلقی اختیار نہیں کی' مکی دور میں بھی جہاں اعلانیہ اقدامات ممکن نہ تھے جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاموشی سے سایہ فگن رہے۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین اس امر پر غور فرمائیں کہ وہ امت کے اجتماعی دکھوں سے کیوں کٹ گئے ہیں اور خود جماعت کے اندر سوائے نیکی کی زبانی تلقین کرنے کے ایک دوسرے کے دکھ درد اور مشکلات میں شرکت کا عمل ناپید ہے۔ میں نے ہفتوں مساجد میں رہ کر دیکھا کہ مسلسل ساتھ رہنے کے باوجود کوئی ایک دوسرے سے نہیں پوچھتا کہ بھائی تمہارے گھر میں کھانے کو بھی کچھ ہے یا نہیں' تم مقروض تو نہیں' تمہارے گھر میں کوئی بیمار تو نہیں ہے' کوئی بیٹی تو نہیں ہے بیاہنے والی' بچوں کی تعلیم کیسی ہو رہی ہے۔

کیا اسلام اور مسلمانوں کو اس سے زیادہ موثر دشمن کہیں اور مل سکتے ہیں جنہوں نے دین کا غالب ترین حصہ غائب کر دیا اور امت کو رسوا اور ذلیل ہونے

کے لئے چھوڑ دیا۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۹۵-۲-۱۱)

تبلیغی جماعت کی جائے پیدائش
نصاریٰ و صیہونی طاقتوں کی عظیم سازش

یہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں کبھی
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

روزنامہ خبریں لاہور کی تائیدی اطلاعات

یہودیوں اور عیسائیوں کی مشترکہ سازش
خفیہ اسلامی یونیورسٹی کا قیام

○ برطانیہ کے جنگل میں قائم درسگاہ میں جانے کے لئے حکومت سے باقاعدہ اجازت نامہ لینا ضروری ہے

○ یہودی اور عیسائی نوجوانوں کو فقہ' تفسیر' حدیث اور قرآن کی مکمل تعلیم سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔

○ یہ نوجوان بعد میں مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں خود کو جامع الازہر کا فارغ التحصیل کہتے ہیں

○ مساجد میں بغیر تنخواہ موذن اور امام کے طور پر خدمات انجام دیتے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے ہیں

○ کراچی کے فرقہ ورانہ فسادات اور لاہور کے توہین رسالت کیس کی سازش اسی جگہ تیار ہوئی۔

لاہور (این این آئی) اہل مغرب نے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مذموم سازشوں کا سلسلہ تیز کر دیا۔ معروف اخبار گارڈین نے انکشاف کرتے ہوئے رپورٹ کی ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لئے انتہائی منظم طریقہ اختیار کیا گیا ہے' جس کے تحت برطانیہ کے دور دراز جنگل میں مسلمانوں کی درسگاہ کی طرز پر ایک عمارت قائم کی گئی ہے۔ اس عمارت کی ہر کسی کو دیکھنے کی اجازت نہیں۔ کسی بااعتماد شخص کو حکومت برطانیہ سے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کر کے عمارت دکھائی جا سکتی ہے' کیونکہ یہ عمارت مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا گڑھ ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس عمارت کے سب کمرے دیکھے جائیں۔ تو بظاہر کسی میں قرآن شریف کی قرات سکھائی جا رہی ہے تو کہیں معنی و تفسیر کا درس دیا جاتا ہے' کہیں احادیث سمجھائی جاتی ہیں' کسی کمرے میں مناظرہ ہو رہا ہے۔ عمارت دیکھنے والے شخص کو طلبہ سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اخبار کے مطابق اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ مسلمان نہیں بلکہ عیسائی اور یہودی ہوتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے والے طلبہ کو مسلمان ممالک خصوصاً" مشرق وسطیٰ بھیج دیا جاتا ہے' جہاں وہ کسی بڑے شہر کی مسجد میں جا کر نماز میں شریک ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ الازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل علماء ہیں۔ برطانیہ میں اسلامی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے یہاں آ گئے ہیں۔ یہ طلبہ تنخواہ کے بغیر مساجد میں بطور موذن یا امام کے خدمات سرانجام دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ معلم اسلامی مسائل کا جواب اتنے شاقی انداز میں

دیتے ہیں کہ کسی کو ان پر شک نہیں گزرتا کہ یہ بہروپئے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد کسی اختلافی مسئلہ پر مسلمانوں کی دو پارٹیاں بنا کر اختلافات پیدا کر دیئے جاتے ہیں' کیونکہ اس ادارہ کا مقصد ہی مسلمانوں کو باہمی دست و گریبان کر کے خون خرابہ کرانا ہے۔ اخبار نے مشرق وسطیٰ میں گرجاؤں کے پادریوں کے ایک سالانہ اجلاس میں ایک پادری کی تقریر کا حوالہ دیا ہے' جس میں پادری نے کہا ہے کہ ہم مسلمانوں سے مناظرے میں نہیں جیت سکتے' اس لئے مناظرے کو چھوڑ کر مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور اس میں ہم پوری طرح کامیاب ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس مدرسے کا مقصد حضور پاک کا درجہ مسلمانوں کے دلوں سے کم کر کے اسلام کو دھیرے دھیرے ختم کرنا ہے' کیونکہ محض مسلمانوں کے اختلافات سے اسلام ختم نہیں ہو سکتا۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں توہین رسالت کیس میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کرنا' کراچی میں فرقہ واریت کے نام پر مسلمانوں کا خون بہانا اسی برطانوی ادارے کی گھناؤنی سازش کی ہی ایک کڑی ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۴ اپریل ۱۹۹۵ء)

تبلیغی جماعت کا دوسرا نام

عیسائی یہودی سازش کا دوسرا شکار ذکری فرقہ

"ذکری" ۲۷ رمضان کو اپنے "حج" کی رسومات ادا کریں گے

○ ملک اور بیرون ملک سے فرقے کے ہزاروں پیرو کار حج کی ادائیگی کے لئے تربت کوہ مراد پہنچنا شروع ہو گئے ○ فرقے کے عقیدے کے مطابق بیوہ عورت کے پاس مال نہیں تو وہ جسم کی زکوۃ دے سکتی ہے ○ عقیدے کے مطابق نماز منسوخ ہو چکی پانچ وقت نماز' جمعہ اور عیدین پڑھنے والا بے دین اور کافر ہے ○ جنت کی فروخت ایک سال کے لئے ہوتی ہے خریدنے والا اسی سال مرے تو جنت میں جائے گا ○ مسلمان ذکری کا مہمان ہو تو اس سے جانور ذبح کرایا جاتا ہے ان کی آخری کتاب برہان ہے ○ مذہبی جماعتوں نے فرقے سے نمٹنے کے لئے لائحہ عمل تیار کر لیا تربت انتظامیہ نے بھی کمر کس لی۔

قلات: (نمائندہ خبریں) بلوچستان کا ذکری فرقہ ۲۷ رمضان المبارک کو کوہ مراد تربت میں اپنا حج ادا کرے گا۔ اس صبح ذکری فرقے کے ہزاروں افراد قافلوں کی صورت میں خضدار' نال' پنج گور' تربت' کراچی' گوادر' پسنی اور بیرونی ممالک سے اس فرقے کے پیرو کار حج کی ادائیگی کے لئے تربت کوہ مراد پہنچانا شروع ہو گئے ہیں۔ ذکری فرقے کے مطابق ان کا آخری نبی ملا محمد مہدی اٹلی ہے اور اخری کتاب "برہان" ہے اس فرقے کے عقیدے میں یہ بھی شامل ہے کہ بیوہ عورت کے پاس اگر مال نہیں تو اپنے جسم کی زکوۃ دے سکتی ہے اور اسے نکالنا چاہئے۔ مروجہ وضو فرض نہیں بلکہ اصل وضو پرہیز گاری ہے۔ ۵ وقت نماز پڑھنے والا جمعہ

اور عیدین کی نمازیں پڑھنے والا بے دین مرتد گمراہ و کافر ہے۔ کیونکہ نماز منسوخ ہو چکی ہے اس فرقے کے ملائی کو حرام حلال کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ جنت کی فروخت بھی ایک سال تک کی جاتی ہے اگر خریدنے والا اسی سال مرا تو جنت میں داخل ہو گا بصورت دیگر اسے دوسرے سال کے لئے پھر جنت خریدنا ہو گا۔ ذکری فرقے کے مطابق یہ اپنے آپ کو ذکر کرنے کی وجہ سے ذکری اور مسلمانوں کو نمازی کے نام سے پکارتے ہیں اگر کوئی مسلمان ذکری کا مہمان ہو تو مہمان سے جانور ذبح کروایا جاتا ہے۔ اس عقیدے کے خلاف نوری نصیر خان "خان ریاست قلات" نے جہاد کیا تھا۔ بلوچستان کی قاضی عدالتوں نے بھی اس فرقے کو غیر مسلم قرار دیا مگر اب بھی یہ فرقہ اپنے آپ کو مسلمان گردانتے ہوئے ۲۷ رمضان المبارک کو حج کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ دوسرے جانب مذہبی جماعتیں بھی اس فرقے کے خلاف یکجا ہو کر کارروائی کرنے کا سوچ رہی ہیں۔ مذہبی جماعتوں نے ایک مرتبہ پھر اعلان کیا ہے کہ وہ کوہ مراد تربت میں ذکریوں کا حج نہیں ہونے دیں گے اور اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔ دوسری جانب تربت انتظامیہ ایک مرتبہ پھر سخت حالات سے گزرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے اور بلوچستان ریزرو پولیس کے سینکڑوں نوجوانوں کو تربت شہر اور ذکری مذہبی جگہوں پر تعینات کر دیا گیا ہے اور ذکری فرقے کے مقامات پر ذکری فرقے کے مسلح افراد بھی پہرا دے رہے ہیں۔ (روزنامہ "خبریں" لاہور ۱۴ فروری ۱۹۹۵ء)

فرقہ جبریہ اور تبلیغی جماعت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں

جن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ایک قدریہ اور مرجیہ" شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ مرجیہ جبرہ۔ جبریہ ایک ہی فرقہ کے تینوں نام ہیں امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

"حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ستر انبیاء کرام نے فرقہ مرجیہ پر لعنت بھیجی ہے کیونکہ ان کا مذہب بدیہی طور پر باطل ہے"

رائیونڈی (تبلیغی جماعت والے) کسب واکتساب کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بندہ سے اختیار کی بالکل نفی کرتے ہیں اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا اپنے نافرمان اور کفار بندوں کو عذاب دینا ظلم متصور ہوگا اور خالق کی طرف ظلم کی نسبت کرنا صریح کفر ہے۔

رائیونڈی نام نہاد تبلیغی جماعت نے سرعام عقیدہ جبریہ کے مطابق کلمہ طیبہ کا مفہوم بیان کرکے ان جیسے عقیدہ کا اقرار کیا ہے کہ بندہ سے فعل اختیاری کی نفی کرتے ہیں جس سے ساڑھے چار ہزار قرآنی آیات کا انکار لازم آتا ہے ایک ہزار وعدہ' ایک ہزار وعید' ایک ہزار امر' ایک ہزار نہی اور پانچ صد آیات احکام کا انکار لازم آتا ہے اور یہ سراسر کفر ہے۔

فرقہ جبریہ کا جدید نام راؤنڈی تبلیغی جماعت ہے اہل حق کو سخت مزاج بنادینا ان کے لئے معمولی کام ہے اور اپنے پہلے وار میں ہی مہلک جراثیم اقطاب عالم میں مخفی کرتے اور اخوت اسلامیہ کا شیرازا پارہ پارہ کردیتے ہیں۔

عقیدہ جبریہ رکھنے والے کافر ہیں کافر ہیں۔ پوری قوم کا تبلیغی جماعت کی تکفیر پر اتفاق اس دور میں ہمارے لئے بمنزلہ اجماع ہے اور حکم اجماع وجوب ہے۔

(کتاب مناظرہ از مولانا حفیظ اللہ نقشبندی)

وہابی ترجمان الدعوۃ کی زبانی تبلیغی اجتماع کی کہانی

اہلحدیث جماعت کے ایک گروپ مرکز الدعوۃ والارشاد کی طرف سے ماہنامہ الدعوۃ لاہور سے شائع ہوتا ہے اس نے دسمبر ۱۹۹۴ء اور فروری ۱۹۹۵ء کی اشاعت میں تبلیغی اجتماع نومبر ۱۹۹۴ء رائیونڈ کی رپورٹ شائع کی ہے جس سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی جماعت کے متعلق لکھا ہے

○ ظاہری طور پر تو تبلیغی جماعت کا دعویٰ بھی یہی (قرآن و حدیث کی دعوت) ہے مگر ان کی دعوت اس کے بالکل برعکس ایک مخصوص گروہ اور فرقے کی دعوت ہے جس کی بنیاد تقلید مولوی الیاس صاحب کے افکار اور "فضائل اعمال" کی بعض جھوٹی شرکیہ اور من گھڑت حکائتوں روایتوں پر مشتمل ہے۔ مقررین کی تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

○ اکثر مقررین نے تحریف قرآن کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہاد اور قتال کی آیات کو دعوت و تبلیغ کے لئے پیش کیا۔

○ بعض مقررین نے آیات قرانی کا ترجمہ غلط کیا۔

ایک مقرر کی تقریر پر تبصرہ

○ چونکہ تبلیغی جماعت جہاد کی مخالف تنظیم ہے اس لئے وہ اللہ کی طرف سے اترنے والی ہر جہادی خیر و برکت اور مدد کو دعوت تک محدود کر کے اپنے پیروکاروں کو

فریضہ جہاد سے روکتی ہے۔

○ حضرت سیدہ زینب کی شان میں گستاخی کے تحت لکھا ہے کہ "مفتی زین العابدین نے خلاف حقیقت واقعات بیان کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ تدفین کے وقت دختر رسول سیدہ زینب کو قبر نے دبا دیا۔"

○ خلفاء راشدین کے ادوار کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "دور علوی میں جو پریشانیاں آئیں اس کی دو وجوہات تھیں ایک یہ کہ کام کرنے والوں میں آپس میں جوڑ نہیں تھا اس لئے پریشانیاں آئیں۔"

○ وہ تبلیغی بھائیوں کو جوڑ پیدا کرنے کی ترغیب دے رہے تھے مگر جوڑ کے جوش نے ہوش گم کر دیئے اور صحابہ کرام کو بے جوڑ قرار دے کر اور تبلیغی جماعت میں جوڑ ثابت کر کے اپنی برتری کا اعلان کیا۔ اس جسارت پر ہم اظہار افسوس ہی کر سکتے ہیں۔

○ ایک جگہ جہاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

تبلیغی بزرگو! اگر آپ ایسی دعوت (جہاد) کے لئے نکلنا پسند کریں تو ہم آپ کو **اھلاً" و سھلاً"** کہنے کے لئے بے قرار ہیں مگر آپ نے جہاد کی مخالفت میں اس جہاد کو دعوت کا نام دے رکھا ہے اور لوگوں کو غلط فہمی میں ڈال رہے ہیں۔

○ مولوی پالن پوری کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"مولوی صاحب نے تبلیغی بھائیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ بنی اسرائیل کی طرح اگر تمہارے بچے ذبح ہوں یا تمہاری عورتوں کو پکڑ لے جائیں تو تم بے غیرت بن کے یہ تماشا دیکھتے رہو۔

○ پالن پوری مولوی کی تقریر پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

تبلیغی بزرگو! آپ کی گفتگو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جہاد کی مخالفت کا عزم کرلیا ہے اور ہر اس آیت قرآنی اور حدیث نبوی جو فضیلت جہاد کے متعلق ہو آپ نے اسکی شکل کو بگاڑنا ہے۔

○ مولوی احمد لاٹ کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

تبلیغی بھائیو! یہ حضرت حزیفہ وہ شخصیت ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے موقعہ پر دشمن کی فوجوں میں جاسوسی کے لئے بھیجا تھا ظاہر ہے وہاں تو کوئی نیا کام کرنا جنگ کو بھڑکانے یا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا مگر تبلیغی بھائیوں کے لاٹ صاحب کہتے ہیں کہ "تم بھی اپنی طرف سے کچھ نہ کرو۔" تبلیغی بزرگو! آپ جہاں ان جماعتوں کو بھیج رہے ہیں کیا وہ لوگ کافر ہیں اور کیا آپ دشمن کے خلاف جہاد و قتال اور جاسوسی کرنے کے لئے جماعتیں بھیج رہے ہیں؟ لاٹ صاحب اللہ سے ڈریں کوئی بات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق کرڈالیں۔ سوچئے کیا آپ کے یہ بیانات روح جہاد کے خلاف نہیں اور کیا یہ لاکھوں سادہ لوح بندے جو آپ پر اعتماد کر رہے ہیں۔ آپ ان کو دھوکہ تو نہیں دے رہے اور کیا آپ اس تحریف اور تاریخ اسلام کو بگاڑنے کا جواب اللہ کو دے سکیں گے؟

○ مولوی سلیمان کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

تبلیغی بھائیو! مولوی سلیمان صاحب بڑے دلچسپ بزرگ ہیں تبلیغی جماعت کے آداب سے نہ صرف مکمل واقف ہیں بلکہ حضرت جی کے خادم خاص بھی ہیں بیعت کے وقت جب پان چبا کر حضرت جی پیک دان کی طرف توجہ کرتے ہیں تو مولوی صاحب تھوک دان فوراً آگے بڑھا دیتے ہیں ہم ان دونوں بزرگوں کو اس

محنت کے ترک کا مشورہ دیتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے پیار ہے تو سکرات تک وہی محنت کریں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور وہ محنت دعوت اور جہاد ہے جب کہ آپ کی محنت ترک جہاد ہے ایسی صورت میں مخالف جہاد میٹر جس کو چالو رکھنے میں انڈیا کی خوشی موجود ہے۔

آخر میں الدعوۃ کی طرف سے تبلیغوں کے نام چند تجاویز ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت جی کا نام شرکیہ ہے لہٰذا انعام الحسن نام بدل دیا جائے۔ (الخ)

(۲) اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اکثر مقررین نے تحریف قرآن کا ارتکاب کیا ہے جہاد و قتال کی آیات کو صرف دعوت تک محدود کردیا ہے اس پر اللہ سے معافی طلب کی جائے اور آئندہ اس روش سے مکمل پرہیز کی جائے۔

(۳) تبلیغی پروگراموں میں فضائل اعمال کی تعلیم بند کردی جائے یا فضائل اعمال کو شرکیہ اور جھوٹے واقعات سے پاک کردیا جائے۔

دیوبند ثانی خیر المدارس ملتان والے
تبلیغی جماعت پر سے اعتراضات نہ اٹھا سکے
تبلیغی جماعت کا پس منظر

مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی انوار رضا میلسی

مکرمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت ملتان! سلام مسنون آپ کے موقر روزنامہ کی ۱۸ جولائی کی اشاعت میں فقیر راقم الحروف کا ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "تبلیغی جماعت چند اصلاح طلب پہلو" شائع ہوا تھا۔ جس کے جواب میں نوائے وقت ملتان کی ۲۵ جولائی کی اشاعت میں مسٹر عبدالباری شعبہ سیاسیات گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ سنٹر سکھر کا جوابی مراسلہ شائع ہوا جس میں فقیر کے دلائل و حوالہ جات کو چھوا تک بھی نہیں اور دس میں سے ایک حوالہ کا بھی جواب نہ دیا اس کے جواب میں ۳۔ اگست کی اشاعت میں فقیر راقم الحروف کا جوابی مضمون بعنوان "تبلیغی جماعت تعمیری تجاویز پر اعتراض کیوں؟" شائع ہوا لیکن اس سے قبل ہی میرے پہلے مقالہ کے جواب میں مولوی ابن العلی اسکندری مدرسہ خیر المدارس ملتان کا ایک اور جوابی مراسلہ شائع ہو گیا اس کے جواب میں بندہ راقم الحروف نے جوابی مضمون بھیجا جسے آپ نے شائع نہ کیا پھر بذریعہ رجسٹری دوبارہ یہ جوابی مضمون ارسال کیا تو بھی آپ نے شائع نہ کیا آج سہ بارہ یہ جوابی مضمون برائے اشاعت ارسال خدمت ہے حق و انصاف کا تقاضہ ہے کہ ہمارا جوابی مضمون شائع کیا جائے ورنہ یہ اصول و دیانت کے خلاف ہو گا کہ ہم پر سوالات و اعتراضات تو آپ بخندہ پیشانی شائع کر دیں لیکن ہمارا جوابی مضمون شائع نہ کریں۔

ہم نے اپنے ۱۸ جولائی کی اشاعت میں شائع شدہ مقالہ میں تبلیغی جماعت کے اکابر کی پانچ مشہور کتب سے دس حوالہ جات نقل کئے تھے جن میں یہ ثابت کیا تھا۔ (۱) تبلیغی جماعت وہابی ہے اور در پردہ وہابیت کی تبلیغ ہی اس جماعت کا نصب العین ہے۔ (۲) تبلیغی جماعت تھوڑا بہت کام کر کے لمبے چوڑے اور بلند بانگ دعوے شروع کر دیتی ہے کہیں رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کی تعداد کو حج کے اجتماع کے بعد سب سے بڑی تعداد بتاتی ہے کہیں تبلیغی جماعت کے بانی و امراء کو انبیاء و رسل علیہم السلام کا مثل و صحابہ کے برابر قرار دیا جاتا ہے۔ (۳) یہ کہ تبلیغی جماعت عموماً" دین سے ناواقف ان پڑھ جاہل افراد کو تبلیغی کورس کی چند کتب پڑھا کر اور چلّہ کروا کر تبلیغ کے لئے بھیج دیتی ہے تبلیغی جماعت کے مبلغین کو باقاعدہ دینی مدارس میں علم دین حاصل کرنا چاہئے۔ ہم نے اپنے جملہ دعاوی پر دلائل پیش کر کے حوالہ جات نقل کر دئے تھے ۳۰ جولائی کی اشاعت میں مولوی ابن العلی اسکندری صاحب کا جو جوابی مراسلہ شائع ہوا ہے اس میں اگرچہ انہوں نے بڑی محنت اور عرقریزی اور جانفشانی سے جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن ہم نے تبلیغی جماعت کے جو پانچ معتبر قسم کے حوالہ جات دئے تھے ان میں سے صرف ایک حوالہ کا ناکام و تشنہ کام جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے اور باقی ۹ حوالہ جات کی نہ تردید کی نہ تاویل پیش کی اور لفاظی و زبانی لن ترانیوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

بڑا اجتماع:۔

مضمون نگار نے ہم سے سوال کیا ہے۔ "محترم المقام جماعت نے تو آج تک اپنے کسی اجتماع کی روداد تک شائع نہیں کی آپ نے جماعت کے جس لٹریچر میں (بڑے اجتماع کے) یہ دعوے پڑھے ہوں اس کی نشاندہی بھی فرمادیں۔"

جواباً گزارش ہے کہ "ہم نے کوئی یہ خلاف واقعہ نہ لکھا تھا کہ تبلیغی جماعت والے رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کو حج کعبہ کے بعد دنیا کا سب سے بڑا اجتماع قرار دیتے ہیں اور لاکھوں افراد کی شرکت کے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں اول تو چند لاکھ افراد کا جمع ہو جانا محل تعجب نہیں کیونکہ رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع وہابیت کی بین الاقوامی نمائش کی حیثیت رکھتا ہے اور دنیا بھر کی وہابیت ایک جگہ اکٹھی ہوتی ہے دوم خدا جانے کتنے بندگان خدا تبلیغی جماعت کو غیر وہابی سمجھ کر محض نماز و کلمہ کی تبلیغ کے ظاہری لیبل سے متاثر ہو کر شامل ہو جاتے ہیں مختلف علاقوں سے عہد و پیمان کے ذریعہ لوگوں کو گھسیٹا جاتا ہے پوری دنیا سے پانچ چھ لاکھ کا اجتماع باعث تعجب نہیں۔ حضرت داتا گنج بخش، حضور خواجہ غریب نواز اور حضرت بابا فرید قدست اسرارھم کے اعراس مبارکہ میں اس سے کہیں زیادہ بڑے اجتماعات ہوتے ہیں سنی کانفرنس بنارس، عرس امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لائل پور، سنی کانفرنس ٹوبہ اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کی نماز جنازہ کے اجتماعات رائے ونڈ کے اجتماعات سے کہیں زیادہ بڑے تھے۔

باقی رہا یہ کہ تبلیغی جماعت نے بڑے اجتماعات کا کہیں دعوئی نہیں کیا۔ ان کے لٹریچر میں یہ دعوے نہیں ملتے تو یہ آپ غلط اور سراسر غلط کہہ رہے ہیں ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت نے اپنے بڑے اجتماعات کے بڑے دعوے کئے ہیں اور یہ بات بلا دلیل نہیں ثبوت یہ ہے۔

نوح کا بڑا اجتماع:۔

۸-۹-۱۰ ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو نوح (ضلع گوڑ گانواں) میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوا میوات کی سرزمین نے ...... اتنا بڑا

اجتماع ایک جگہ کبھی نہیں دیکھا تھا شرکائے جلسہ کی تعداد کا تحقیقی اندازہ ۲۰۔ ۲۵ ہزار کیا جاتا تھا۔" (دینی دعوت ص ۱۳۴)

مجمع کی زیادتی اور ہجوم

"مجمع روز افزوں تھا ایک ایک وقت میں دو دو سو اور تین تین سو۔ آدمی ہوتے جو وہیں کھانا کھاتے رات کو سوتے وقت نظام الدین کی مسجد اور دارالاقامہ کے چپہ چپہ پر آدمی ہی آدمی نظر آتے"۔ (دینی دعوت ص ۱۸۰)

مدرسہ کا سب سے بڑا جلسہ

اس جلسہ میں بیس پچیس ہزار کا مجمع تھا اس کے بعد ہر سال حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوتا رہا۔" (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۱۲)

○ ۲۱ محرم ۴۴ھ بروز جمعہ ایک بڑا تبلیغی اجتماع تھا۔" (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۲۷)

○ اس اجتماع کا بڑا ہی اہتمام و استقبال کیا گیا دور دور سے لوگ آکر شریک ہوئے اس اجتماع میں تقریباً باہر کے ایک ہزار افراد تھے اسی طرح اندرون شہر کے ایک ہزار آدمی شریک ہوئے شرکاء میں تقریباً ۵۰۰ میواتی تھے۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۳۰)

○ مراد آباد کے اس بڑے اجتماع سے مقامی اور بیرونی کام کو بڑی تقویت پہنچی ...... سہارنپور جامع مسجد میں بہت بڑا اجتماع ہوا تھا۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۳۴ص ۲۳۵)

○ یہ اجتماع اپنی نوعیت کا بہت بڑا اجتماع تھا (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۳۱۹)

سہارنپور میں اب تک کوئی اتنا بڑا اجتماع اور اہم اجتماع نہیں ہوا تھا۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۳۲۲)

○ آگرہ کا اجتماع ۱۹ تا ۲۱ جولائی ۵۸ء ایک بڑا عظیم الشان اجتماع منعقد کیا گیا۔ (سوانح مولانا یوسف ص ۳۳۰)

○ سہارنپور کا اجتماع شعبان ۸۴ھ میں ہوا اجتماع کی روئیداد اور نظام سفر کو شیخ الحدیث کی یادداشت سے ملاحظہ فرمایئے۔ (سوانح مولانا یوسف ص ۳۵۴)

○ رائے ونڈ مولانا محمد یوسف صاحب کے دوروں میں مختلف اوقات میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے" (ص ۳۵۸)

کراچی میں ایک بڑے تبلیغی اجتماع کا اہتمام کیا گیا یہ اجتماع ۲۶ دسمبر ۱۹۴۷ء کو ہوا۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۳۶۲)

لیجئے جناب بڑے بڑے اجتماعات کے بلند بانگ دعوے بھی ثابت ہو گئے اور سب کچھ گھر سے ہی مل گیا اس قسم کے ریاکارانہ دعاوی بکثرت موجود ہیں لیکن ہمیں اختصار مانع ہے۔

تنقیص انبیاء علیہم السلام

ہم نے "مکاتیب مولانا الیاس صفحہ ۱۰۷" سے ایک مکتوب نقل کیا تھا جس میں بانی تبلیغی جماعت نے کہا تھا "اگر حق تعالیٰ کسی سے کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کرلیں تب بھی ذرا نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے۔"

ہم نے کہا تھا اس میں تنقیص انبیاء علیہم السلام کا پہلو صاف نظر آتا ہے۔ ہمارے پیش کردہ پانچ معتبر کتب کے دس حوالوں میں سے صرف ایک اس حوالہ کی

تاویل کرتا ہوا مضمون نگار لکھتا ہے کہ شاید آپ نے احادیث پڑھی ہوں تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن بعض انبیاء ایسے بھی ہوں گے کہ ان کے ساتھ کوئی امتی نہ ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے کہ ان کے ساتھ ایک دو امتی ہوں گے اس میں کون سی تعجب کی بات ہے"۔ جواباً گزارش ہے کہ بات جناب تعجب کی نہیں تنقیص انبیاء علیہم السلام کی ہے کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ دو ایک امتی کا ہونا اور بات ہے اور "انبیاء کتنی کوشش کریں ذرہ نہیں ہل سکتا.... تم جیسے ضعیف سے وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے"۔ یہ کہنا اور بات ہے اگر بعض انبیاء علیہم السلام کے چند امتی ہوں گے تو اس سے ان کے منصب نبوت مقام نبوت اور حق تبلیغ میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا وہ حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوشش کرتے ہیں؟ کیا انبیاء و رسل علیہم السلام کا کوئی قول و فعل اللہ تعالیٰ کے حکم کے منافی ہوتا ہے؟ باقی رہی ذرہ نہ ہلنے والی بات تو اس بات میں بابائے وہابیت اسماعیل قتیل کے افکار و نظریات کی گستاخانہ جھلک صاف نظر آرہی ہے وہ صاف لکھتا ہے "سب انبیاء اور اولیاء اس (اللہ) کے نزدیک ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویت الایمان ص ۲۱) آپ کی یہ چند امتی والی تاویل کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے جبکہ بابائے وہابیت نے صاف اعلان کر دیا کہ "یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لے۔" (تقویت الایمان ص ۲۴)

اور ذرہ نہ ہلنے والی بات بھی نری خرافات ہے۔ حضور اقدس نبی اکرم رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوشش سے شب معراج پچاس نمازوں کی پانچ ہوئیں نہ چاہنے والی بات بھی عجیب ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چاہے سے ڈوبا ہوا

سورج واپس آیا' چاند کے دو ٹکڑے ہوئے' سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسلام لائے یہ سب کچھ حضور کے چاہنے سے ہوا۔ کیا مضمون نگار کو قرآن عظیم میں **و لسوف یعطیک ربک فترضی** اور حدیث شریف میں **کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)** نظر نہ آیا؟

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر وہ کون سا کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے نہ لیا اور تبلیغی جماعت والوں سے لیا؟ اور پھر جوابی مضمون نگار نے محولا "بالا عبارت کے ساتھ ہی "ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۰" کی اس عبارت کو ہضم کر لیا" **کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ** کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو"۔ بتائے یہ خالص شیطانی خواب ہے یا نہیں جس کی بنیاد پر مولوی الیاس صاحب مثل انبیاء علیہم السلام ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں مکاتیب مولوی الیاس ص ۱۰۷ کی عبارت میں تو یہ تھا کہ "اللہ تم جیسے ضعیف سے وہ کام لے لیں جو انبیاء بھی نہ کر سکیں" اور یہاں ملفوظات الیاس میں صاف صاف کہہ دیا کہ "تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو" یہ واضح طور پر منصب نبوت کی طرف پیش قدمی ہے یا نہیں؟

جاہل مبلغین

ہم نے لکھا تھا تبلیغی جماعت والے عموماً" تبلیغی کورس اور چلہ کروا کر علم دین و فقہ سے ناواقف مبلغین کو تبلیغ کے لئے نکال دیتے ہیں اور غلط مسائل کی تبلیغ ہوتی ہے مثال کے طور پر ہم نے میلسی کا واقعہ لکھا تھا کہ ایک تبلیغی دستہ لوگوں کو نماز کے لئے کہہ رہا تھا ہم نے امیر جماعت سے دریافت کیا کہ "مولانا وضو

کے واجب کتنے ہیں۔" امیر صاحب نے فرمایا تین ایک اور ساتھی جو امیر سے بھی معمر تھے فرمانے لگے نہیں دو ہیں حالانکہ وضو کا کوئی واجب نہیں ہماری اس بات پر جوابی مضمون نگار کو بہت ناگواری ہوئی ہے فرماتے ہیں۔ "آپ جیسے مفسر و محدث اور فقیہ اگر لوگوں کو نماز روزہ کی تعلیم دیتے ہوئے عار محسوس کریں تو جن کو تھوڑا بہت دین آتا ہے وہ بھی لوگوں تک نہ پہنچائیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے **بلغو اعنی و لو کان** آیتہ اگر تمہیں ایک آیت آتی ہے اسے دوسروں تک پہنچاؤ ...... اور یہ کہ جب تمہیں معلوم تھا کہ وضو کا کوئی واجب نہیں تو اس کے پوچھنے کا مقصد سوائے شرارت کے اور کیا ہو سکتا ہے"

جواباً" گزارش ہے کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا نماز روزہ کی تبلیغ میں کیسی عار محسوس کی؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی کے مطابق تبلیغ وہ کرے جس کو کچھ آتا ہو یہی حدیث شریف میں ہے بلغوا عنی ولو کان آیتہ جس کو ایک آیت آتی ہو وہ دوسروں تک پہنچائے نہ یہ کہ جس کو ایک آیت بھی نہ آتی ہو وہ اپنی بات کو آیت قرار دے کر یا آیت گھڑ کر دوسروں کو گمراہ کرے جیسے تبلیغی جماعت والوں نے عدم معلومات کے باوجود وضو کے واجب تین اور دو قرار دے دیئے یہ حدیث پاک ہماری تائید کر رہی ہے حدیث کا مقصد یہ نہیں کہ تمہیں علم نہ ہو تو بھی پوچھنے والوں کچھ نہ کچھ (خواہ غلط ہی ہو) ضرور بتا دو آیت نہ آتی ہو تو فرضی آیت بنا کر پہنچاؤ یہ ہرگز نہیں باقی ہمارا پوچھنا شرارت نہیں تنبیہہ کے طور پر بھی ہو سکتا ہے تاکہ یہ لوگ شرمندگی اٹھانے کے بعد غلط مسائل کی تبلیغ نہ کریں۔ ہماری اس تنبیہہ کو شرارت کوئی شرارتی ہی قرار دے سکتا ہے کیونکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ

ہماری اس تنبیہہ سے یہ لوگ غلط مسائل نہ بتائیں گے اور باقاعدہ علم دین حاصل کریں گے اور صرف تبلیغی کورس اور ایک دو چلہ پر ہی قناعت نہ کریں گے تبلیغی جماعت میں باقاعدہ عالم آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اہل علم اس جماعت کے قریب نہیں آتے خود بانی تبلیغی جماعت جناب مولوی الیاس صاحب کو اس حقیقت کا شدت سے احساس تھا وہ برملا فرماتے ہیں۔

"مولانا علماء اس طرف نہیں آتے میں کیا کروں ہائے اللہ میں کیا کروں؟"
(ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۹)

مولانا الیاس کی یہ ہائے اللہ کے ساتھ بے قرار علماء کے عدم تعاون اور ناواقف و جہلا کی بھرمار کے پیش نظر تھی یہی ہم نے عرض کیا تھا کہ علم دین سیکھا جائے اور علماء کا تعاون حاصل کیا جائے اس میں بل کھانے اور برا منانے کی آخر کون سی بات تھی؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واعظ بے علم کو مسجد سے نکلوا دیا تھا جس کو ناسخ و منسوخ کا علم نہ تھا "لہٰذا ابو جعفر نحاس از حضرت امیرالمومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشاں روزے در مسجد کوفہ داخل شدند۔ دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست؟ مردم عرض کردند کہ ایں واعظ است کہ مردم را از خدای ترساند واز گناہاں منع میکند فرمودند کہ غرض ایں شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد و از وے پرسید کہ ناسخ را از منسوخ جدا میدانی یا نہ او گفت کہ ایں علم خوندارم۔ فرمودند کہ ایں را از مسجد بر آرید۔" (تفسیر عزیزی پارہ اول ۵۰۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واعظ بے علم کو مسجد سے نکلوا دیا اور حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیت جانتا ہو کو تبلیغ کا حق دیا لیکن یہ مولوی ابن العلی سکندری تبلیغی جماعت اندھیر نگری ہے کہ وہ غلط مسائل میں تبلیغ کا حق مانگ رہے ہیں الحمدللہ کہ ہم نے اپنے پروار دشدہ جملہ سوالات بحوالہ کتب مدلل جواب عرض کر دیا اگر کوئی ذمہ دار تبلیغی وہابی ہمیں جواب دینا چاہیں تو اسی طرح ہمارے دلائل کا توڑ پیش کریں اور محض زبانی لن ترانیوں پر قناعت نہ کریں۔

(ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی مارچ ۱۹۷۹ء)
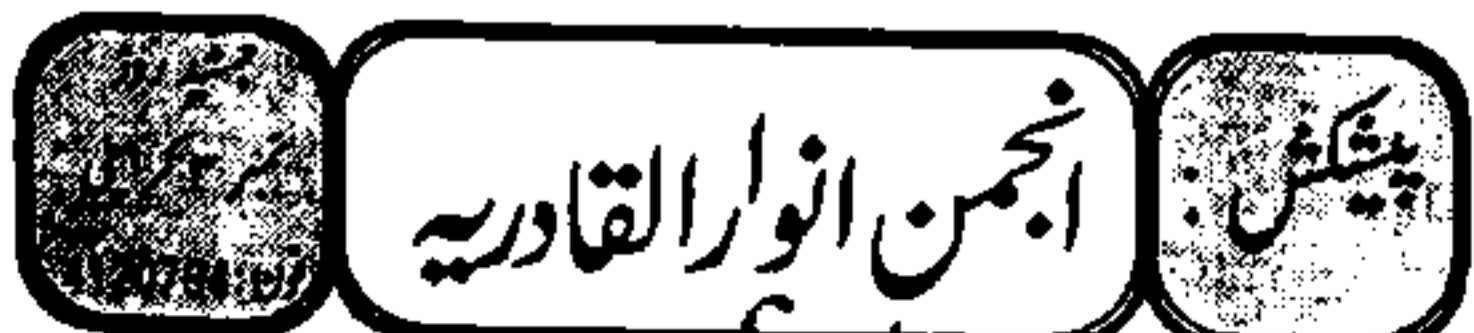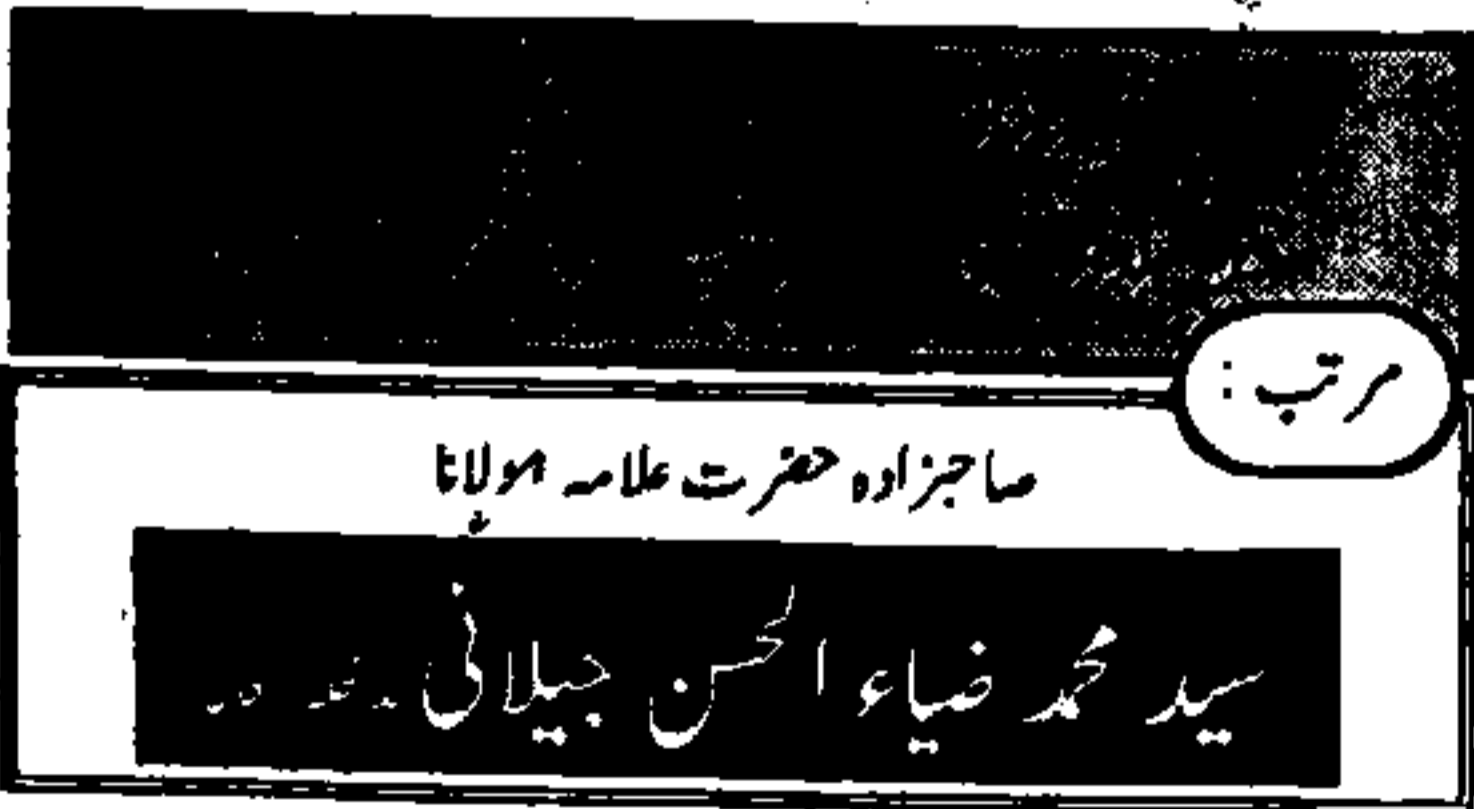
یہ مسلماں جسے دیکھ کے شرمائیں یہود

تبلیغی' وہابی' دیوبندی علماء کی گستاخیاں اور کفریہ عبارات

بانی تبلیغی جماعت کے اپنے بیانات سے واضح ہوگیا ہے کہ مولوی الیاس وہابی دیوبندی ہے اور وہابیت دیوبندیت کو گھر گھر پھیلانے کے لئے تبلیغی جماعت کی بنیاد ڈالی ہے۔

لہٰذا ملاحظہ ہوں وہابی دیوبندی علماء کی شان الوہیت و شان رسالت میں گستاخیاں اور کفریہ عبارات جنکی تعلیم کو گھر گھر پھیلانے کے لئے انہوں نے رات دن ایک کیا ہوا ہے۔

(۱) اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویتہ الایمان مطبوعہ المکتبتہ السلفیہ ص ۱۴')

(۲) اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔ (ایضا" ص ۷۹)

(۳) رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (ایضا" ص ۸۲)

(۴) خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (ایضا" ص ۲۱)

(۵) اللہ کے دینے سے۔ غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (ایضا" ص ۲۱)

(۶) اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی' ولی' جن' فرشتے' جبرائیل' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے (ایضا" ص ۴۷)

(۷) جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (ایضاً" ص ۶۱)

(۸) انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (ایضاً" ص ۸۵)

(۹) یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہو۔ (ایضاً" ۸۶)

(۱۰) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوارے کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے (ایضاً" ص ۸۰)

(۱۱) جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کر سکتی۔ (ایضاً" ص ۳۳)

(۱۲) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ ایضاً" ص ۳۴)

(۱۳) اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں (ایضاً" ص ۳۹)

(۱۴) سو اللہ کے مکر سے ڈرانا چاہئے (ایضاً" ص ۶۶)

(۱۵) جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (ایضاً" ص ۹۰)

(۱۶) گو اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (ایضاً" ص ۱۸)

(۱۷) عوام کے خیال میں خاتم النبین کا معنی آخری نبی ہے 'مگر اہل فہم پر روشنی ہے کہ زمانہ کے تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ قاسم نانوتوی مطبوعہ امدادیہ دیوبند ص ۳)

(۱۸) "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (ایضاً" ص ۲۴ تحذیر الناس)

(۱۹) آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان مع بسط البنان۔ مطبوعہ دیوبند ص ۱۸ اشرف علی)

(۲۰) الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے (البراہین القاطعہ مطبوعہ دیوبند ص ۵۵ رشید گنگوہی)

(۲۱) زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ (صراط مستقیم اکادمی اسماعیل ص ۱۶۹)

(۲۲) نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (البراہین القاطعہ ص ۵۵)

(۲۳) ایک صالح فخر عالم علیہ اسلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان

آگئی۔ (براہین قاطعہ ص ۳۰)

(۲۴) میں نے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام (اشرف علی رسول اللہ) لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام کے "اشرف علی" نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر "ناطاقتی بدستور تھی لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں

زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالٰی متبع سنت ہے۔ (۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ)

مندرجہ بالا رسالہ الامداد اشرف علی تھانوی بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ ص ۳۵۔

(۲۵) سوال۔ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا کہ نہیں۔

جواب۔ درست۔ (فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ایچ ایم سعید ص ۵۷۵)

(۲۶) محرم میں عشورہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ برروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (ایضاً" ص ۱۳۹)

(۲۷) سوال۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لازف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ (ایضاً" ص ۱۳۱)

(۲۸) سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شرینی ہو

شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔
جواب۔ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے۔ (ایضا" ص ۱۴۴)
(۲۹) سوال۔ لفظ رحمتہ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا کہ ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔
جواب۔ لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ (ایضا" ۱۰۴)
(۳۰) بندہ شیعہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ (ایضا" ص ۲۷۸)
(۳۱) سوال۔ ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا کہ نہیں۔
جواب۔ اس بہاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ ایضا" ص ۵۷۴)
(۳۲) اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا۔ (بلغتہ الحیران مولوی حسین علی ص ۱۵۷۔ ۱۵۸)
(۳۳) پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیتہ العقائد مصنفہ محمد قاسم نانوتوی، ص ۲۵)
(۳۴) بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (ایضا" ص ۲۸)

(۳۵) الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت باری تعالیٰ ہے۔ (ضمیمہ البراھین القاطعہ ساڈھورہ ص ۲۷۲)

(۳۶) پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام' علماء و عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت باری تعالیٰ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۶ رشید احمد گنگوہی)

(۳۷) یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔ (بلغتہ الحیران حمایت اسلام ص ۱۲)

(۳۸) اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (البراھین قاطعہ ص ۵۶ خلیل احمد)

(۳۹) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا۔ (بلغتہ الحیران ص ۸)

(۴۰) قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بلاعدت نکاح کرلیا۔ (بلغتہ الحیران ص ۲۶۷)

(یہ حضور پر بہت بڑا افتراء ہے اور بارگاہ رسالت کی بہت بڑی گستاخی ہے)

(۴۱) ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور

کسی چوہرے چمار کا تو کیا ذکر (ایضاً" ص ۴۲)

(۴۲) اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں (تقویتہ الایمان ص ۴۶)

(۴۳) یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (ایضاً" ص ۸۹)

(۴۴) یعنی اللہ زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں (انبیاء' رسل' ملائکہ) کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے (ایضاً" ص ۴۵)

(۴۵) اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاغوت بولنا جائز ہو گا۔ (بلغتہ الحیران ص ۴۳)

(۴۶) انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ قاسم نانوتوی ص ۵)

(۴۷) ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے (وہابی عقیدہ) (الشہاب الثاقب ص ۴۷)

(۴۸) پس لا نسلم کہ کذب مذکورہ محال بمعنی مسطور باشد الی قولہ الا لازم آید کہ قدرت انسانی رازید از قدرت ربانی باشد۔

ترجمہ۔ پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔ (یکروزی مصنفہ اسماعیل دہلوی

ص ۱۷، فاروقی مطبوعہ)

(۴۹) عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و او را جل شانہ باں مدح می کنند بر خلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب ے دارد (ایضاً" ص ۱۷۔۱۸)

ترجمہ۔ جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے گنا جاتا ہے بخلاف گونگے آدمی کے (کہ اس کی کوئی مدح بھی نہیں کرتا) اور صفت کمال کی یہ ہے کہ جھوٹ بولنے پر قدرت ہو اور کسی مصلحت کی وجہ سے نہ بولے۔

(۵۰) کلام لفظی افعال میں سے ہے اور صدق مرتبہ فعل میں مقدور ہے اور قدرت ضدین سے متعلق ہوتی ہے تو بوجہ مقدوریت صدق اس کی ضد کذب بھی مقدور ہو گا (بوادر النوادر ص ۲۱۰)

(۵۱) کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے (الجہد المقل ص ۴۰)

(۵۲) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ (براہین القاطعہ ص ۶۷)

(۵۳) از زمان و مکان وجہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است (ایضاح الحق ص ۵۳)

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ کو زمان و مکان وغیرہ سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔

(۵۴) جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۲)

(۵۵) پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ (براھین القاطعہ ص ۱۵۲)

(۵۶) حضرت گنگوہی حضرت (حاجی امداد اللہ) کی نسبت بار بار رحمتہ اللعالمین فرماتے تھے۔ (افاضات الیومیہ ص ۱۰۵)

(۵۷) مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا۔

اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم (مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن ص ۳۳)

(۵۸) سوال۔ استنجا کرنا یعنی آبدست لینا قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے کیسا ہے۔

جواب۔ چونکہ کوئی دلیل نہی کی نہیں اس لئے جائز ہے (امداد الفتاویٰ ص ۳، جلد ۱)

(۵۹) سوال۔ لیٹرین بنانے کا طریقہ یہ ہے اور حکم ہے کہ مشرق و مغرب کی طرف رخ نہ ہو اگر کسی آدمی نے مشرق و مغرب کے رخ لیٹرین بنائی ہوئی ہے تو وہ کیا کرے کیا اسے گرا کر پھر تعمیر کرائے یا اسی طرح رہنے دے۔

جواب۔ عمارت کی شکل میں بنا ہوا بیت الخلا ہو تو اس میں قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا جائز ہے۔ دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۲۸۸)

(۶۰) سوال۔ کیا کعبتہ اللہ کی طرف ٹانگیں دراز کر کے سونا جائز ہے۔

جواب۔ کعبتہ اللہ کی طرف ٹانگیں دراز کر کے سونے کے بارے قرآن و حدیث میں کوئی نص نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۳۰۰ وہابی)

(۶۱) تعزیہ داروں اور مرثیہ خانوں کی نماز جنازہ پڑھنی واجب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ

مصنفہ رشید احمد گنگوہی ص ۲۷۰)

(۶۲) زمین کے ساتھ برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔ (عرف الجادی ص ۶۰)

(۶۳) یا رسول اللہ' یا شیخ عبدالقادر شیاء" اللہ' یا علی مدد مشکل کشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔ (فتاویٰ ستاریہ ص ۹' ج ۳)

(۶۴) محمد اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبدالقادر وغیر۔ (کشف الشبہات' ص ۱۷)

(۶۵) خدا تعالیٰ کی صفات حادث ہیں۔ (اقاقہ البرھان مصنفہ عبدالاحد خانپوری ص ۸۳)

(۶۶) خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے کرسی پر پاؤں رکھے ہیں۔ کرسی چر چر کرتی ہے۔ (قرآن مجید مترجم وحید الزماں حاشیہ آیت الکرسی و رسالہ استواء علی العرش صدیق حسن خاں ص ۱۲)

(۶۷) تمام انبیاء تبلیغ احکام میں معصوم نہیں۔ یعنی ان سے بھول چوک ہوتی رہی ہے۔ (رد تقلید بکتاب المجید' ص ۱)

(۶۸) نبی علیہ السلام کا روضہ طیبہ گرا دینے کے لائق ہے چنانچہ کتاب ہلاک الوہابین بحوالہ کتاب فصل الخطاب علامہ احمد بن علی بصری و کتاب ترجمان الوہابیہ ص ۳۶ نواب صدیق حسن محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ درج ذیل ہے۔

(۶۹) اگر میں طاقت پاؤں تو آنحضرت علیہ الصلوۃ و اسلام کے روضہ کو توڑ ڈالوں۔

(۷۰) نبی علیہ الصلواۃ والسلام کا روضہ طیبہ جہل عظیم اور بدعت ہے۔ (تطہیر الاعتقاد)

(۷۱) نبی ولی وغیرہ کی قبروں کے پاس تعظیما" کھڑا ہونا اور ان سے توسل پکڑنا اور ان کو بوقت مصیبت پکارنا اور ان کی قبروں کو بوسہ دینا اور ان پر غلاف چڑھانا یہ سب امور شرک و کفر ہیں اور ان کے مزار سب بت ہیں (کتاب تطہیر الاعتقاد محمد بن اسماعیل امیر صنعانی ص ۹-۱۰-الہدایہ طیبہ قاضی غلام احمد ص ۴۴'۴۵'۴۶)

(۷۲) ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور ناداں۔(تقویۃ الایمان ص ۴۰)

(۷۳) انبیاء و اولیاء عظام کے مزاروں پر قبہ بنانا اور ان پر کچھ لکھنا یا چراغ جلانا یہ سب ذریعہ شرک والحاد و سبب لعنت کا ہے۔(تطہیر الاعتقاد مصری ص ۳۴)

(۷۴) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو اس میں بت اور اولیا' انبیاء بھی آ گئے اور پیغمبر کو تو اپنی جان کا بھی کچھ اختیار نہیں۔ انبیاء اولیا اور ہم لوگ عاجز اور بے اختیار ہونے میں سب خدا کے آگے برابر ہیں صرف فرق رتبہ کا ہے مثل ادنیٰ سپاہی اور رسالدار بادشاہ کے آگے دیکھو۔(نصیحت المسلمین ص ۱۰ خرم علی وہابی)

(۷۵) خداوند کریم آسمان و زمین بنانے سے پہلے ہوا کے درمیان رہتا تھا۔(فتاویٰ محمدیہ ص ۲)

(۷۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے لئے سفر کرنا شرک اکبر ہے دیکھو کتاب التوحید ان السفر الی قبر محمد و مشاھدہ و مساجدہ و اثارہ و قبر نبی و ولی و سائر الاوثان وغیرھا شرک اکبر الخ (سیف الجبار ص ۱۴)

بے شک سفر کرنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر کی طرف اور آپ کے مشاہدات کی طرف اور جس جگہ سجدے کئے اور آپ کے نشانات کی طرف اور کسی نبی اور کسی ولی [illegible] ان کے علاوہ سفر کرنا بہت بڑا

شرک ہے۔

(۷۷) اجماع امت جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں۔(معیار الحق ص ۱۲۴دہلوی)

(۷۸) ان من الصحابتہ ھو فاسق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسق بھی تھے۔(نزل الابرار ص ۹۴)

(۷۹) اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول نہ کرے یعنی نہ بخشے تو سمجھو کہ ہمارے ہاں بنیئے بقال سے بڑھ کر کنجوس و سخت دل ہو گا۔(ترک اسلام ثناء اللہ امرتسری ص ۳۲ مطبوعہ اہلحدیث امرتسر ۱۹۰۳ء)

(۸۰) آنحضرت کو قرآن کا پورا علم نہیں دیا گیا۔(تفسیر ثنائی عربی ص ۷۶ ۴ نقل از القول الفاضل عبد الاحدی خانپوری غیر مقلد ص ۱۶۲)

(۸۱) معراج کی رات میں آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے خداوند کریم کو کشف کی حالت میں دیکھا۔(تفسیر ثنائی عربی ص ۳۸ ۴ نقل از قول الفاضل ص ۱۶۳)

(۸۲) درخت سبز سے آگ پیدا کرنا اس کے لئے کوئی خصوصیت نہیں۔(ایضاً ۱۸۰)

(۸۳) زبان پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل و ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی۔(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن' ص ۶)

(۸۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک مولانا (قاسم نانوتوی) کے جسم مبارک میں سمانا شروع ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو مولانا میں سما گیا۔(سوانح قاسمی ص ۱۳۹ ج ۳)

(۸۵) مولوی قاسم نانوتوی کا بیان میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ میں اللہ جل شانہ

کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں (سوانح قاسمی ص ۱۳۲' ج ۱)

(۸۶) ایک شخص نے اپنا کشف بیان کیا تھا کہ مجھ کو مکشوف ہوا کہ میں اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مساوی درجہ میں ہیں...... مولانا یعقوب (نانوتوی صدر دیوبند) نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور صلی اللہ علیہ مشترک ہیں۔ (الافاضات الیومیہ ص ۱۴۴' جلد ۴)

(۸۷) ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے..... تھوڑی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میری (مریدنی) سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا۔ (اصدق للرویا تھانوی ص ۲۳' جلد ۲)

(۸۸) ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا (الافاضات الیومیہ ص ۳۷' ۶)

(۸۹) یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ اللہ کو مانئے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانئے (تقویۃ الایمان ص ۲۷)

(۹۰) صحابہ پر طعن کرنے والا اور مردود ملعون کہنے والا۔ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا (فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۴)

(۹۱) اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں نہایت وضاحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ واقعہ کربلا مذہبی نہ تھا بلکہ یہ جنگ محض سیاسی مصلحت اور حفظ ناموس کی خاطر لڑی گئی۔ ایک کتاب پر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا تبصرہ اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء

(۹۲) مولوی ابوالنعیم محمد عبدالعظیم خیدر آبادی کا بیان۔ حضرت امام حسین اور

یزید کا مقابلہ یہ جملہ مقابلے حکومت و ریاست کی غرض سے ہوئے (اہلحدیث امرتسر ص ۱۴ ۲۴ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء)

(۹۳) مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سردار جماعت اہلحدیث نے بھی یزید کو خلیفہ حق تسلیم کیا ہے۔ (اخبار اہلحدیث یکم جون ۱۹۱۷ء فتاویٰ ص ۳۰۹ معارف یزید حصہ دوم' اہلحدیث امرتسر ص ۹' ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء

(۹۴) حضرت (امام حسین) کا یہ سفر کافروں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ خلافت کو اپنا حق خیال کرتے ہوئے اقتدار کی خاطر حضرت امام حسین نے یہ سفر اٹھا رکھا تھا۔ (معارف یزید' ص ۱۰)

(۹۵) غور کریں کہ وہ کون سا اسلام ہے جو حضرت امام حسین کی شہادت سے زندہ ہوا۔ اگر نہ شہید ہوتے تو اسلام مردہ ہو جاتا۔ (معارف یزید ص ۱۲)

(۹۶) اگر بنظر غور دیکھا جائے تو صاف روشن ہے کہ واقعہ کربلا نے اسلام زندہ کرنے کی بجائے اسلام کو مردہ کر دیا ہے (معارف یزید' ص ۱۵)

(۹۷) چونکہ آپ (امام حسین) نے امام برحق کے خلاف خروج کیا تھا (معارف یزید' ص ۱۳)

(۹۸) و صلی اللہ امیر المومنین یزید و احسن الجزاء ابو یزید محمد دین بٹ رشید ابن رشید ص ا

(۹۹) حضرت امام حسین تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر عقبیٰ کے وقت پانچ سال کے معصوم تھے ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے۔ رشید ابن رشید ص ۱۵۶) وہابی مولوی کی عقل کا جنازہ نکل گیا ہے کیونکہ نبی کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہوتا البتہ محفوظ ہو سکتا ہے۔

(۱۰۰) پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے (رشید ابن رشید ص ۱۸۴)

(۱۰۱) جو شخص اس امام برحق (یزید) پر خروج کرے جس پر جماعت نے اتفاق کرلیا ہو خارجی کہلائے گا۔ ایضاً" ص ۲۲۸)

(۱۰۲) حضرت امام حسین نے بے موقعہ اور بے محل و بلاضرورت یہ اقدام کر کے عظیم ترین غلطی کا ارتکاب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امت میں ہمیشہ کے لئے اختلاف و افتراق اور شقاق و عداوت پیدا ہو گئی اور امت اسلامی کا شیرازہ بکھر گیا۔ (رشید ابن رشید مصنفہ محمد دین بٹ ص ۲۳۵)

(۱۰۳) حضرت علی امام برحق نہیں تھے۔ (ایضاً" ص ۲۶۲)

(۱۰۴) امیرالمومنین یزید سچے مسلمان اور جنتی ہیں۔ (ایضاً" ص ۳۳۶)

(۱۰۵) امیرالمومنین یزید پیدائشی جنتی ہیں۔ (عبدالحمید شیخوپوری از رشید ابن رشید ص ۳۵۶)

(۱۰۶) اسلم روح سیدنا یزید اامیرالمومنین بالحق الصواب

میں سیدنا یزید کی روح پر سلام بھیجتا ہوں جو کہ امیر مومنین ہے اور حق بات یہی ہے۔ (اظہار الحق سہیل از رشید ابن رشید ص ۳۴۰)

(۱۰۷) حضرت یزید علیہ الرحمتہ ایک جلیل القدر مجاہد اسلام ہیں (مولوی غلام محمد از رشید ابن رشید)

(۱۰۸) مجھے اپنے والد کے متعلق تو اتنا یقین نہیں کہ وہ ضرور بہشتی ہے لیکن حضرت یزید کے متعلق میرا ایمان ہے کہ وہ ضرور جنتی ہیں۔ غلام محمد ایضاً" ص ۳۴۱)

(۱۰۹) یزید بچارا مظلوم تھا۔ (ایضاً" ص ۳۴۳)

(۱۱۰) اسلام میں یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے عربوں کے دل جیت کر بہادر ترین عرب کا خطاب حاصل کیا اس بہادر صالح انسان یزید کے بارے میں تو دنیا کو یہاں تک غلط راہ پر ڈال دیا گیا ہے کہ آج اسلام کے اس سپوت کا نام لینا بھی بڑی جرات اور صبر آزمائی کا کام ہے میری دانست میں دنیا اسلام کے اس بہادر ترین عرب امیر یزید کا کردار بہت بلند تھا یعنی پابند شریعت صوم و صلوۃ میں گہرا محتاط علم کا شیدائی نیکی کا خوگر سنت رسول اللہ علیہ وسلم کی منہ بولتی تصویر تھا۔
(عبدالحمید خطیب اہلحدیث شیخوپوری از رشید ابن رشید ص ۳۵۴)

(۱۱۱) امیر یزید پیدائشی جنتی ہیں اور جنتی پر حرف گیری جنتی نہیں بلکہ دوزخی ہی کر سکتا ہے۔ (ایضا" ص ۳۵۶)

(۱۱۲) حقیقت ہے کہ امیر یزید نے جماعت المسلمین اور سلطنت کی شیرازہ بندی اور مسلمہ اصول از بوبہ **لخلیفتین فاقتلوا لاخرمنہا** کے مطابق جو کچھ کیا وہ اس میں حق بجانب تھے .... (ایضا" ص ۳۵۶)

(۱۱۳) یزید کے لئے دعا مغفرت جائز ہے۔ (ایضا" ص ۳۷۰' مودودی)

(۱۱۴) یزید پر رحمتہ اللہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (ایضا" ص ۳۷۰' شمس الحق بہاولپور)

(۱۱۵) امام حسین حکومت کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہوئے کسی کی کچھ پرواہ نہ کرتے تھے اور بزرگوں کے سمجھانے کے باوجود بھی بعض اوقات جو دل میں آتا کہ گزرتے تھے۔ (ایضا" ۲۰۴)

(۱۱۶) سید امام حسین کا بیعت سے انکار کرنا اس لیے تھا کہ آپ اپنے آپ کو امیر سے بہتر سمجھ کر خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے جس کا ثبوت کتاب ہذا میں کافی سے

زیادہ پہنچا دیا گیا ہے لہٰذا یہ اصول اسلام کے خلاف ہے کہ کسی ایک نیک ہستی کے ذاتی خیالات اور رائے کو جمہور امت کے خلاف دین کا مقام دے دیا جائے۔ (ایضاً" ص ۱۳۴)

(۱۱۷) امیرالمومنین یزید کی مخالفت کے لئے سیدنا حسین سیدنا معاویہ کی وفات کے منتظر تھے جونہی انہیں سیدنا معاویہ کی رحلت کی خبر ملی تو اپنے دلی مقاصد کی برآوری کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے امیر کی بیعت سے گریز اور اپنی خلافت کی طلب کے نتائج پیدا ہونے تک آپ نے جو کچھ کیا وہی دراصل اس تمام سلسلہ کی روح و رواں ہے جسے سمجھ لینے کے بعد قارئین باآسانی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ سیدنا حسین نے خود ہی ایسے حالات پیدا کئے تھے جو بالآخر واقعہ کربلا پر منتج ہوئے (ایضاً" ص ۱۸۶)

(۱۱۸) سیدنا حسین کوفی تفرقہ بازوں کے سہارے سرکردہ مسلمانوں کی مرضی کے خلاف حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے کوفہ روانہ ہو گئے یہ وہ باتیں ہیں جنہیں تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں یہ تاریخی حالات واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ امیرالمومنین یزید کی خلافت سیدنا علی کی خلافت سے بوجہ خانہ جنگی کے بدرجہا اولیٰ اور اتفاق کی حامل تھی۔ (ایضاً" ص ۲۴۰)

(۱۱۹) اہل حق قارئین حقیقت سورج کی طرح روشن ہے کہ سب خلافت حاصل کرنے کا جھگڑا تھا اور خلافت کی آرزو میں کربلا کا حادثہ پیش آیا (رشید ابن رشید ص ۲۳۷۔ ۲۳۸)۔

(۱۲۰) واقعہ کربلا مذہبی جنگ نہ تھی اول میں محض سیاست اور آخر میں حفظ ناموس کی تھی جو لوگ اسے مذہبی بتاتے ہیں انہیں معلوم نہیں اس میں کیا قباحت

ہے۔(ایضاً" ۲۳۱ شرف الدین دہلی)

(۱۲۱) حضرت امام حسین نے اپنے خروج میں بڑی غلطی اور خطا کی جس سے امت میں اختلاف و افتراق کا وبال پڑا اور آج تک اس نے جمعیت و الفت کے ستون کو جھٹکا لگا۔(رشید ابن رشید ص ۲۲)

(۱۲۲) امیر المومنین یزید۔(ایضاً" ص ۳۶۱ مولوی اسماعیل گوجرانوالہ)

(۱۲۳) روافض جو سب شیخین (صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہا نے ان کی تکفیر کی ہے اور عقائد بھی مختلف ہیں اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو اس سے نکاح درست ہے اور اگر حضرت علی کو فضیلت دیتا ہے یا سب صحابہ کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ ص ۱۳۳ بحوالہ کتاب "دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا")

(۱۲۴) محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفائے ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض علماء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سبّ شیخین اور انکار خلافت خلفاء کفر نہیں ہے (فتاویٰ دیوبند ص ۱۴۰ بحوالہ دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا" از علامہ فیض احمد اویسی)

(۱۲۵) سوال۔ ایک صوفی صاحب اپنی تقریر میں حضرت عکرمہ بن ابوجہل اور حضرت ابوسفیان کو جو حضور کے وقت میں موجود تھے مردود و ملعون اور دوزخی بتلاتے ہیں اور سمجھانے پر اصرار کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ تمام عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ و جدل کرتے رہے اور ہمیشہ سخت دشمن رہے حتیٰ کہ اسی حال میں مر گئے اور ایمان اور اسلام نصیب نہیں ہوا۔

جواب۔ ابوسفیان اور عکرمہ دونوں مسلمان ہوگئے تھے اور عکرمہ نے اسلام کے بعد بہت سے غزوات اور جہاد کئے اور شہید ہوئے ہیں اسد الغابہ میں مفصل مذکور ہے جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے فقط۔ (فتاوی رشیدیہ مصنفہ رشید احمد گنگوہی ص ۱۰۹)

(۱۲۶) نفس بشر ہونے میں مساوات ہے اگرچہ آپ کی (سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) بشریت ازکی واطیب ہے اور بڑا بھائی کہنا بھی اس نفس بشریت کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ بشریت کی افضلیت ایسی ہے چونکہ حدیث میں آپ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو بایں رعایت تقویۃ الایمان میں اس لفظ کو لکھا ہے نہ بایں وجہ کہا آپ کی بشریت کا فضل بڑے بھائی کے فضل کی قدر ہے اس کلمہ پر نافہموں نے غل مچا دیا ورنہ بعد حق تعالیٰ کے فخر عالم کو افضل و اکمل وہ خود لکھتے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۰)

محقق اہلسنّت مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب موصوف سے پوچھا گیا کہ وہ حدیث بتا دیجئے کہ کونسی کتاب میں ہے جس کے اندر حضور نے فرمایا تھا کہ مجھے بھائی کہا کرو تو وہ آنجہانی ہونے تک ایسی کو حدیث نہ دکھا سکا اور نہ انہیں بزرگ جاننے' ماننے والے ایسی کوئی حدیث آج تک دکھا سکے ہیں لیکن اپنی اس خلاف دین و دیانت روش سے باز بھی نہیں آئے جو کسی طرح بھی ان کے لیے مفید نہیں بلکہ اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کا گستاخ بنا کر ایمان کی دولت سے محروم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

(۱۲۷) حضرت علی بچپن میں اسلام لائے تھے اور بچپن کا اسلام لانا ایک قول کے مطابق صحیح نہیں ہوتا (ابن تمیہ) حافظ ابن حجر عسقلانی بحوالہ الدرر الکامنہ ص ۱۵۵'

جلد ۱)

(۱۲۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی نیت کر کے سفر کرنا حرام' ناجائز ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ص ۳۶)

(۱۲۹) نعمت علی' رحمت علی' برکت علی' امانت علی' طفیل محمد' خورشید احمد' فرید بخش' میراں بخش' پیر بخش' عبدالغنی' غلام رسول' فیض محمد' غلام محمد' غلام احمد' غلام محمد' فیض احمد' عبدالرسول' غلام نبی' امتہ الحبیب' امتہ الرسول' غلام فاطمہ' کنیز فاطمہ' وغیرہ نام رکھنا شرعاً" ناجائز' نادرست ہیں بعض میں شرک کی تلطیخ و تلویث ہے بعض صریح شرک ہیں اور بعض مشابہ شرک' یہ سب شرکیہ کفریہ نام ہیں (ملخصاً فتاویٰ ستاریہ ص ۱۸۶' ۱۸۵ اول ص ۲۷' چہارم)

(۱۳۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود پھرا کرتے تھے اور جس نے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا وہ بھی مجنونانہ پھرا کرتا تھا۔ (مکاتیب محمد الیاس ص ۱۱)

(۱۳۱) میرے نزدیک یہ فعل (میلاد جلوس) بدعت ہے اس میں کتنی بھی تقدیس پیدا کرنے کی کوشش کی جائے میں اسے گناہ سمجھتا ہوں۔ (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۵' مولوی اسماعیل سلفی)

(۱۳۲) اس گناہ عظیم (میلاد جلوس) کو کسی وجہ سے حکومت اگر فوری طور پر روک نہیں تو (ایضاً" ص ۱۵)

(۱۳۳) عید میلاد کو سب سے پہلے سلطان ابو سعید علی بن سبکتگین نے چھٹی صدر ہجری میں شروع کیا بعد میں جب مصر پر..... کا غلبہ ہوا تو یہ (میلاد و جلوس) لعنت ختم ہوئی پھر سلطان مظفر نے چھٹی صدی ہجری کے آخر میں اس کو شروع کیا۔ (ایضاً" ص ۱۹)

فکر تحفظ ایمانی

قارئین! آپ کی خدمت میں اتنے شواہد' مشاہدات' حالاتِ حاضرہ' رسائل' اخبارات' قرآن و حدیث' تبلیغی جماعت کے اپنے اور ان کے غیر' اندرونی و بیرونی' ملکی و غیر ملکی' حالات و تاثرات پیش کر دیئے ہیں۔ آخر میں آپ کے ایمان کی حفاظت کی غرض سے اور "الدین النصیحة" کے تحت یہ التجاء اور اپیل کرتا ہوں کہ ان تبلیغی جماعت والوں سے اپنی حفاظت کرو کیونکہ ان کے سحر اثر تبلیغی قافلے آپ کو بظاہر نمازی تو بنادیں گے مگر وہ نماز حق سے ملانے والی نہیں بلکہ حق سے دور کرنے والی ہوگی۔ بظاہر روزہ دار تو بنادے گی مگر وہ روزہ بھوک کے علاوہ کچھ نہ ہوگا کیونکہ اعمال بعد میں ہیں اور ایمان پہلے ہے۔

اگر ایمان ہی کامل نہ ہو' ایمان ہی مکمل نہ ہو تو کیا نماز' کیا روزہ' کیا حج' کیا زکوۃ' کیا تبلیغ' کیا چلہ' کیا دین داری اللہ کی بارگاہ میں کچھ بھی قبول نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر یہ سب کچھ کرنا فائدہ نہ دیگا۔

قارئین! آپ کی خدمت میں تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کے ایمان اور ان کے خود ساختہ ایقان کو بحوالہ کتب پیش کیا۔ جن کے پیشواؤں کا ایمان اس قسم کا ہو کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ بندے کے عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا ہے کہ میرے بندے نے یہ عمل کیا۔ (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ کو بے خبر' بے علم جاننا' یہ ہے ان تبلیغی جماعت والوں کے پیشواؤں کا حال اور ان کا ایمان و ایقان۔ اب ان کے ساتھ رہ کر کتنی ہی نمازیں پڑھ لی جائیں جتنی ہی تبلیغیں کرلی جائیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ان کا تو پروردگار پر ہی ایمان نہیں۔

علاوہ اس کے تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کی ذاتِ رسالتِ مآب ﷺ میں گستاخیوں کے انبار آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ چونکہ بارگاہِ الٰہی میں توہین آمیز الفاظ اور شانِ رسالت مآب ﷺ اور انبیاء کرام' صحابہ کرام' واولیاء کاملین کی بارگاہ میں بڑی بڑی گستاخیاں

کر کے ان کے بڑے بڑے پیشوا کافر قرار پائے اب بھی ان کے کفر میں شک کیا گیا اور تاویلات کی گئی تو یہ ایسا ہوگا گویا اپنے آپ کو دھوکہ دینا۔ اب اگر کوئی تبلیغی جماعت کو پھر بھی اچھا کہتا ہے اور اس میں شمولیت اختیار کرتا ہے تو ظاہر بات ہے کہ وہ بھی ان پیشواؤں کو اچھا کہے گا' انہیں رحمۃ اللہ علیہ اور نہ جانے کیا کیا کہتا پھرے گا۔ اور اس طرح تبلیغی جماعت والوں کی طرح انہیں کافر نہ جانے گا اور انہیں کافر نہ جان کر یقیناً وہ خود کافر ہو جائے گا یوں یہ تبلیغی جماعت' جماعت شیطان ہوئی۔

ان تبلیغی جماعت والوں کی تبلیغ کے اثر کو اپنے اوپر سے زائل کرنے کی بھرپور سعی و کوشش کیجئے کیا آپ کو معلوم نہیں کے شیطان نے کتنے عرصے تک عبادت کی کوئی چپہ ایسا نہیں تھا جہاں اس نے عبادت نہ کی ہو لیکن وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کے نبی سے اپنے کو افضل جانتے ہوئے تکبر میں اللہ کے نبی کی گستاخی کی تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنتی ہوا اور دوزخی ہوا۔

چنانچہ قارئین! اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے اور اس تبلیغی جماعت "جماعت شیطان" سے دور رہنے کی تیاری کیجئے۔ یاد رکھیں ایمان پہلے ہے اعمال بعد میں آپ ظاہر کو دیکھ ان کے جال میں پھنس جاتے ہو۔ یقین کرلو یہ ناجی نہیں ناری ہیں۔ اچھے نہیں گندے ہیں' یہ عاشق نہیں گستاخ ہیں بہر حال اپنی دنیا و آخرت کی فلاح حاصل کرنے کیلئے ان سے دوری ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو گستاخوں (تبلیغی جماعت والوں) سے اور انکے شر سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

ماخذ کتابیات

۱ قرآن کریم

۲ کنزالایمان = اعلحضرت امام شاہ احمد رضا خاں (رحمتہ اللہ علیہ)

۳ تفسیر خازن۔ امام علی بن محمد الخازن (رحمتہ اللہ علیہ)

۴ تفسیر مدارک۔ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود (رحمتہ اللہ علیہ)

۵ خزائن العرفان۔ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (رحمتہ اللہ علیہ)

۶ نور العرفان۔ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان بدایونی (رحمتہ اللہ علیہ)

۷ بخاری شریف۔ حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری (رحمتہ اللہ علیہ)

۸ مسلم شریف۔ امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری (رحمتہ اللہ علیہ)

۹ ابوداؤد شریف۔ امام سلیمان بن الاشعث ابی داؤد السجستانی (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۰ ترمذی شریف۔ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۱ دارمی شریف۔ امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۲ مشکوٰۃ شریف۔ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۳ مرآۃ شرح مشکوٰۃ۔ حضرت مفتی احمد یاں خاں بدایونی (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۴ مثنوی مولوی معنوی از حضرت مولانا محمد جلال الدین المعروف مولانائے روم (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۵ الدرر السنیہ۔ شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (رحمتہ اللہ علیہ)

۱۶ تبلیغی جماعت۔ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب مدظلہ العالی

۱۷ دو جماعتیں۔ پاسبان مسلک رضا حضرت ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی

۱۸ تبلیغی جماعت کی حقیقت۔ حضرت ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب سابق شیخ

الادب بہاولپور یونیورسٹی۔

۱۹ تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ۔از : فیض مجسم حضرت مفتی محمد فیض احمد اویسی

۲۰ دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔= = = = = = =

۲۱ تبلیغی جماعت سے چند سوال۔ مولانا عبدالشکور رضوی لاہور۔

۲۲ فتاویٰ فیض رسول۔ حضرت مفتی جلال الدین امجدی مدظلہ العالی بھارت

۲۳ اخراج المنافقین عن مساجد المؤمنین۔ مولانا سید احمد علی شاہ نقشبندی

۲۴ شاہراہ تبلیغ۔ قاضی عبدالسلام

۲۵ روپ بہروپ۔ صوفی نواب الدین صاحب

۲۶ اظہار الکمال علی کشف جہل الجہال۔ سید احمد شاہ سوات

۲۷ کتاب مناظرہ۔ مولانا حفیظ اللہ نقشبندی صاحب

۲۸ القول التبلیغ فی التحریر من جماعۃ التبلیغ۔ مفتی حمود بن عبداللہ سعودی عرب

۲۹ تقویۃ الایمان۔ اسماعیل دہلوی

۳۰ ایضاح الحق۔ اسماعیل دہلوی

۳۱ صراط مستقیم۔ اسماعیل دہلوی

۳۲ یک روزی۔ اسماعیل دہلوی

۳۳ حفظ الایمان۔ اشرف علی تھانوی

۳۴ بسط البنان۔ اشرف علی تھانوی

۳۵ بوادالنوادر۔ اشرف علی تھانوی

۳۶ امداد الفتاویٰ۔ اشرف علی تھانوی

۳۷ الافاضیات الیومیہ۔ اشرف علی تھانوی

۳۸ رسالہ امداد۔ اشرف علی تھانوی

۳۹ تحذیرالناس۔ قام نانوتوی

۴۰ تصفیہ العقائد۔ قاسم نانوتوی

۴۱ مکاتیب الیاس۔ ابوالحسن ندوی

۴۲ دینی دعوت۔ ابوالحسن ندوی

۴۳ معیارالحق۔ نذیر حسین دہلوی

۴۴ مجموعۃ الفتاویٰ۔ عبدالجبار غزنوی

۴۵ عرف الجادی۔ نورالحسن پھوپانوی

۴۶ سوانح قاسمی۔ مناظر احسن

۴۷ نزل الابرار۔ وحید الزمان

۴۸ البراھین القاطعہ۔ خلیل احمد

۴۹ مکالمۃ الصدرین۔ شبیر احمد عثمانی

۵۰ ملفوظات الیاس۔ منظور احمد نعمانی

۵۱ اشرف السوانح۔ عزیزالحسن

۵۲ سوانح محمد یوسف۔ محمد ثانی حسنی

۵۳ حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب۔ مسعود عالم ندوی

۵۴ کرامات اہلحدیث۔ عبدالمجید خادم سوہدروی

۵۵ تبلیغی جماعت اور اس کی سازش۔ محمد رفیق شاھد

۵۶ بلغۃ الحیران۔ حسین علی

۵۷ فتاویٰ رشیدیہ۔ رشید احمد گنگوہی

۵۸ الشہاب الثاقب۔ حسین احمد

۵۹ الجہد المقل۔ محمود حسن

۶۰ مرثیہ گنگوہی۔ محمد حسن

۶۱ فتاویٰ برکاتیہ۔ ابوالبرکات احمد گوجرانوالہ

۶۲ فتاویٰ ستاریہ۔ عبدالستار دہلوی

۶۳ اقامۃ البرھان۔ عبدالاحد کانپوری

۶۴ ترجمان الوھابیہ۔ نواب صدیق حسن

۶۵ تطہیر الاعتقاد۔ محمد بن اسماعیل یمنی

۶۶ نصیحت المسلمین۔ خرم علی وہابی

۶۷ رشید ابن رشید۔ محمد دین بٹ

۶۸ فتاویٰ سلفیہ۔ اسماعیل سلفی گوجرانوالہ۔

۶۹ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ

۷۰ = = = = = = جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

۷۱ = = = = = = رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۷۲ = = = = = = جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

۷۳ = = = = = = ذیقعد ۱۴۰۵ھ

۷۴ = = = = = = ذیقعد ۱۴۰۶ھ

۷۵ = = = = = = ذیقعد ۱۴۰۷ھ

۷۶ = = = = = = جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

۷۷ = = = = = = جمادی الاخریٰ ۱۴۱۳ھ

۷۸ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

۷۹ = = = = = دسمبر ۱۹۷۷ء

۸۰ = = = = فروری ۱۹۷۸ء

۸۱ = = = = ستمبر ۱۹۸۲ء

۸۲ = = = = مارچ ۱۹۸۵ء

۸۳ ماہنامہ انوار الصوفیہ ستمبر ۱۹۷۵ء

۸۴ ماہنامہ المجاہد واربرٹن اگست ۱۹۸۲ء

۸۵ ماہنامہ میثاق لاہور اپریل ۱۹۹۰ء

۸۶ ماہنامہ دعوت الحق ہڈرزفیلڈ یوکے فروری ۱۹۸۹ء

۸۷ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور اپریل ۱۹۹۵ء

۸۸ ماہنامہ الدعوۃ لاہور دسمبر ۱۹۹۴ء

۸۹ ماہنامہ الدعوۃ لاہور فروری ۱۹۹۵ء

۹۰ ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی مارچ ۱۹۷۹ء

۹۱ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۴ جولائی ۱۹۷۵ء

۹۲ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء

۹۳ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۷ ستمبر ۱۹۷۶ء

۹۴ = = = = = ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء

۹۵ = = = = = ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

۹۶ = = = = = ۲۱ نومبر ۱۹۷۷ء

۹۷ = = = = = ۲۹ جون ۱۹۷۶ء

۹۸ روزنامہ سعادت لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

۹۹ روزنامہ حیات لاہور ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۰ روزنامہ حیات لاہور ۲۱ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۱ روزنامہ حیات لاہور ۲۴ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۲ روزنامہ مساوات لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۳ روزنامہ مشرق لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۴ = = = = ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۵ = = = = ۲۱ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۶ روزنامہ امروز لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۰۷ روزنامہ امروز لاہور ۹ مئی ۱۹۸۱ء

۱۰۸ روزنامہ حدیث کراچی ۱۴ اپریل ۱۹۸۱ء

۱۰۹ روزنامہ مغربی پاکستان لاہور یکم دسمبر ۱۹۷۷ء

۱۱۰ روزنامہ وفاق لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۷۷ء

۱۱۱ روزنامہ حیدر راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۸۳ء

۱۱۲ روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۹ جون ۱۹۸۲ء

۱۱۳ = = = لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۸۷ء

۱۱۴ = = = = ۲۳ جون ۱۹۸۳ء

۱۱۵ = = = = ۲۱ جون ۱۹۸۱ء

۱۱۶ روزنامہ خبریں لاہور ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء

۱۱۷ = = = = ۱۱ فروری ۱۹۹۵ء

۱۱۸ = = = = ۱۴ فروری ۱۹۹۵ء

۱۱۹ = = = = ۴ اپریل ۱۹۹۵ء

۱۲۰ روزنامہ پاکستان لاہور ۲۵ مئی ۱۹۹۵ء

انجمن انوار القادریہ کی شائع کردہ کتابوں کی فہرست

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف، مؤلف و مرتب
۱	ثبوت معمولات اہلسنت	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۲	اچھے طریقے	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۳	قربانی مسائل و فضائل کی روشنی میں	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۴	مقدس رسول ﷺ کی بین الاقوامی حیثیت	حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
۵	نعمت عظیمہ	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۶	گستاخ رسول کی شرعی سزا	اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور سید سعید کاظمی علیہ الرحمۃ
۷	اجماع امت	حضرت مولانا عبد المصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
۸	آقا میرا داتا ہے (ﷺ)	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۹	قادریہ مجموعہ نعت	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۱۰	قاعدہ قادریہ رضویہ	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۱۱	پکارو یا رسول اللہ ﷺ	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۱۲	فضائل مدینہ منورہ	حضرت علامہ فیض احمد اویسی
۱۳	اعلیٰ حضرت اور مناظرہ	مولانا محمد جہانگیر نقشبندی
۱۴	۲۷ اوراد و اعمال	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۱۵	اللہ کی مانیں یا گستاخی کی	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۱۶	گلستان مدینہ (مجموعہ نعت)	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۱۷	الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ	علامہ محمد صدیق فانی
۱۸	اسلامی سلام	حضرت علامہ فیض احمد اویسی
۱۹	پرائز بانڈ پر انعام لینا جائز ہے	حضرت علامہ عطاء المصطفیٰ اعظمی
۲۰	عبادت و استعانت	علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
۲۱	ہاتھ پاؤں چومنا	حضرت علامہ فیض احمد اویسی
۲۲	عظیم روحانی تحفہ	جناب عارف دہلوی
۲۳	عرس کیا ہے؟	ابو الکلام احسن القادری
۲۴	قتل الوحید (توحیدیوں کا آپریشن)	حضرت علامہ فیض احمد اویسی
۲۵	اہلسنت کی یلغار	علامہ حسن علی رضوی میلسی
۲۶	موئے مبارک کے فضائل	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۲۷	تذکرہ مصلح اہلسنت	علامہ بدر القادری (ہالینڈ)
۲۸	تحفۃ الوظائف	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف' مؤلف و مرتب
۲۹	وصایا شریف	علامہ مولانا حسن علی رضوی میلسی
۳۰	اختلاف 'کیا؟ کیوں؟ کیسے؟	حضرت علامہ مولانا تابش قصوری مدظلہ العالی
۳۱	بد نصیب روزے دار	مولانا محمد زاہد رضوی
۳۲	بے نمازی تیرا کیا بنے گا	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۳۳	نمازی کیلئے بہاریں	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۳۴	نماز کے آداب	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۳۵	بہار قرآن	مولانا زاہد رضا قادری
۳۶	قربانی صرف تین دن ہے	علامہ مولانا صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
۳۷	جواب خواب	علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی
۳۸	مسئلہ وضع الیدین	مفتی محمد شوکت سیالوی مدظلہ العالی
۳۹	اللہ عزوجل کی رحمت خاص رحمت للعالمین ﷺ	حضرت علامہ سید سعید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۴۰	یک صد خصائص مصطفیٰ ﷺ	علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
۴۱	گلدستۂ قادریہ رضویہ (مجموعہ نعت)	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۴۲	انوارِ دعا	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۴۳	ایک سچا اور پیارا عقیدہ	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۴۴	انوار قادریہ	علامہ مولانا صدیق فانی
۴۵	پیغام اخوت	مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ
۴۶	حاضری رجسٹر	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۴۷	حاضری نماز	مولانا غلام جیلانی رضوی اشفاقی
۴۸	محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ	علامہ مولانا حسن علی رضوی میلسی
۴۹	خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ
۵۰	بے نمازی کی شامت	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۵۱	وضو اور غسل کا طریقہ	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۵۲	اسلامی مہینوں کی برکتیں	مولانا زاہد رضا قادری
۵۳	نماز فجر کیلئے بیدار ہونے کے طریقے	مولانا سید محمد انس رضا قادری
۵۴	آنکھوں کا تارہ (مجموعہ نعت)	حافظ ابو البرکات محمد اقبال قادری
۵۵	تاریخی حقائق	علامہ ابو داؤد محمد صادق قادری مدظلہ العالی
۵۶	قرض نعمت یا زحمت	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی
۵۷	نورانی حقائق	علامہ ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی
۵۸	بے نمازی اور شیطان	مولانا ابو الخیر محمد الطاف قادری رضوی

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف، مؤلف و مرتب
۵۹	موت کیا ہے؟	حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہ العالی
۶۰	ہمارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۶۱	مودودی حقائق	حضرت علامہ مولانا مفتی ابو داؤد محمد صادق مدظلہ العالی
۶۲	اثباتِ مزارات	علامہ مولانا حسن علی رضوی مدظلہ العالی (میلسی)
۶۳	درودوں کی بہاریں	ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
۶۴	مجدد اعظم	محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ
۶۵	انہدام مزار سیدہ آمنہ ایک افسوسناک سانحہ ہے	حضرت علامہ مفتی سید محمد اکبر الحق رضوی
۶۶	میں مدینے چلا (مجموعہ نعت)	غلام جیلانی قادری رضوی
۶۷	مسئلہ گریبان	حضرت علامہ مفتی سید محمد اکبر الحق رضوی
۶۸	تقلید ائمہ	حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالوہاب قادری
۶۹	اسلام	ڈاکٹر اقبال احمد اختری صاحب
۷۰	ہرگز مت مرنا مگر مسلمان	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۷۱	شرک اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا؟	حضرت علامہ مولانا غلام غوث رضوی
۷۲	تبلیغ اسلام اور اس کے طریقے	حضرت علامہ فیض احمد اویسی
۷۳	سود کی نحوست	حضرت علامہ مولانا مفتی اشفاق احمد رضوی
۷۴	نام محمد ﷺ کیوں ہٹایا؟	حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد اکبر الحق رضوی
۷۵	نعت نیر	صاحبزادہ سید ضیاء الحسن جیلانی (شکیل قادری)
۷۶	خزینۂ قواعد	حضرت علامہ لائق محمد سعیدی
۷۷	منتخب صلوٰۃ والسلام	حافظ محمد ظفر پاریکھ
۷۸	دعوت و تنظیم	حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
۷۹	حادثات و ناگہانی آفات سے حفاظت کے ۱۱ اوراد و اعمال	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۸۰	مناقب مجدد اعظم (نغماتِ رضا)	حضرت علامہ حسن علی رضوی میلسی
۸۱	فاتحہ کا طریقہ	ابو عمر محمد فیصل نقشبندی قادری
۸۲	مروّجہ قرآن خوانی پر شواہد	حضرت علامہ مولانا محمد امیر قادری
۸۳	ہمارے رسول ﷺ سراپا ہدایت ہیں	حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد اکبر الحق رضوی
۸۴	شیطان کا سینگ "تبلیغی جماعت"	حضرت علامہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی

دنیائے سنّیت کا پیغام

- نماز روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ کنز الایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- گستاخان رسول وصحابہ واہل بیت اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ہر مشکل میں یا اللہ (جل جلالہ) مدد، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدد کہا کیجئے۔
- گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہل سنت پر عمل کیجئے۔
- ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

انجمن انوار القادریہ کی تمام کتابیں رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے۔